مجموعۂ دعواتِ فضلیہ
تالیف
شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ عبد الغفور عباسی مہاجر مدنی
تخریج جدید
مفتی احسان الحق
فاضل و متخصص فی علوم الحدیث
جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
مکتبۃ الحسنیٰ

مجموعۂ دعواتِ فضلیہ

تالیف

شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ عبد الغفور عباسی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج جدید

مُفتی اِحسانُ الحقّ
فاضل و مُتخصص فِي عُلومِ الحدیث
جامعۃُ العُلومُ الاِسلامیّۃ
علامہ محمد یوسف بنوری تاؤن کراتشي باکستان

مکتبۃ الحسنیٰ

کتاب کا نام : ....مجموعہ دعواتِ فضلیہ

تخریج : ....مفتی احسان الحق

ترتیب وتزئین : ....مولانا کلیم اللہ چترالی

طبع : ....ثانی

ناشر : ....مکتبہ الحسنی

ملنے کا پتا

مکتبہ الحماد

بالمقابل جامعہ علوم اسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

فہرست مضامین

مؤلف کتاب کا ایک مختصر تعارف

حضرت مولانا حافظ محمد أمیر علوی زید مجدہ

حضرت مولانا عبدالغفور صاحب والد حضرت مولانا شاہ صاحب مرحوم ضلع ہزارہ ریاست سوات خاص علاقہ جدبا دریائے سندھ کے کنارے ایک چھوٹا سا گاؤں ہے۔ ۱۸۹۴ء میں پیدا ہوئے۔

بچپن ہی میں والد ماجد کے سایۂ عاطفت سے محروم ہوگئے تھے۔ آپ چار بھائی تھے:

(۱) سب سے بڑے مولانا محمد معصوم مرحوم

(۲) مولانا عبدالغفور مرحوم

(۳) مولانا عبدالحلیم مرحوم

(۴) مولانا عبدالقیوم مرحوم

یہ تینوں بھائی اپنے وقت کے بڑے بڑے عالم تھے، علوم ظاہری و باطنی میں کامل دست گاہ تھے۔

حضرت مولانا نے علم دین حاصل کرنے کی خاطر اپنے گھر سے سفر کیا۔ دہلی مدرسہ امینیہ میں درسی تعلیم حاصل کی اور سند فراغ حاصل کی۔

تحصیل سند کے بعد حضرت مولانا مفتی کفایۃ اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مدرسہ امینیہ میں مدرس رہے۔ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب رحمۃ اللہ علیہ جامع منقول والمعقول تھے۔

تقریباً پانچ برس تک مدرسہ امینیہ میں تندہی اور نہایت ذوق وشوق سے درس دیا۔اس کے بعد سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت مولانا فضل علی القریشی مسکین پوری ضلع ملتان سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔اللہ تعالی نے آپ کو جلد ہی روحانی مقام پر فائز فرمایا،اپنے شیخ کی نظر میں آپ کو خصوصیت حاصل تھی،حضرت موصوف کو اپنا جانشین مقرر کیا

این سعادت با زور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

خلافت حاصل ہونے کے بعد تقریباً ایک سال اپنے شیخ کی جگہ قیام کیا اور بیعت وارشاد کا سلسلہ جاری رکھا۔حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی اشارے پر اپنے ملک تشریف لے گئے،حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ:اپنے ملک جاؤ اور وہاں تبلیغ کرو۔تقریباً ایک سال وہاں قیام فرمایا اور بہت سے اکابرین نے آپ سے بیعت کی اور سلسلۂ مبارکہ کی اشاعت کی،اس کے بعد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے مدینہ طیبہ ہجرت کی اور تقریباً ۲۳ سال مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا،تقریباً ۲۰ سال کے بعد مدینہ طیبہ سے پاکستانی طریق نقشبند کی تبلیغ کے لئے تشریف لائے۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت کا صرف چھ مرتبہ یہاں آنا ہوا۔آخری مرتبہ علاج کی غرض سے پاکستان تشریف آوری ہوئی اور آٹھ دن کے قیام کے بعد علالت کی حالت میں ہی مدینہ منورہ واپس چلے گئے،واپسی کے بعد اپنی زندگی کے آخری ۲۰ دن وہیں گزارے،یکم ربیع الاول ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۸ مئی ۱۹۶۹ء کو،اتوار کی شب کو بعد نماز عشاء داعی أجل کو لبیک کہا،إنا للہ وإنا إلیہ راجعون۔

نماز فجر کے بعد مسجد نبوی میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور جنت البقیع میں آپ کو سپرد خاک کردیا گیا۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ طریق نقشبندیہ کے ممتاز شیخ ومجدد وقت اور اپنے وقت کے روحانی

صاحب متصرف تھے، حضرت کے ہزارہا معتقدین اطراف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں، حجاز مقدس، پاکستان، افریقہ، لبنان، ترکی، فلسطین، مصر، شام، عراق اور افغانستان وغیرہ ممالک قابل ذکر ہیں۔ اوران ممالک میں آپ کے خلفا اور متوسلین موجود ہیں، آپ نہایت متبع شریعت اور سنت رسول کے دل دادہ تھے، اپنے تمام مریدین اور معتقدین کو بڑی تاکید کے ساتھ ہمیشہ اتباع شریعت اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کی تعلیم دیتے تھے اور خلاف سنت کبھی کوئی کام پسند نہیں فرماتے تھے۔

اپنے پس ماندگان میں ایک بیوہ، اور دس جگر گوشے چھوڑے ہیں جن میں چار فرزند ہیں:

(۱) مولانا عبدالحق صاحب جامعہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل، عالم اور خلیفہ مجاز ہیں۔

(۲) مولوی عبدالرحمن

(۳) محمد سعید

(۴) اور محمد شریف ہیں۔

حضرت کا شمار اپنے وقت کی بزرگ ہستیوں میں سے تھا، بعض مرتبہ فرمایا کرتے تھے کہ: جب میں مسجد نبوی میں داخل ہوتا ہوں تو مجھ پر حق تعالی جل شانہ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے اس قدر انوار برستے ہیں کہ میرا جسم برداشت نہیں کرسکتا، تقوی وطہارت، ظاہری وباطنی اور روحانیت کا آپ کو اعلی مقام حاصل تھا، لاکھوں افراد کو حضرت سے روحانی فیض پہنچتا تھا۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے جب مدینہ منورہ میں قیام کے لئے مکان لیا تو رات کو استخارہ کیا، خواب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ اس مکان میں تشریف لائے ہیں اور جب آپ تشریف لے جانے لگے تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ ساتھ ساتھ دروازے تک گئے، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دروازہ سے باہر نکلے تو انگشت شہادت سے اس قسم کے الفاظ لکھے:

هذا منزل الطريقة النقشبندية وهذا مورد الأنوار النبوية

حضرت فرماتے تھے کہ مجھ کو تسلی ہوگئی کہ یہی فیض کی اور فقرا کی جگہ ہے، چناں چہ جتنے بھی لوگ مدینہ طیبہ حاضر ہوتے تھے، ان میں سے بیشتر حضرت سے ضرور مستفیض ہوتے تھے۔

آپ کے ارد گرد علما و صلحا اور اتقیا کا مجمع رہتا تھا اس کے علاوہ تبلیغی جماعت سے آپ کو قلبی وابستگی اور شغف تھا، تمام تبلیغی جماعتوں کو حرم نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حضرت دعا فرما کر رخصت کرتے تھے اور خاص و عوام بارگاہ رسالت سے روحانی فیض اور دلی سکون حاصل کرتے تھے۔ آپ کا وصال ایک عظیم سانحہ ہے۔ آپ کی رحلت سے دنیائے علم و عرفاں میں ایسا خلا پیدا ہوگیا ہے کہ جس کو پر کرنا بظاہر نظر نہیں آتا۔

حق تعالی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اعلی علیین میں مقام عطا فرمائیں، آپ کے افراد خاندان و متعلقین اور متوسلین کو صبر کی توفیق ہو، علم و معرفت کے اس نقصان عظیم کی مکافات کوئی سبیل پیدا فرمادیں۔ آمین ثم آمین۔

حضرت موصوف کا یہ خاک پا بھی اپنے برادران طریقہ عالیہ سے دعا کے ذریعہ دست گیری کا امیدوار ہے، اور سب کے حق میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالی مؤمنین کو اتباع شریعت وسنت کی توفیق بخشیں۔ آمین۔[1]

---

[1] یہ مضمون ماہ نامہ البلاغ: ماہنامہ البلاغ ربیع الثانی: ۱۳۸۹۔ میں چھپا تھا اور شاید حضرت مولانا عبد الغفور المدنی العباسی قدس سرہ کی وفات کے بعد سب سے پہلا مضمون تھا جو مؤلف مرحوم پر لکھا گیا تھا اور اس مضمون کی تصحیح خود محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ نے فرمائی تھی۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خُطۡبَةُ الۡكِتَابِ

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡكَرِیۡمِ وَبَعۡدُ:
فَيَقُوۡلُ الۡعَبۡدُ الۡمُفۡتَقِرُ إِلٰی رَحۡمَةِ اللّٰهِ الشَّكُوۡرِ مُحَمَّدٌ عَبۡدُ الۡغَفُوۡرِ الۡعَبَّاسِیُّ النَّقۡشَبۡنۡدِیُّ الۡمُجَدِّدِیُّ الۡفَضۡلِیُّ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ وَعَامَلَهٗ بِلُطۡفِهِ الۡخَفِیِّ وَالۡجَلِیِّ فِیۡ دُنۡيَاهُ وَآخِرَتِهِ:
هٰذِهِ أَدۡعِيَةٌ مَأۡثُوۡرَةٌ صَحِيۡحَةٌ مِّنۡ كَلَامِ سَيِّدِ الۡمُرۡسَلِيۡنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ وَأَصۡحَابِهِ أَجۡمَعِيۡنَ. اخۡتَصَرۡتُهَا مِنَ ''الۡحِصۡنِ الۡحَصِيۡنِ'' الَّذِیۡ أَلَّفَهُ الۡإِمَامُ الۡهُمَامُ شَيۡخُ الۡإِسۡلَامِ شَمۡسُ الدِّيۡنِ أَبُوالۡخَيۡرِ مُحَمَّدُ بۡنُ مُحَمَّدِ الۡجَزَرِیُّ الشَّافِعِیُّ الدِّمَشۡقِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِحَذۡفِ مَازَادَ عَلَى الۡأَدۡعِيَةِ مِّنَ الرُّمُوۡزِ وَالۡفَضَائِلِ وَمَا وَقَعَ مُكَرَّرًا لِيَسۡهَلَ عَلٰی مَنۡ يَّشۡتَغِلُ لِقِرَائَتِهَاوَيَعُمُّ نَفۡعُهَاوَأَضَفۡتُ إِلَيۡهَا الۡأَدۡعِيَّةَ الۡقُرۡآنِيَّةَ. وَقَدۡ أَجَزۡتُ أَوۡلَادِیۡ وَأَصۡحَابِی الۡمُخۡلِصِيۡنَ وَلِمَنۡ دَخَلَ فِی السِّلۡسِلَةِ النَّقۡشَبۡنۡدِيَّةِ الۡمُجَدِّدِيَّةِ الۡفَضۡلِيَّةِ خُصُوۡصًا، وَلِسَائِرِ الۡمُسۡلِمِيۡنَ عُمُوۡمًا فَيَنۡبَغِیۡ لَهُمۡ أَنۡ يُّدَاوِمُوۡا عَلٰی قِرَآءَةِ هَذَا الۡمُخۡتَصَرِ فَإِنَّهٗ أَمَانٌ كَامِلٌ عَنۡ كُلِّ بَلَآءٍ وَّدَوَآءٌ نَّافِعٌ لِّكُلِّ دَاءٍ.وَأَسۡئَلُ اللّٰهَ الۡمُجِيۡبَ بِلُطۡفِهِ

الْعَمِيْمِ أَنْ يَّنْفَعَنَابِقِرَآئَتِهٖ وَسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِجَاهِ حَبِيْبِهِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ شُمُوْسِ الْهُدٰى وَأَقْمَارِ الدُّجٰى.وَرَتَّبْتُهُ عَلٰى قِسْمَيْنِ وَخَاتِمَةٍ اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ:فِى الْاَدْعِيَةِ الَّتِىْ لَيْسَتْ مَخْصُوْصَةً بِوَقْتٍ وَلَاسَبَبٍ.وَجَعَلْتُ هٰذِهِ الْقِسْمَ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْزَابٍ، لِكُلِّ يَوْمٍ مِّنَ الْاُسْبُوْعِ حِزْبٌ مَّعَ انْضِمَامِ بَعْضِ الْاَدْعِيَةِ الْقُرْآنِيَّةِ فِىْ أَوَّلِ كُلِّ حِزْبٍ وَّصَلَاةٍ مُّخْتَصَرَةٍ رَجَاءً لِلْبَرَكَةِ وَالْإِجَابَةِ. وَالْقِسْمُ الثَّانِىْ: فِى الْاَدْعِيَةِ الْمَخْصُوْصَةِ بِأَوْقَاتٍ وَّحَاجَاتٍ وَّالْخَاتِمَةِ: فِىْ نُبْذَةٍ مِّنَ الْأَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ الْمُفِيْدَةِ لِلسَّالِكِ مُطَالَعَتُهَا وَأَسْبَاقِ الطَّرِيْقَةِ وَالسِلْسِلَةِ الشَّرِيْفَةِ بِأَلْسِنَةٍ عَدِيْدَةٍ وَبَعْضِ الْمَعْمُوْلَاتِ الْمُخْتَصَرَةِ وَالنَّصَائِحِ اللَّازِمَةِ، وَسَمَّيْتُهُ بِـ’’مَجْمُوْعَةِ الدَّعْوَاتِ الْفَضْلِيَّةِ‘‘.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ترجمہ خطبہ کتاب

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

(ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں)

اس کے بعد خدائے قدردان کی رحمت کا محتاج بندہ عبدالغفور عباسی نقشبندی مجددی فضلی کہتا ہے (اللہ اس کا ہو اور اپنی چھپی ہوئی اور ظاہری مہربانی سے دنیا اور آخرت میں اس کے ساتھ برتاؤ کرے) کہ:

یہ چند صحیح و ماثورہ دعائیں ہیں جو رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلمات طیبات ہیں جن کو میں نے ''حصن حصین'' مؤلفہ: اِمام کبیر، دین کے آفتاب، صاحب خیر، محمد بن محمد جزری شافعی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ سے بایں طور مختصر انقل کیا کہ جو رموز اور فضائل انہوں نے بڑھائے تھے میں نے ان کو اور مکررات کو حذف کر دیا تا کہ (یہ دعائیں) پڑھنے والے پر آسان ہوں، اور ان کا فائدہ عام ہو، اور میں نے ان میں قرآنی دعاؤں کا اِضافہ کیا، اور میں نے اپنی اولاد، مخلص اصحاب اور جو کوئی سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ میں داخل ہو، ان سب کو خصوصا اور تمام مسلمانوں کو عموما اس کی اِجازت دی ہے۔ ان کو چاہئے کہ اس مختصر کو ہمیشہ پڑھیں کیوں کہ یہ ہر بلا سے پورا امن ہے اور ہر بیماری کے لئے مفید دوا ہے۔

میں اللہ مجیب الدعوات سے اس کی عام مہربانی کے بھروسہ پر درخواست کرتا ہوں کہ وہ ہم کو اور تمام مسلمانوں کو اس کے پڑھنے کی برکت سے دنیا و آخرت میں اپنے برگزیدہ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں نفع پہنچائے۔ اللہ کی رحمت ہو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل اور اصحاب رضی اللہ عنہم پر جو ہدایت کے آفتاب ہیں اور اندھیروں کے چاند ہیں۔

اور میں نے اس مختصر کو دو حصوں میں اور ایک خاتمے کی صورت میں مرتب کیا، حصہ اول

ان دعاؤں کے بیان میں ہے جو کسی وقت اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں، میں نے اس حصہ میں سات حزب قرار دیئے ہیں، یعنی ہر ہفتہ کے ہر دن کے لئے ایک حزب اور ساتھ ہی ہر حزب کے اول میں بعض قرآنی دعاؤں کو ملایا اور ہر حزب کے اول اور آخر میں برکت اور قبولیت کی امید پر ایک ایک مختصر درود شریف بڑھا دیا ہے۔

اور دوسرا حصہ ان دعاؤں کے بیان میں ہے جو کسی خاص وقت اور حاجت کے ساتھ مخصوص ہیں۔

اور خاتمہ میں کچھ احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، جن کا مطالعہ سالک کے لئے مفید ہے اور بعض مختصر عمل اور ضروری نصیحتیں بھی ہیں، اور میں نے اس مختصر کا نام ''مجموعہ دعوات فضلیہ'' رکھا ہے۔

اَلْقِسْمُ الْاَوَّلُ

اَلْحِزْبُ الْاَوَّلُ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ

منزل اول بروز جمعہ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ لیتاہوں شیطان مردود (کے شر) سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں اللہ بے حد مہربان، نہایت رحم کرنے والے کے نام سے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اورسختیاں دور ہوجائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں

وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہوجائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتاہے

وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ م بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

اور رحمت وسلامتی نازل فرما ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے برابر۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

(شروع کرتاہوں) اللہ بے حد مہربان، نہایت رحم کرنے والے کے نام سے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝١ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝٢ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝٣

ہر طرح کی تعریف خدا ہی کو ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار نہایت رحم والا مہربان اور روز جزا کا حاکم ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ہم کو سیدھا راستہ دکھا،

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ آمين

ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے اپنا فضل کیا نہ ان کا جن پر تیرا غضب نازل ہوا ، اور نہ گمراہوں کا (اے خدا) قبول فرما۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ (البقرة) وَتُبْ عَلَيْنَا

اے رب ہمارے! قبول کر ہم سے، تحقیق تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔ہم پر توجہ فرما،

اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ (البقرة) رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً

بلاشبہ تو ہی توجہ فرمانے والا مہربان ہے۔اے پروردگار ہمارے! ہم کو دنیا میں بھی خیر وبرکت دے

وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (البقرة) رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا

اورآخرت میں بھی خیر وبرکت دے اے رب ہمارے! قبول کر ہم سے، تحقیق تو ہی سننے والا جاننے والا ہے۔اے ہمارے پروردگار! ہم پر

وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (البقرة) سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا

صبر واستقلال نازل فرما، اور ہمارے پاؤں جمائے رکھ اور کافروں کی جماعت پر ہم کو فتح دے۔سنا ہم نے اور مانا ہم نے

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ (البقرة) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ

بخشش مانگتے ہیں ہم تیری اے ہمارے پروردگار! اور تیری طرف لوٹنا ہے۔اور اسی پر ہے (وبال اس کا) جو (برا کام) اس نے اختیار کیا۔

اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ

اے ہمارے پروردگار! توہمیں نہ پکڑیو اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے چوک ہوجائے۔اے ہمارے رب! توہمارے اوپر (ایسا) بوجھ نہ ڈالیو،

رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۗ وَاغْفِرْ لَنَا ۗ

جیسا تونے ان لوگوں (قوموں) پر ڈالا جو ہم سے پہلے تھے۔اے ہمارے پروردگار! اور توہمیں اس کام کا بھی ذمہ دار نہ بنائیو جس کی برداشت

وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

کی طاقت ہم میں نہیں اور ہمیں معاف کردیجیو اور ہمیں بخش دیجیو اور ہم پر رحم کیجیو، تو ہمارا آقا ہے، پس ہماری مدد فرما کافر قوموں (کے مقابلہ) پر

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ

اے ہمارے پروردگار! ہم کوراہِ راست پر لانے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی پیدا نہ کراور اپنی سرکار سے ہم کو رحمت کا خلعت عطا فرما

اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ۝ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ

کچھ شک نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے،اے ہمارے پروردگار! تو اس دن جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں لوگوں کو اکٹھا کرے گا،

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۝ (آل عمران) اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ

بے شک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناتوانی اور سستی اور بزدلی

وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ[1] اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ

اور بڑھاپے اور تاوان (قرض) اور گناہ سے اے اللہ میں پناہ پکڑتا ہوں تیری

مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى

دوزخ کے عذاب سے اور فتنہ سے آگ کے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور مال داری کے فتنے کی برائی سے

وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ[2] اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ

اور محتاجی کے فتنہ کی برائی سے اور مسیح دجال کے فتنے کی برائی سے۔ے اللہ! دھودے میرے گناہ

بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ

برف اور اولے کے پانی سے اور پاک کردے میرے دل کو گناہوں سے جیسا کہ سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے

وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ[3]

اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں ایسا فصل کردے جیسا مشرق اور مغرب میں تونے فصل کیا ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُبِكَ

اےاللہ! میں تیری پناہ پکڑتاہوں کم ہمتی سے اورسستی اور بزدلی اور بڑھاپے سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں میں

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ[4]

قبر کے عذاب سے اور پناہ پکڑتا ہوں میں تیری، زندگی اور موت کے فتنے سے۔

---

[1] الحصن الحصين: الأدعية التي هي غير مخصوصة بوقت ولا سبب، (ص:٣٤٠).

[2] الحصن الحصين: (ص:٣٤٠).

[3] صحيح البخاری: كتاب الدعوات: بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنْ أَرْذَلِ العُمُرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ النَّارِ، (٨٠/٨).

[4] الحصن الحصين: (ص:٣٤٠).

وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ، وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ

اور پناہ پکڑتا ہوں میں تیری، سخت دلی سے اور غفلت سے اور تنگ دستی سے اور ذلت وخواری سے اور پناہ پکڑتا ہوں میں تیری

الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ

محتاجی سے اور کفر سے اور فسق سے اور ضدا ضدی سے اور سنانے سے اور دکھانے سے اور پناہ پکڑتا ہوں میں تیری،

الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ[1] وَضَلَعِ الدَّيْنِ[2]

بہرے ہونے سے اور گونگے ہونے سے اور جنون سے اور جذام سے اور بری بیماریوں سے اور بار قرضہ سے

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ، وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ

اے اللہ! تیری پناہ پکڑتا ہوں میں، فکر سے اور غم سے اور کم ہمتی سے اور سستی سے اور بخل سے

وَالْجُبْنِ، وَضَلَعِ الدَّيْنِ، وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ[3] اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ

اور بزدلی سے اور بارقرضہ سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں

الْبُخْلِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ،

بخل سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں بزدلی سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں اس سے کہ ناکارہ عمر تک پہنچایا جاؤں

وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ[4] اَللّٰهُمَّ آتِ

اور تیری پناہ پکڑتا ہوں دنیا کے فتنے سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں عذاب قبر سے۔اے میرے رب! دے میرے

نَفْسِيْ تَقْوَاهَا، وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا، أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا،

نفس کو پرہیزگاری اس کی اور پاک کر اس کو، تو ان سب سے بہتر ہے جنہوں نے اس کو پاک کیا تو ہی ہے دوست اس کا اور مولانا اس کا،

---

[1] الحصن الحصين:(ص:٣٤٠).

[2] الحصن الحصين:(ص:٣٤١).

[3] الدعوات الكبير:بَابُ ذِكْرِ جُمَّاعِ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ أَمَرَ أَنْ يُسْتَعَاذَ مِنْهُ بالله عز وجل،(٤٥٤/١)الرقم:٣٤٢والحصن الحصين:(ص:٣٤١).

[4] الدعوات الكبير:بَابُ الْقَوْلِ وَالدُّعَاءِ وَالتَّسْبِيحِ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ بَعْدَ السَّلَامِ، (١٨٥/١)، الرقم:١١٨والحصن الحصين:(ص:٣٤١).

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَمِنْ نَفْسٍ

یااللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں اس علم سے جونفع نہ دے اور اس دل سے جس میں خشوع نہ ہو اور اس نفس سے

لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا.[1] اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ،

جو سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو مستجاب نہ ہو۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں، بزدلی سے

وَالْبُخْلِ، وَسُوْءِ الْعُمُرِ، وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ.[2]

اور بخل سے اور بری عمر سے اور دل کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اورسختیاں دور ہوجائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں

وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہوجائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتاہے

وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ ، بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

اور رحمت وسلامتی نازل فرما ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے برابر۔

❁……❁……❁

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار: باب التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ. (٢٠٨٨/٤) الرقم: ٢٧٢٢ والحصن الحصين: (ص: ٣٤١).

[2] الحصن الحصين: (ص: ٣٤١-٣٤٢).

اَلْحِزْبُ الثَّانِیْ لِیَوْمِ السَّبْتِ

دوسری منزل بروز ہفتہ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود (کے شر) سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اورسختیاں دور ہوجائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں

وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہوجائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے

وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ ، بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

اور رحمت وسلامتی نازل فرما ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے برابر۔

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴿۱۶﴾ (آل عمران)

اے ہمارے پروردگار!ہم تجھ پرایمان لائے ہیں توہمارے گناہ معاف فرمااورہم کودوزخ کے عذاب سے بچا۔

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ۞

کہہ اے اللہ!مالک ملک کے،دیتاہے تو ملک جس کو چاہے اورچھین لیتاہے ملک جس سے چاہے

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ﴿۲۶﴾

اور عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور ذلت دیتا ہے جس کو چاہے بھلائی تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہے تحقیق تو ہر چیز پر قادر ہے۔

تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ

داخل کرتا ہے رات کو دن میں اور داخل کرتا ہے دن کو رات میں اور نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور نکالتا ہے

وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ (آل عمران)

مردہ کو زندہ سے اور رزق دیتا ہے جس کو چاہے بے شمار۔

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَاءِ ﴿۳۸﴾ (آل عمران)

اے میرے پروردگار! اپنی جناب سے مجھ کو بھی نیک اولاد عنایت فرما کہ توسب کی دعائیں سنتا ہے۔

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۵۳﴾ (آل عمران)

اے پروردگار ہمارے! ایمان لائے ہم اس چیز پر جو تونے اتاری اور پیروی کی ہم نے رسول کی، پس ہم کو بھی شاہدوں کی فہرست میں شامل فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى

اے رب ہمارے! بخش دے ہمارے گناہ اور زیادتی ہمارے کاموں میں اور ثابت رکھ قدم ہمارے اور مدد دے ہم کو

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ (آل عمران) رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ

کافروں کے مقابلے میں۔ اے رب ہمارے! نہیں پیدا کیا تونے یہ بے فائدہ، پاکی ہے تجھ کو پس بچا ہم کو آگ کے عذاب سے،

النَّارِ ﴿۱۹۱﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۱۹۲﴾

اے ہمارے پروردگار! جس کو تونے دوزخ میں ڈالا اس کو بہت ہی خوار کیا اور وہاں گناہ گاروں کا کوئی بھی مددگار نہیں۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ

اے ہمارے پروردگار! ہم نے ایک منادی کرنے والے یعنی پیغمبر کو سنا کہ ایمان کی منادی کر رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ،

فَاٰمَنَّا ۖ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾

تو ہم ایمان لے آئے، پس اے ہمارے پروردگار، ہمارے قصور معاف فرما اور ہم پر سے ہمارے گناہ دور کر اور نیک بندوں کے ساتھ ہمارا بھی خاتمہ بالخیر کر۔

رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اے ہمارے رب! جیسے جیسے نعمتوں کے وعدے اپنے رسولوں کی معرفت تو نے ہم سے کئے ہیں ہم کو نصیب کر، ہم کو قیامت کے دن رسوا نہ کر،

اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ (آل عمران) اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ

تحقیق تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ یااللہ! میں بوسیلہ تیری عزت کے پناہ پکڑتا ہوں،

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِيْ أَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ

نہیں کوئی معبود سوائے تیرے،اس سے کہ گمراہ کرے تو مجھ کو اور تو ہے وہ زندہ جس کو کبھی موت نہ آئے گی اور جن اور انس

يَمُوْتُوْنَ.[1] اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوْءِ

تمام مرجائیں گے۔ اے اللہ! ہم تیری پناہ پکڑتے ہیں، بلا کی مشقت سے اور بدبختی کے پالینے سے

الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.[2] اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ، وَمِنْ

اور بری تقدیر سے اور دشمنوں کے طعنہ سے۔اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں اس کام کی برائی سے جو میں نے کیا اور اس کام

شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ.[3] اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ، وَمِنْ شَرِّ

کی برائی سے جو نہیں کیا۔اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں اس چیز کی برائی سے جو مجھے معلوم ہے اور اس چیز کی برائی سے

مَا لَمْ أَعْلَم.[4] اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ

جو مجھے معلوم نہیں۔اے اللہ میں تیری پناہ پکڑتا ہوں،تیری نعمت کے جاتے رہنے سے اور تیرے امن کے پلٹ جانے سے

وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ.[5] اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ،

اور تیرے عذاب کے اچانک آجانے سے اور تیرے تمام غصوں سے۔اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں اپنی شنوائی کی برائی،

وَمِنْ شَرِّ بَصَرِيْ، وَمِنْ شَرِّ لِسَانِيْ، وَمِنْ شَرِّ قَلْبِيْ، وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ.[6]

اور اپنی بینائی کی برائی سے اور اپنی زبان کی برائی سے اور اپنے دل کی برائی سے اور اپنی شہوت کی برائی سے۔

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار: باب التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ. (٢٠٨٦/٤)، الرقم: ٢٧١٧ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٢).

[2] الحصن الحصين: (ص: ٣٤٢).

[3] الصحيح لمسلم: كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار: باب التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ. (٢٠٨٦/٤)، الرقم: ٢٧١٦ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٢).

[4] فی الوقت کتب حدیث میں یہ روایت نہیں ملی۔

[5] الصحيح لمسلم: كتاب الرقاق: باب أَكْثَرُ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْفُقَرَاءُ وَأَكْثَرُ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ وَبَيَانُ الْفِتْنَةِ بِالنِّسَاءِ. (٢٠٩٧/٤)، الرقم: ٢٧٣٩ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٢).

[6] سنن الترمذی: أبواب الدعوات: باب: ٧٤ (٤٧٤/٥)، الرقم: ٣٤٩٢ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٢).

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْفَاقَةِ وَالذِّلَّةِوَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَظْلِمَ

اے اللہ! میں پناہ پکڑتا ہوں ساتھ تیرے، محتاجی اور فاقہ اور ذلت سے اور تیری پناہ پکڑتا ہوں اس سے کہ میں ظلم کروں

أَوْ أُظْلَمَ.[1] اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ

یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں کسی چیز کے میرے اوپر گر جانے سے اور پناہ پکڑتا ہوں کسی چیز پر گر پڑنے سے

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ

اور پناہ پکڑتاہوں ڈوب جانے سے اور جل جانے سے اور بہت بڑھاپے سے اور پناہ پکڑتا ہوں اس سے کہ گڑبڑ میں ڈال دے

الشَّيْطَانُ عِنْدَالْمَوْتِ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ أَنْ أَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًاوَأَعُوْذُ بِكَ

مجھے شیطان موت کے وقت، اور پناہ پکڑتا ہوں میں اس سے کہ مروں جہاد سے بھاگ کراور پناہ پکڑتا ہوں

مِنْ أَنْ أَمُوْتَ لَدِيْغًا.[2] اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ

اس سے کہ مروں میں زہریلے جانور کے کاٹنے سے۔ اے اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں ناپسندیدہ اخلاق

وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ.[3] اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ

اور اعمال سے اور نفسانی خواہشوں سے اور بیماریوں سے اے اللہ! ہم مانگتے ہیں تجھ سے وہ سب بھلائیاں جو مانگی ہیں تجھ سے تیرے نبی

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ

محمد ﷺ نے، اور پناہ مانگتے ہیں ہم تیری مدد سے ان بری چیزوں سے جن سے پناہ مانگی ہے تیرے نبی محمد ﷺ نے

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ، وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ،

اور تو ہی ہے لائق مدد طلب کئے جانے کے، اور تجھ ہی تک پہنچادینا ہے۔

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.[4]

اور نہیں ہے بچنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت کی مگر اللہ کی مدد سے۔

---

[1] الحصن الحصين:(ص:٣٤٣).

[2] الحصن الحصين:(ص:٣٤٣).

[3] الحصن الحصين:(ص:٣٤٣).

[4] سنن الترمذی:أبواب الدعوات:باب:٨٨(٤٩٥/٥)الرقم:٣٥٢١والحصن الحصين:(ص:٣٤٤).

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہوجائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں

وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہوجائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے

وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ ، بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

اور رحمت وسلامتی نازل فرما ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے برابر۔

اَلْحِزْبُ الثَّالِثُ لِيَوْمِ الْأَحَدِ

تیسری منزل بروز اتوار

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے، شیطان راندے ہوئے سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اورسختیاں دور ہوجائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں

وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہوجائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے

وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ م بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

اور رحمت وسلامتی نازل فرما ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے برابر۔

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا ۚ وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا ۚ

اے ہمارے پروردگار! ہم کو اس بستی سے نجات دے جہاں کے رہنے والے ظالم ہوں اور اپنی طرف سے (کسی کو) ہمارا حامی

وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ﴿۷۵﴾ (النساء) رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ

اور ہمارا مددگار بنا۔ اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے ایسا خوان نازل فرما

السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ ۚ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ

جو ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لئے عید ہو اور تیری نشانی ہو اور ہمیں رزق عطا فرما اور توہی اور ہمیں رزق عطا فرما اور توہی

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ﴿۱۱۴﴾ (المائدۃ) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ﴿۸۳﴾

سب سے بہتر رزق عطا فرمانے والا ہے۔اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لے آئے تو ہمیں تصدیق کرنے والوں میں لکھ

وَنَطْمَعُ اَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ﴿۸۴﴾ (المائدۃ) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا

اور ہم امیدوار ہیں کہ ہمارا پروردگار ہم کو صالحین کے ساتھ (جنت میں) داخل کرے گا۔اے ہمارے پروردگار! ہمیں ظالمین

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ﴿۴۷﴾ (الاعراف) ﴿رَبَّنَآ﴾[1] اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

کے (زمرہ) میں شامل نہ فرما۔اے ہمارے پروردگار! تو ہی ہمارا کارساز ہے پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما

وَاَنْتَ خَيْرُ الْغٰفِرِيْنَ﴿۱۵۵﴾ وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

اور تو سب سے بہتر مغفرت کرنے والا ہے اور ہمارے لئے اس دنیا وآخرت (دونوں) میں بھلائی لکھ دے،

اِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ ﴿۱۵۶﴾ (الاعراف) رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ

بے شک ہم تیری طرف رجوع ہوئے۔اے ہمارے رب! بے شک تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ﴿۳۸﴾ (إبراهيم)

اور اللہ سے زمین وآسمان کی کوئی چیز مخفی نہیں ہے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ۫ وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ

اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا اگر تو ہماری مغفرت نہیں فرمائے گا اور ہم پر رحم نہ فرمائے گا تو ہم البتہ نقصان

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴿۲۳﴾ (الأعراف) رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ

اٹھانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما

وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ﴿۸۹﴾ (الأعراف) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ

اور تو ہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برے پڑوسی سے

فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ، فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ.[2]

رہنے کی جگہ میں اس لئے کہ صحرائی پڑوسی (عارضی ہوتا ہے) بدلتا رہتا ہے۔

---

[1] ربنا آیت مبارکہ کا حصہ نہیں ہے۔

[2] المستدرك: كتاب الدعاء: التعوذ من جار السوء في دار المقامة، (۵۳۲/۱) والحصن الحصين: (ص: ۳۴٤).

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ.[1] اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ

میں پناہ چاہتا ہوں اللہ کے ساتھ کفر اور قرض سے۔اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے دباؤ

وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.[2] اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ،

اور دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کے طعن سے۔اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں علم بے نفع،

وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ، وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ، وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنَ الْجُوْعِ، فَإِنَّهُ

دل بے خشوع اور دعا بے قبول اور نفس بے سیر اور بھوک سے کیوں کہ وہ

بِئْسَ الضَّجِيْعُ، وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ، وَمِنَ الْكَسَلِ، وَالْبُخْلِ

بری ہم خواب (آرام میں مخل ہونے والی)ہے اورخیانت سے کہ وہ بری خصلت ہے اور سستی اور بخل

وَالْجُبْنِ، وَمِنَ الْهَرَمِ، وَمِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ،

اور بزدلی اور بڑھاپے سے اور اس سے کہ ناکارہ عمر کو پہنچایا جاؤں اور دجال کے فتنے

وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.[3] اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ،

اور قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ اے اللہ!ہم تجھ سے تیری مغفرت کے اسباب

وَمُنْجِيَاتِ أَمْرِكَ، وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ، وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ،

اورتیرے امر (یعنی عذاب)سے نجات دینے والے اسباب اور ہر گناہ سے حفاظت اور ہر نیکی کے حصول

وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ، وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ.[4] اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا،

اور بہشت (میں داخلہ) کی کامیابی اور دوزخ سے نجات کے سائل ہیں۔اے اللہ!میں تجھ سے علم نافع کاطلب گار ہوں

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ.[5] اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّايَنْفَعُ

اور علم بے نفع سے پناہ کا خواہاں ہوں۔ اے اللہ! تیری پناہ میں آتا ہوں میں علم بے نفع

---

[1] المستدرك: كتاب الدعاء: التعوذ من الكفر والدين، (۵۳۲/۱) والحصن الحصين: (ص:۳٤٤).

[2] المستدرك: كتاب الدعاء: التعوذ من غلبة الدين وغلبة العدو، (۵۳۱/۱) والحصن الحصين: (ص:۳٤٤).

[3] الحصن الحصين: (ص:۳٤۵).

[4] المستدرك: كتاب الدعاء: الدعاء الجامع برواية ابن مسعود رضى الله عنه (۵۳٤/۱) والحصن الحصين: (ص:۳٤۵).

[5] سنن النسائى الكبرى: الاستعاذة من علم لا ينفع (۲۰۵/۷)، الرقم: ۷۸۱۸ والحصن الحصين: (ص:۳٤۵).

وَعَمَلٍ لَّا يُرْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَقَوْلٍ لَّا يُسْمَعُ.[1] اَللّٰهُمَّ إِنَّا نعُوْذُ بِكَ مِنْ

اور عمل نامقبول اور قلب بے خشوع اور دعا نامقبول سے اے اللہ! تیری پناہ میں آتے ہیں ہم مرتد ہوجانے

أَنْ نَّرْجِعَ عَلٰى أَعْقَابِنَا، أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا.[2] نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ

(کی برائی) سے اور اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈالے جانے سے ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں دوزخ کے عذاب سے،

النَّارِ، وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَ نَعُوْذُ بِاللّٰهِ

اور ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ظاہری اور باطنی فتنوں سے اورہم اللہ کی پناہ میں آتے ہیں،

مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ.[3] اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ، وَمِنْ قَلْبٍ

دجال کے فتنہ سے۔اے اللہ! تیری پناہ میں آتاہوں ایسے علم سے جونفع نہ دے اورایسے قلب سے جس میں خشوع نہ ہو

لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ، وَمِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ

اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور ایسی دعا سے جو شرف قبول حاصل نہ کرے اے اللہ! میں ان چاروں سے

مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ.[4] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ.[5]

تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میرے غیر ارادی اور خود ارادی گناہوں کو معاف کردے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْءِ، وَمِنْ لَّيْلَةِ السُّوْءِ، وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْءِ،

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں برے دن اور بری رات اور بری گھڑی

---

[1] صحيح ابن حبان: ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَقْرُنَ إِلَى مَا ذَكَرْنَا فِي التَّعَوُّذِ مِنْهَا أَشْيَاءَ مَعْلُومَةً، (٢٨٣/١، ٢٨٤) الرقم: ٨٣ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٥).

[2] صحيح البخاری: كتاب الرقاق: بَابٌ فِي الحَوْضِ (١٢١/٨، ١٢٢) والصحيح لمسلم: كتاب الفضائل: باب إِثْبَاتِ حَوْضِ نَبِيِّنَا -صلى الله عليه وسلم- وَصِفَاتِهِ. (١٧٩٤/٤) الرقم: ٢٢٩٣ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٦).

[3] الحصن الحصين: (ص: ٣٤٦).

[4] الحصن الحصين: (ص: ٣٤٦).

[5] المعجم الكبير: (٤٤/٩)، الرقم: ٨٣٦٩ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٦).

وَمِنْ صَاحِبِ السُّوْءِ، وَمِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ.[1]

اور برے ساتھی اور جائے رہائش کے برے پڑوسی (کے شر) سے۔

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ، وَالْجُنُوْنِ، وَالْجُذَامِ، وَسَيِّئِ الْأَسْقَامِ.[2]

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں برص، جنون، جذام اور تمام بری بیماریوں سے۔

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْأَخْلَاقِ.[3]

اے اللہ! میں تیری پناہ کا طالب ہوں ضد ومخالفت، نفاق اور اَخلاق رذیلہ سے۔

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ خَطِيْئَتِيْ وَجَهْلِيْ وَإِسْرَافِيْ فِيْ أَمْرِيْ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ

اے اللہ! اپنے معاملات میں میری خطا، نادانی اور زیادتی کو معاف فرما اور ان تمام امور میں بھی جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے (میرے ساتھ

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جِدِّيْ وَهَزْلِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِيْ.[4]

یہی معاملہ فرما) اے اللہ! میرے ان تمام گناہوں کو جن میں میری سعی کو دخل تھا یا نہ تھا اور بے ارادہ صادر ہوئے یا ارادہ سے معاف فرما

أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[5]

(میں معترف ہوں) یہ سب مجھ میں ہیں۔تو ہی سب سے پہلا اور تو ہی سب سے پچھلا ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلَى طَاعَتِكَ.[6]

اے اللہ! دلوں کے پھیرنے والے ہمارے دلوں کو اپنی طاعت کی طرف پھیردے۔

---

[1] المعجم الكبير: (٢٩٤١/٧) الرقم: ٨١٠ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٧).

[2] صحيح ابن حبان: ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَتَعَوَّذَ بِاللّٰهِ جَلَّ وَعَلَا مِنْ حُدُوثِ الْعَاهَاتِ بِهِ (٢٩٥/٣)، الرقم: ١٠١٧ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٧).

[3] سنن أبى داود: أبواب فضائل القرآن: باب فِي الاِسْتِعَاذَةِ، (٦٤٥/٢) الرقم: ١٥٤٦ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٧).

[4] الصحيح لمسلم: كتاب الذكر والدعاء والتوبة: باب التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ (٢٠٨٧/٤) الرقم: ٢٧١٩ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٨) ہمارے زیر نظر حصن حصین کے نسخہ میں ھزلی پہلے اور جدی بعد میں ہے۔

[5] (یہ بھی مندرجہ بالا حدیث کا ٹکڑا ہے)۔الحصن الحصين: (ص: ٣٤٨).

[6] الصحيح لمسلم: كتاب القدر: باب تَصْرِيفِ اللّٰهِ تَعَالَى الْقُلُوبَ كَيْفَ شَاءَ. (٢٠٤٥/٤) الرقم: ٢٦٥٤ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٩).

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَسَدِّدْنِيْ.[1] اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْهُدٰى وَالسَّدَادَ.[2]

اے اللہ! مجھے ہدایت فرما اور مجھے راہِ راست پر لگادے۔اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور درست روی کا طلب گار ہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اورسختیاں دور ہوجائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں

وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہوجائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتاہے

وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ ، بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

اور رحمت وسلامتی نازل فرما ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے برابر۔

[1] الصحيح لمسلم: كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار: باب التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ، (٢٠٩٠/٤)، الرقم: ٢٧٢٥ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٩).

[2] الصحيح لمسلم: كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار: باب التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ، (٢٠٩٠/٤)، الرقم: ٢٧٢٥ والحصن الحصين: (ص: ٣٤٩).

اَلْحِزْبُ الرَّابِعُ لِيَوْمِ الْإِثْنَيْنِ

چوتھی منزل بروز پیر

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے، شیطان راندے ہوئے سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہوجائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں

وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہوجائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے

وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ ۔ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

اور رحمت وسلامتی نازل فرما ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے برابر۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ (الأعراف)

اے ہمارے پروردگار! ہم کو صبر کا خوگر بنادے اور ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ وَاَدْخِلْنَا فِيْ رَحْمَتِكَ ۖ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ (الأعراف)

اے میرے رب! میرے اور میرے بھائی کی مغفرت فرما، اور ہم کو اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو ہی سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔

عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ

ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا، اے ہمارے رب! ہم کو ظالموں کا تختۂ مشق نہ بنا، اور اپنی رحمت سے ہمیں کافروں (کے ظلم وستم) سے

مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ﴿۸۶﴾ (یونس) رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ

نجات دے۔اے میرے پروردگار!میں تیری پناہ چاہتا ہوں،اس بات سے کہ تجھ سے ان امور کا سوال کروں جن کا مجھے علم نہیں اور اگر تو

وَاِلَّا تَغْفِرْ لِيْ وَتَرْحَمْنِيْٓ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ﴿۴۷﴾(ھود) فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

میری مغفرت نہ فرمائے گا اور مجھ پر رحم نہ فرمائے گا تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجاؤں گا۔اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے

اَنْتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ﴿۱۰۱﴾(یوسف)

تو ہی میرا کارساز ہے دنیا اورآخرت میں مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں وفات دے اور مجھے صالحین کے زمرہ میں شامل فرما۔

اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا

بے شک میرا پروردگار دعا کا سننے والا ہے۔اے میرے پروردگار! مجھے کو نماز قائم کرنے والا بنا دے اور میری اولاد کو اور میری

وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ﴿۴۰﴾ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ

دعا قبول فرما،اے ہمارے پروردگار!مغفرت فرما میری اور میرے والدین اور تمام مؤمنین کی۔اس دن جس دن حساب لیا جائے گا

الْحِسَابُ﴿۴۱﴾(إبراھیم) رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴿۲۴﴾ (بنی إسرائیل)

اے میرے پروردگار!ان دونوں (یعنی میرے والدین) پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے (شفقت سے)بچپن میں میری پرورش کی۔

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِيْ مُخْـرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ

اے میرے پرودگار! مجھ کو اچھی جگہ داخل کر اور مجھ کو اچھی طرح نکال اور اپنی جانب سے مجھے غلبہ

سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا﴿۸۰﴾ (بنی إسرائیل) رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ

اور مدد دے۔اے ہمارے پروردگار!ہمیں اپنی رحمت خصوصی سے نواز اور ہمارے کام میں ہدایت

اَمْرِنَا رَشَدًا﴿۱۰﴾(الکھف) رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ﴿۲۶﴾(طه)

وبھلائی عطافرما۔اے میرے پروردگار! میرا سینہ کھول دے اور میرے کام میں آسانی فرما۔

رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا﴿۱۱۴﴾(طه) اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ﴿۸۳﴾(الأنبياء)

اے میرے پروردگار! میرے علم میں زیادتی فرما۔مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴿۸۷﴾(الأنبياء)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ﴿۸۹﴾(الأنبياء)رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ

اے میرے پروردگار! مجھے تنہا نہ چھوڑ، دراں حالیکہ تو بہترین وارث ہے۔اے میرے پروردگار! حق کے ساتھ فیصلہ کردے،

وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ﴿۱۱۲﴾(الأنبياء)اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ

اور ہمارا پروردگار مہربان ہے،ان باتوں میں اس سے مدد مانگی جاتی ہے جو تم بیان کرتے ہو۔خداوندا! میں تجھ سے راہنمائی،

الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى.[۱]اللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ

پرہیزگاری، پاک دامنی اورتونگری کا طلب گار ہوں۔اے اللہ! میرے دین کو جو میرے معاملات کی حفاظت کا سبب ہے، درست فرما،

أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ دُنْيَايَ الَّتِيْ فِيْـهَا مَعَاشِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ آخِرَتِـيَ الَّتِيْ فِيْهَا

اور میری دنیا کو بھی جس میں میری معاش ہے اُستوار فرما اور میری آخرت کوجو میری جائے

مَعَادِيْ وَاجْعَلِ الْـحَيَاةَ زِيَادَةً لِّيْ فِيْ كُلِّ خَيْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّيْ مِنْ

رجوع ہے بہتر بنادے اور زندگی کو ہر بھلائی میں ترقی کا سبب قرار دے اور موت کو ہر برائی سے خلاصی کا سبب بنادے۔

كُلِّ شَرٍّ.[۲]اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاهْدِنِيْ[۳]رَبِّ أَعِنِّيْ

اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرما، اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے عافیت عطا کر اور مجھے رزق دے اور مجھے ہدایت دے۔اے میرے

وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ، وَاهْدِنِيْ وَيَسِّرِ الْهُدٰى لِيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلَى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ.[۴]

پروردگار! میری مدد فرما، اور میرے مقابلہ میں کسی کی مدد نہ کر، اور مجھے ہدایت فرما اور راہ یابی میرے لئے آسان فرمادے اور مجھ پر ظلم کرنے

رَبِّ اجْعَلْنِيْ ذَكَّارًا لَّكَ شَكَّارًا لَّكَ، رَهَّابًا لَّكَ، مِطْوَاعًا لَّكَ، مُطِيْعًا إِلَيْكَ،

والے کے مقابلے میں میری مدد فرما۔اے میرے پروردگار! مجھے ایسا بنادے کہ میں تجھے بہت زیادہ یاد کروں اور میں تیرا بہت زیادہ شکر کروں

---

[۱] سنن ابن ماجة: كتاب الدعاء:بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱۲٦۰/۲)، الرقم: ۳۸۳۲ والحصن الحصين:(ص:۳٤۹).

[۲] الصحيح لمسلم: كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار: باب التَّعَوُّذِ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ، (۲۰۸۷/٤)، الرقم:۲۷۲۰، والحصن الحصين:(ص:۳٤۹).

[۳] الحصن الحصين:(ص:۳٤۹).

[۴] الحصن الحصين:(ص:۳۵۰)(بالاختصار).

مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُّنِيْبًا، رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ، وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ، وَأَجِبْ

اور، تجھ سے بے حد خائف رہوں، تیرا بے اِنتہا فرماں بردار اور مطیع ہوں تجھ ہی سے سکون پانے والا اور تیری طرف متوجہ اور رجوع

دَعْوَتِيْ، وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ، وَسَدِّدْ لِسَانِيْ، وَاهْدِ قَلْبِيْ، وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ[1]

رہوں۔اے میرے پروردگار میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہ دھودے اور میری دعا قبول کر اور میری حجت ثابت کردے اور میری زبان کو

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا، وَارْضَ عَنَّا، وَتَقَبَّلْ مِنَّا، وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ،

درست رکھ اور میرے دل کو ہدایت فرما اور میرے سینے کی کدورت دور فرمادے۔اے اللہ! ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما، ہم سے راضی

وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ، وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهُ.[2] اَللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا

ہوجا اور ہم سے قبول فرما اور ہمیں جنت میں داخل فرمادے اور ہمیں دوزخ سے بچا اور ہمارے سارے حالات درست فرمادے۔

وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ

اے اللہ! ہمارے دلوں میں الفت پیدا فرمادے اور ہمارے درمیان اصلاح فرمادے اور ہمیں سلامتی کے راستوں پر لگادے

وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا

اور ہمیں تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آ، اور ظاہری وباطنی برائیوں سے ہمیں دور رکھ اور ہماری سماعتوں وبصارتوں اور ہمارے

وَقُلُوْبِنَا وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا

دلوں اور ہماری بیویوں اور ہماری اولاد میں برکت عطا فرما اور ہماری توبہ قبول فرما کیوں کہ تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔اور کردے

شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا.[3] اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ

ہمیں اپنی نعمت کا شکر ادا کرنے والا اور اس پر تیری ثنا کرنے والا اور اس کے قابل بنادے اور اسے ہم پر تمام کردے۔اے اللہ! میں تجھ سے

الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ، وَأَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ، وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ، وَحُسْنَ

ہر امر میں ثبات قدم کا طلب گار، اور تجھ سے اعلی درجہ کی صلاحیت کا سائل ہوں اور تجھ سے تیری نعمت کا شکر اور تیری عبادت کی خوبی عطا کرنے

---

[1] الحصن الحصين:(ص:٣٥٠)(لك مطيعا ہمارے زیر مطالعہ نسخہ میں نہیں ہے)۔

[2] سنن ابن ماجه : كتاب الدعاء:بَابُ دُعَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (١٢٦١/٢) الرقم:٣٨٣٦ والحصن الحصين:(ص:٣٥٠).

[3] سنن أبي داود: كتاب الصلاة: باب التَّشَهُّدِ، (٢١٧/٢-٢١٨)، الرقم:٩٦٩ والحصن الحصين: ص:(٣٥٠-٣٥١).

عِبَادَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا، وَّقَلْبًا سَلِيْمًا وَّخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا وَّأَعُوْذُبِكَ

کی درخواست کرتا ہوں اور تجھ سے سچی زبان اور قلب سلیم اور استوار اخلاق عطا کرنے کا خواہاں ہوں اور تجھ سے اس برائی (میں مبتلا ہونے)

مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ، وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ

سے پناہ چاہتا ہوں جسے تو جانتا ہے اور تجھ سے اس بھلائی کا طلب گار ہوں جسے تو جانتا ہے اور ان گناہوں سے مغفرت طلب کرتا ہوں

إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ.[1] اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ،

جنہیں تو جانتا ہے (تو تو سب کچھ جانتا ہے) کہ بلاشبہ تو ہی تمام چھپی ہوئی باتوں کو جاننے والا ہے۔اے اللہ! میرے اگلے اور پچھلے اور باطنی

وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ.[2]

گناہ بخش دے اور ظاہری، اور وہ گناہ جنہیں تومجھ سے زیادہ جانتاہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَللّٰهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيْكَ،

خداوندا! ہمیں خشیت عطا فرما کہ وہ ہمارے اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہوجائے

وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ، وَمِنَ الْيَقِيْنِ مَا تُهَوِّنُ بِهٖ عَلَيْنَا

اور ایسی اطاعت کی توفیق عطا فرما جس کے باعث تو ہمیں اپنی جنت میں پہنچا دے اور وہ یقین پیدا فرما جس سے ہم پر دنیا کے مصائب

مَصَائِبَ الدُّنْيَا، وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْيَيْتَنَا، وَاجْعَلْهُ

آسان ہوجائیں اور جب تک تو ہمیں زندہ رکھے ہماری شنوائی اور ہماری بینائی اور ہماری قوت سے متمتع فرمادے اور ان کو

الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا،

ہمارا وارث بنادے، اور ہم پر ظلم کرنے والوں سے ہمارا انتقام لے اور ہمارے دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما

وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا، وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا

اور ہمارے دین میں مصیبت نہ پیدا فرما اور دنیا کو ہی ہمارا اہم ترین مقصد

وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا.[3]

اور ہماری معلومات کا منتہا نہ بنادے اور ہم پر اسے مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے۔

---

[1] الحصن الحصين: (ص:۳۵۱)-وخلقا مستقيما ہمارے نسخہ میں نہیں ہے۔

[2] الحصن الحصين: (ص:۳۵۱).

[3] الحصن الحصين: (ص:۳۵۱،۳۵۲).

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہوجائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں

وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہوجائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے

وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ ، بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

اور رحمت وسلامتی نازل فرما ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے برابر۔

اَلْحِزْبُ الْخَامِسُ لِيَوْمِ الثُّلَثَاءِ

پانچویں منزل بروز منگل

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے، شیطان راندے ہوئے سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہوجائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں

وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہوجائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے

وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ م بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

اور رحمت وسلامتی نازل فرما ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے برابر۔

رَبِّ اَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ (المؤمنون) رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ

اے رب میرے! مجھ کو بابرکت جگہ اتار کہ تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے۔اے میرے پروردگار! مجھے ظالموں

فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ (المؤمنون) رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿٩٧﴾

میں شامل نہ کر۔اے میرے پروردگار! میں شیطان کے وسوسوں اور اس بات سے

وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿٩٨﴾ (المؤمنون) رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا

کہ وہ میرے پاس آموجود ہوں تیری پناہ چاہتا ہوں۔اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں پس تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما

وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١٠٩﴾ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿١١٨﴾ (المؤمنون)

اورتو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما کہ تو سب سے اچھا رحم کرنے والا ہے۔

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَاءَتْ

اے ہمارے پروردگار! دوزخ کے عذاب کو ہم سے دور رکھ کہ اس کا عذاب تکلیف دہ ہے۔

مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٦٦﴾ (الفرقان) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ

بلاشبہ وہ بدترین جگہ اور برا مقام ہے۔اے ہمارے پروردگار! ہم کو ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما

وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾ (الفرقان) رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّاَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾

اور ہم کو متقیوں کا امام بنادے۔اے میرے پروردگار! بخش مجھ کو حکم اور مجھے صالحین میں شامل فرمادے،

وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾ (الشعراء)

اور پچھلے لوگوں میں میرا ذکر نیک جاری کردے،اور مجھے جنت نعیم کے وارثوں میں بنادے۔

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ﴿٨٨﴾ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ

اور جس دن لوگ دوبارہ زندہ کئے جائیں مجھے رسوا نہ کر جس دن کہ مال اور اولاد کچھ فائدہ نہ دیں گے مگر اس کو جو اللہ کے پاس

بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿٨٩﴾ (الشعراء) رَبِّ نَجِّنِيْ وَاَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ (الشعراء)

پاک دل لے کر آیا۔اے میرے پروردگار! مجھے اور میرے اہل وعیال کو ان کاموں سے نجات دے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

رَبِّ اِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ

اے میرے پروردگار! میری قوم نے مجھے جھٹلایا تو میرے اور ان کے درمیان فیصلہ فرما اور مجھے اور میرے ساتھی

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١١٨﴾ (الشعراء) اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا، وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا،

مؤمنین کو نجات دے۔اے اللہ! ہمیں بڑھا اور ہمیں نہ گھٹا اور ہمیں عزت عطا فرما اور ذلیل نہ کر

وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا، وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا، وَأَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا.[1]

اور ہمیں عطا فرما اور محروم نہ کر اور ہمیں ترجیح دے اور ہم پر کسی کو ترجیح نہ دے اور ہمیں راضی کر اور ہم سے راضی ہوجا۔

[1] سنن الترمذی:أبواب تفسير القرآن: بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنُونَ(٢٣٤/٥) الرقم:٣١٧٣والحصن الحصين:(ص:٣٥٢).

اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي، وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي.[1] اللّٰهُمَّ قِنِي شَرَّ نَفْسِي،

اے اللہ! میری بھلائی میرے دل میں ڈال دے اور مجھے اپنے نفس کے شر سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ! مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ

وَاعْزِمْ لِي عَلٰى رُشْدِ أَمْرِي. اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَسْرَرْتُ، وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَخْطَأْتُ،

اور مجھے میرے کام کی اصلاح کی ہمت عطا فرما اے اللہ میرے پوشیدہ، علانیہ، سہوا اور عمدا

وَمَا عَمِدْتُ وَمَا جَهِلْتُ.[2] أَسْئَلُ اللهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.[3]

اور نادانستہ (صادرشدہ) گناہوں کی مغفرت فرما۔ میں اللہ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا طلب گار ہوں۔

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ،

اے اللہ! میں تجھ سے نیکیوں کے کرنے، برائیوں کے چھوڑنے اور مساکین سے محبت کی توفیق کا خواست گار ہوں اور یہ کہ تو مجھے بخش

وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي، وَإِذَا أَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُوْنٍ،

دے اور مجھ پر رحم کرے اور اس بات کا سائل ہوں کہ جب تو کسی قوم کی آزمائش کا ارادہ فرمائے تو مجھے اس آزمائش سے دوچار ہونے

وَأَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ، وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ إِلٰى حُبِّكَ.[4]

سے قبل وفات دے، اور میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنے والے کی محبت اور تیری محبت سے قریب کرنے والے عمل کی محبت کا طلب گار ہوں۔

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي، وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ.[5]

اے اللہ! میرے لئے اپنی محبت کو میری ذات اور میرے اہل وعیال کے لئے آب خنک سے زیادہ عزیز کردے۔

اللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّي فِيْمَا تُحِبُّ،

اے اللہ! جس طرح تونے میری پسندیدہ چیز عطا فرمائی اسی طرح اس کام میں مجھے ہمت وقوت عطا فرما جو تیرا پسندیدہ ہے۔

اللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ عَنِّي مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّي فِيْمَا تُحِبُّ.[6]

اے اللہ! میری جن ناپسندیدہ چیزوں کو تونے مجھ سے دور کردیا ہے تو ان سے اس میں گنجائش پیدا کردے جنہیں تو پسند کرتا ہے۔

---

[1] سنن الترمذی: أبواب الدعوات: باب: ٧٠ (٤٦٨/٥) الرقم: ٣٤٨٣ والحصن الحصين: (ص: ٣٥٢).
[2] السنن الكبرى: ما يؤمر به المشرك أن يقول، (٣٦٥/٩)، الرقم: ١٠٧٦٥ والحصن الحصين: (ص: ٣٥٢).
[3] الحصن الحصين: (ص: ٣٥٣).
[4] الحصن الحصين: (ص: ٣٥٣).
[5] سنن الترمذی: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ: باب: ٧٤، (٤٧٢/٥-٤٧٣) الرقم: ٣٤٩٠ والحصن الحصين: (ص: ٣٥٣).
[6] الحصن الحصين: (ص: ٣٥٤). بتغيير يسير

اللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ

اے اللہ! میری سماعت وبصارت کو میرے لئے فائدہ مند بنادے اور ان دونوں کو میرا وارث بنادے اور ظالم کے مقابلے میں میری مدد فرما

يَّظْلِمُنِيْ، وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِيْ.[1] يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ.[2]

اور اس سے میرا انتقام لے۔ اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جمادے۔

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ إِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ، وَنَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ، وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا

اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا جو نہ پلٹے اور ایسی نعمت کا جو ختم نہ ہو،

مُحَمَّدٍ فِيْ أَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ.[3] اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ صِحَّةً

اور ہمیشہ کی جنت کے اعلی درجات میں محمد ﷺ کی رفاقت کا سائل ہوں۔اے اللہ!میں تجھ سے ایمان کے ساتھ تندرستی

فِيْ إِيْمَانٍ، وَّإِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ، وَّنَجَاحًا تُتْبِعُهُ فَلَاحًا، وَّرَحْمَةً مِّنْكَ

اور حسن اخلاق کے ساتھ ایمان کا، اور ایسی کامیابی کا جس کے ساتھ فلاح وبہبود ہو اور تیری رحمت اور تیری جانب

وَعَافِيَةً، وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا.[4] اللّٰهُمَّ انْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ، وَعَلِّمْنِيْ

سے عافیت ومغفرت کا اور خوشنودی کا طلب گار ہوں۔اے اللہ! تونے مجھے جو علم دیا ہے اسے میرے لئے نافع بنادے، مجھے ان امور کا علم دے

مَا يَنْفَعُنِيْ، وَزِدْنِيْ عِلْمًا، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ، وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ

جو میرے لئے نافع ہوں اور میرے علم میں ترقی عطا فرما، ہر حال میں اللہ تعالی ہی کی حمد (ضروری) ہے اور میں اللہ سے اہل دوزخ کی حالت

أَهْلِ النَّارِ.[5] اللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِيْ مَا عَلِمْتَ

سے پناہ چاہتا ہوں۔اے اللہ! میں تیرے علم غیب اور تیری مخلوق پر قدرت کے واسطے سے اس وقت تک مجھے زندہ رکھنے کا طلب گار ہوں

---

[1] سنن الترمذی: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ: باب:١٣٨(٥٦٠/٥)،الرقم:٣٦٠٤والحصن الحصين:(ص:٣٥٤).

[2] سنن الترمذی: أبواب القدر: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُلُوبَ بَيْنَ أُصْبُعَيِ الرَّحْمَنِ، (١٩٤)، الرقم:٢١٤٠ والحصن الحصين:(ص:٣٥٤).

[3] سنن النسائی الکبری: مایستحب له من الدعاء،(٣٢١/٩)، الرقم:١٠٦٣٩،والحصن الحصين: (ص:٣٥٥).

[4] الحصن الحصين:(ص:٣٥٥).

[5] سنن الترمذی:أبواب الدعوات:بَابٌ فِي العَفْوِ وَالعَافِيَةِ،(٥٤٩/٥)،الرقم:٣٥٩٩،والحصن الحصين: (ص:٣٥٦).

الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَأَسْأَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي

جب تک تیرے علم میں میرے لئے زندگی بہتر ہواور اس وقت مجھے وفات دے جب کہ تیرے علم کے اعتبار سے میرے لئے وفات بہتر ہو

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْأَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ

اور میں پوشیدہ وعلانیہ (ہر حال میں) تیری خشیت اور خوشی وغصہ (ہر حال میں) قول (وفعل) کے اخلاص کا سائل اور ایسی نعمت کا جو ختم نہ ہو

وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَأَسْأَلُكَ الرِّضَاءَ بِالْقَضَاءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ

اور ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا جو منقطع نہ ہو، طلب گار ہوں اور قضا پر راضی رہنے اور موت کے بعد پرسکون عیش

وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَائِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ

اور تیرے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا خواہاں ہوں اور تجھ سے ضرر رساں تکلیف

وَّفِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ.[1]

اور گمراہ کن آزمائش سے پناہ کا طلب گار ہوں۔اے اللہ! ہمیں زینت ایمان سے آراستہ اور ہمیں راہ یاب اور ہدایت یافتہ رہنما بنادے۔

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ،

اے اللہ! میں تجھ سے دنیوی واخروی اور ہر اس بھلائی کا جس کا مجھے علم ہو یا نہ ہو طلب گار ہوں،

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ، عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ، مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ،

اور دنیوی واخروی ہر اس برائی سے جس کا مجھے علم ہو یا نہ ہو تیری پناہ میں آتا ہوں۔

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

اے اللہ! میں تجھ سے وہ خیر مانگتا ہوں جو تیرے بندے اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی تھی،اور ہر اس برائی سے پناہ کا طالب ہوں

مَا عَاذَ بِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ، اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ

جس سے تیرے بندے اور نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی تھی۔اے اللہ میں تجھ سے جنت اور ایسے قول وعمل کا جو اس سے قریب تر کردے

قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ،

طلب گار ہوں، اور دوزخ اور ایسے قول وعمل سے جو اس سے قریب کردے پناہ چاہتا ہوں

---

[1] سنن النسائی الکبری:(٨٢/٢)،الرقم:١٢٣٠ والحصن الحصين:(ص:٣٥٦).

وَأَسْأَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ لِّيْ خَيْرًا.[1] وَأَسْأَلُكَ مَا قَضَيْتَ

اور میں تجھ سے ہر قضا کو میرے لئے خیر بنادینے کا خواست گار ہوں۔ اور میں تجھ سے ہر اس امر

لِيْ مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا.[2]

میں انجام کار کو بہتر بنادینے کا سائل ہوں جو تونے میرے لئے مقدر فرمایا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اور سختیاں دور ہوجائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں

وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہوجائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے

وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ ، بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

اور رحمت وسلامتی نازل فرما ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے برابر۔

[1] الحصن الحصين:(ص:٣٥٧).

[2] مسند أحمد:مسند النساء:مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، (٦٧٤/٢) الرقم:٢٥١٣٧،والحصن الحصين:(ص:٣٥٧).

اَلْحِزْبُ السَّادِسُ لِيَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ

چھٹی منزل بروز بدھ

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد ﷺ پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور دشواریاں اورسختیاں دور ہوجائیں اور حاجتیں پوری کی جائیں

وَتُنَالُ بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اور پسندیدہ مقاصد اور انجاموں کی بھلائی حاصل ہوجائے اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل سے ابر برسایا جاتا ہے

وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ ، بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

اور رحمت وسلامتی نازل فرما ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر سانس میں تیری معلومات کے شمار کے برابر۔

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ

اے میرے پروردگار! توجھے ان تمام انعامات کا جو تونے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائے شکراداکرنے،

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝١٩ (النمل)

اورتیری رضاکے بموجب اَعمال صالحہ کرنے کی توفیق عطافرمااوراپنی رحمت سے مجھےاپنے صالح بندوں (کے زمرہ) میں شامل فرمادے۔

رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ۝١٦ (القصص) رَبِّ نَجِّنِيْ مِنَ

اے میرے پروردگار! میں نے اپنے آپ پر ظلم کیا تو مجھے معاف فرمادے۔ اے میرے پروردگار! مجھے ظالم قوم

الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ (القصص) رَبِّ اِنِّيْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ ﴿٢٤﴾ (القصص)

(کے ظلم) سے نجات دے۔ اے میرے پروردگار! میں ہر اس بھلائی کا محتاج ہوں جو تو مجھ پر نازل فرمائے۔

رَبِّ انْصُرْنِيْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٣٠﴾ (العنکبوت) فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ

اے میرے پروردگار! مجھے مفسد قوم پر غالب کردے۔ شام صبح (کے اوقات میں) جو تم پر آتے ہیں

تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿١٧﴾ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا

اللہ ہی کی پاکی ہے اور اسی کی حمد (کی جاتی) ہے آسمانوں اور زمین میں اور سہ پہر اور دوپہر

وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿١٨﴾ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ

(کے اوقات) میں، وہ زندہ کومردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے اور زمین کو اس کی موت (خشکی)

وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۗ وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿١٩﴾ (الروم) رَبِّ هَبْ لِيْ

کے بعد زندہ (تروتازہ) کرتا ہے اسی طرح تم نکالے جاؤ گے۔

مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٠٠﴾ (الصافات) قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ

اے میرے پروردگار! مجھے سعادت مندوں میں (اولاد) عطا فرما۔ آپ فرمادیجئے کہ: اے اللہ! زمین اور آسمانوں کے خالق

وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٤٦﴾ (الزمر)

اور پوشیدہ وظاہر کے عالم، تو ہی اپنے بندوں کے اختلافی امور میں فیصلہ فرمائے گا۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ

اے ہمارے پروردگار! تو اپنے علم اور رحمت کے اعتبار سے ہر شئے کو محیط ہے، پس تو ان لوگوں کی مغفرت فرما جو تیری طرف رجوع ہوئے

وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ

اور تیری راہ پر چلے اور انہیں عذاب دوزخ سے محفوظ رکھ۔ اے ہمارے پروردگار! ان کو اور ان کے نیک باپ دادا اور ان کی بیویوں

صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾

اوران کی اُولاد (یعنی فروع) کو ہمیشہ رہنے کی جنت میں جن کا تونے ان سے وعدہ فرمایا ہے داخل فرما، بلاشبہ تو ہی غالب اور باحکمت ہے۔

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ

اور ان کو تکالیف سے بچا اور اس دن جنہیں تونے تکالیف سے بچالیا بلاشبہ تونے ان پر رحم ہی فرمایا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

الْعَظِيْمُ ۝٩ (المؤمن) اللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتِنَا فِي الْأُمُوْرِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ

اے اللہ! تمام اُمور میں ہمیں حسن انجام سے ہم کنار کر اور دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے ہمیں پناہ دے۔

الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ[1] اللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ قَائِمًا، وَّاحْفَظْنِيْ

اے اللہ! کھڑے ہونے، بیٹھنے، سونے (کی تمام حالتوں) میں مجھے اِسلام پرقائم رکھ اوراِسلام کے واسطے سے

بِالْإِسْلَامِ قَاعِدًا، وَّاحْفَظْنِيْ بِالْإِسْلَامِ رَاقِدًا، وَّلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا،[2]

مجھے محفوظ رکھ اور کسی دشمن وحاسد کو میرے ساتھ تمسخر وطعن کا موقع نہ دے۔

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ.[3] اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ

اے اللہ! میں تجھ سے ہر بھلائی کا کہ اس کے خزانے تیرے ہی قبضہ قدرت میں ہیں، طلب گار ہوں۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس شے کی برائی

مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ، وَأَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهِ.[4]

سے پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضہ میں ہے، اور ہر اس بھلائی کا خواست گار ہوں جو تیرے قبضۂ قدرت میں ہے۔

اللّٰهُمَّ لَا تَدَعْ لَنَا ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهُ، وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهُ، وَلَا دَيْنًا إِلَّا قَضَيْتَهُ،

اے اللہ! (سب سے زیادہ رحم کرنے والے) کوئی گناہ بخشے بغیر اور کوئی فکر ورنج دور کئے بغیر اور کوئی قرض ادا کئے بغیر

وَلَا حَاجَةً مِّنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.[5]

اور دنیا اور آخرت کی کوئی حاجت پوری کئے بغیر نہ چھوڑ، اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

اللّٰهُمَّ أَعِنَّا عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ.[6]

اے اللہ! اپنے ذکر وشکر اور اپنی عبادت کی خوبی پر میری مدد فرما۔

---

[1] مسند أحمد: حَدِيثُ بُسْرِ بْنِ أَرْطَاةَ، (٢٩/ ١٧٠، ١٧١)، الرقم: ١٧٦٢٨ والحصن الحصين: (ص: ٣٥٧).

[2] الحصن الحصين: (ص: ٣٥٧).

[3] المستدرك: كتاب الدعاء: كان يدعو: اللهم احفظنى بالإسلام قائما، (٥٢٥/١) والحصن الحصين: (ص: ٣٥٨).

[4] الحصن الحصين: ص: ٣٥٨

[5] الحصن الحصين: ص: ٣٥٨، ٣٥٩

[6] الحصن الحصين: ص: ٣٥٩

اللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْهِ، وَاخْلُفْ عَلَى كُلِّ غَائِبَةٍ لِّيْ بِخَيْرٍ.[1]

اے اللہ! اپنے عطا کردہ رزق پر مجھے قانع بنادے اوراس میں میرے لئے برکت پیدا کردے اور ہراس چیز پر میرا نگراں بن جا جو میرے سامنے نہیں ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ عِيْشَةً نَّقِيَّةً، وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً، وَّمَرَدًّا غَيْرَ مَخْزِيٍّ، وَّلَا فَاضِحٍ.[2]

اے اللہ! میں تجھ سے پاک زندگی، درست موت اور ایسی واپسی کا طلب گار ہوں جس میں رسوائی اور فضیحت نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّـيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّ فِيْ رِضَاكَ ضَعْفِيْ، وَخُذْ إِلَى الْخَيْـرِ بِنَاصِيَتِيْ،

اے اللہ! میں ضعیف ہوں تو اپنی مرضیات میں میرے ضعف کو قوت سے بدل دے اور میری پیشانی پکڑ کر مجھے خیر کی طرف لے جا

وَاجْعَلِ الْإِسْلَامَ مُنْتَهَى رِضَائِـيْ، اللّٰهُمَّ إِنِّـيْ ضَعِيْفٌ فَقَوِّنِـيْ، وَإِنِّـيْ ذَلِيْلٌ

اور اسلام کو میری پسندیدگی کا منتہی قراردے ۔ اے اللہ! میں کمزور ہوں قوی کردے اور میں ذلیل ہوں باعزت کردے

فَأَعِزَّنِيْ، وَإِنِّيْ فَقِيْرٌ فَارْزُقْنِيْ.[3] اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ، وَأَنْتَ الْآخِرُ

اور میں فقیر ہوں مجھے رزق عطا فرما۔ اے اللہ تو ہی وہ اول ہے جس کے پہلے کوئی نہیں اور تو ہی وہ آخر ہے

فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ نَاصِيَتُـهَا بِيَدِكَ.[4]

جس کے بعد کوئی نہیں میں تجھ سے ہر چوپائے کی برائی سے کہ اس کی قسمت کا تو مالک ہے پناہ چاہتا ہوں۔

اللّٰهُمَّ إِنِّـيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَسْأَلَةِ، وَخَيْرَ الدُّعَاءِ، وَخَيْرَ النَّجَاحِ، وَخَيْرَ الْعَمَلِ،

اے اللہ! میں تجھ سے بہترین سوال، عمدہ دعا، اچھی کامیابی، اور اچھے عمل بہتر ثواب اچھی زندگی

وَخَيْرَ الثَّوَابِ، وَخَيْرَ الْحَيَاةِ، وَخَيْرَ الْمَمَاتِ، وَثَبِّتْنِيْ وَثَقِّلْ مَوَازِيْنِيْ،

اور بہتر موت (عطا فرمانے) کا طلب گار ہوں مجھے ثابت قدم رکھ میرے (اعمال صالحہ) کے پلڑوں کو بھاری کردے

وَحَقِّقْ إِيْمَانِـيْ، وَارْفَعْ دَرَجَتِيْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِيْ وَاغْفِرْ خَطِيْئَتِيْ، وَأَسْئَلُكَ

اور میرے ایمان کو مضبوط کردے اور میرا درجہ بلند کردے، میری نماز قبول فرما اور میری خطا بخش دے

---

[1] المستدرك: كتاب الدعاء: (٥٠٩/١) والحصن الحصين: (ص: ٣٥٩).

[2] المستدرك: كتاب الدعاء: المنجيات الباقيات الصالحات، (٥٤١/١) والحصن الحصين: (ص: ٣٥٩).

[3] الحصن الحصين: (ص: ٣٦٠).

[4] الحصن الحصين: (ص: ٣٦٠).

الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِيْنَ. اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَيْرِ

اورمیں تجھ سے جنت کے اعلیٰ درجات مانگتا ہوں۔ (آمین)۔ اے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کے آغاز

وَخَوَاتِمَهُ، وَجَوَامِعَهُ، وَأَوَّلَهُ، وَآخِرَهُ وَظَاهِرَهُ وَبَاطِنَهُ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى

اوراختتام اوراس کے تمام اَحوال یعنی اس کے اول وآخر اورظاہر وباطن میں اپنی توفیق اورمدد میرے شامل حال رکھنے اورجنت کے

مِنَ الْجَنَّةِ آمِيْنَ. اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا آتِيْ، وَخَيْرَ مَا أَفْعَلُ، وَخَيْرَ مَا

بلند درجات عطا فرمانے کا طلب گار ہوں۔ آمین۔ اے اللہ! میں تجھ سے اپنے ہر کام اور اپنے ہر فعل اور ہر عمل

أَعْمَلُ، وَخَيْرَ مَا بَطَنَ، وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ، وَالدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِيْنَ.

اور باطن وظاہر (ہر ایک) میں خیر ہی خیر اور جنت کے مقامات عالیہ کا طالب ہوں۔ آمین

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ، وَتَضَعَ وِزْرِيْ، وَتُصْلِحَ أَمْرِيْ، وَتُطَهِّرَ

اے اللہ !میں تجھ سے میراذکربلند کرنے اورمیرابوجھ اتارنے اورمیرے معاملات کی درستگی اورمیرے دل کی صفائی وپاکیزگی

قَلْبِيْ، وَتُحَصِّنَ فَرْجِيْ، وَتُنَوِّرَ قَلْبِيْ، وَتَغْفِرَ لِيْ ذَنْبِيْ، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ

اورمیری شرم گاہ کی حفاظت کرنے اورمیرے دل کومنور کرنے اورمیرے گناہوں کی مغفرت فرمانے اورجنت

الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِيْنَ. اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ سَمْعِيْ، وَفِيْ

کے اعلیٰ مراتب عطا فرمانے کاسوال کرتاہوں۔آمین۔اے اللہ!میں تجھ سے میری سماعت وبصارت

بَصَرِيْ، وَفِيْ رُوْحِيْ، وَفِيْ خَلْقِيْ، وَفِيْ خُلُقِيْ، وَفِيْ أَهْلِيْ، وَفِيْ مَحْيَايَ، وَفِيْ مَمَاتِيْ،

اورمیرے تن اورمیرے اخلاق اور میرے اہل وعیال اورمیری زندگی اورمیری موت اورمیرے عمل میں برکت

وَفِيْ عَمَلِيْ، وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِيْ، وَأَسْأَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى مِنَ الْجَنَّةِ آمِيْنَ.[1]

وبھلائی کاطلب گارہوں اور میری نیکیاں قبول فرمالے اورمیں تجھ سے جنت کے بلند درجات مانگتاہوں آمین۔

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمُرِيْ.[2]

اے اللہ! میرے سن رسیدہ ہونے اور میری عمر کے ختم ہونے تک اپنا وسیع ترین رزق مجھ کوعطا فرما۔

---

[1] الحصن الحصين:(ص:٣٦١).

[2] المستدرك: كتاب الدعاء،(٥٤٢/١)والحصن الحصين:(ص:٣٦١).

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ غِنَايَ وَغِنَى مَوْلَايَ.[1] اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ

اے اللہ! میں تجھ سے اپنے اور اپنے اعزاء واَقارب کے لئے غنا کا طالب ہوں۔اے اللہ ! مجھے بہت صبر کرنے والا اور بے حد

شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنَيَّ صَغِيْرًا وَّفِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا.[2]

شکر گزار بنادے اور مجھے اپنی نظر میں ذلیل اور لوگوں کی نظروں میں بزرگ بنادے۔

اللّٰهُمَّ ضَعْ فِيْ أَرْضِنَا بَرَكَتَهَا، وَزِيْنَتَهَا، وَسَكَنَهَا.[3]

اے اللہ! ہماری (یعنی ہمیں عطاکردہ) زمین میں برکت تازگی اور سکون عطا فرما۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور سختیاں دور ہو جائیں اور جس سے حاجتیں حاصل کی جائیں اور جس سے پسندیدہ مقاصد

بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اوربہترین انجام حاصل ہوں اوران کی ذاتِ گرامی کے طفیل ابر برسایا جاتاہے اوررحمت نازل فرما

وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر سانس میں اپنی معلومات کے شمار کے موافق۔

۞......۞......۞

[1] مسند أحمد: حَدِيثُ أَبِي صِرْمَةَ (٣٥،٣٣/٢٥) الرقم: ١٥٧٥٤، و١٥٧٥٦، والحصن الحصين: (ص:٣٦١).

[2] الحصن الحصين: (ص:٣٦٤).

[3] المعجم الكبير: (٢٧٠/٧)، الرقم: ٩٦٢٨ والحصن الحصين: (ص:٣٦٥).

اَلْحِزْبُ السَّابِعُ لِيَوْمِ الْخَمِيْسِ

ساتویں منزل بروز جمعرات

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کے شیطان راندے ہوئے سے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَاالْحَوَائِجُ وَتُنَالُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور سختیاں دور ہوجائیں اور جس سے حاجتیں حاصل کی جائیں اور جس سے پسندیدہ مقاصد

بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اور بہترین انجام حاصل ہوں اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت نازل فرما

وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ م بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر سانس میں اپنی معلومات کے شمار کے موافق۔

رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ

اے میرے پروردگار! توفیق دے مجھے ان تمام انعامات کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر فرمائے شکرادا کرنے،

وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹﴾ (النمل)

اور تیری رضا کے بموجب اَعمال صالحہ کرنے کی توفیق عطا فرما اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے صالح بندوں (کے زمرہ) میں شامل فرمادے۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا

اے ہمارے پروردگار! ہمارے اور ہمارے بھائیوں کی جنہوں نے ایمان میں ہم سے سبقت کی مغفرت فرما اور ایمان والوں کی طرف سے ہمارے دل

غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝۱۰ (الحشر) رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا

میں کینہ وحسد نہ پیدا ہونے دے، اے ہمارے پروردگار! بلاشبہ تو بڑا ہی شفیق ومہربان ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم نے تجھ پر بھروسہ کیا

وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝۴ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اور تیری ہی طرف رجوع ہوئے اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹنا ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں کافروں کا تختۂ مشق نہ بنا

وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۵ (الممتحنة) رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا

اور اے ہمارے پروردگار! ہمیں معاف فرما، بے شک تو ہی غالب اور باحکمت ہے۔ اے ہمارے پروردگار! ہمارے لئے ہمارے نور کو

وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۸ (التحريم) رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ

کامل کردے اور ہماری مغفرت فرما، بلاشبہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے رب! میری اور میرے والدین کی

وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۝۲۸ (نوح)

اور ہر اس شخص کی جو مؤمن ہونے کی حالت میں میرے گھر میں داخل ہو اور تمام مؤمنین اور مؤمنات کی مغفرت فرما۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بے حد رحمت والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۝۲ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۝۳

آپ فرمادیجئے کہ صبح کے خالق کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس شئے کی برائی سے جو اس نے پیدا کی اور شب تاریک کی برائی سے جب اس کا اندھیرا

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ۝۴ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۝۵

چھاجائے اور گنڈوں (تعویذوں) پر پھونکنے والیوں کی برائی سے اور حاسد کی برائی سے جب وہ حسد کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بے حد رحمت والا ہے۔

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝۱ مَلِكِ النَّاسِ ۝۲ اِلٰهِ النَّاسِ ۝۳ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ

آپ فرمادیجئے کہ میں لوگوں کے پروردگار، لوگوں کے بادشاہ (حقیقی) اور لوگوں کے معبود (برحق) کی پناہ چاہتا ہوں، وسوسہ انداز (اور نام خدا سن

الْخَنَّاسِ ۝۴ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝۵ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝۶

کر پیچھے) ہٹ جانے والے کی برائی سے جو لوگوں کے دلوں میں وسوسے پیدا کرتا ہے۔ خواہ وہ جنات میں سے ہوں یا انسانوں میں سے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ۚ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

اے اللہ! پاکی تیرے لئے ہی (خاص) ہے اوراس (جنت) میں ان کی دعا (بوقت ملاقات) سلام (علیکم) ہوگی اوران کا آخری قول یہ ہوگا

الْعٰلَمِيْنَ ۝۱۰ (یونس) اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُك بِأَنَّك الْأَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلَكَ،

کہ خدا رب العالمین ہی کے لئے حمد (اوراسی کے لئے شکر) ہے۔اے اللہ!توہی ایسااول ہے کہ تجھ سے پہلے کوئی نہیں

وَالْآخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَكَ وَالظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَكَ، وَالْبَاطِنُ فَلَا شَيْءَ

اورایسا آخر ہے کہ تیرے بعدکوئی نہیں اورایساظاہر ہے کہ تجھ سے زیادہ ظاہر وبرتر کوئی نہیں اورایساباطن ہے کہ تجھ سے (زیادہ باطن اور)

دُوْنَكَ أَنْ تَقْضِيَ عَنَّا الدَّيْنَ، وَأَنْ تُغْنِيَنَا مِنَ الْفَقْرِ.[1] اللّٰهُمَّ إِنِّيْ

ماورا کوئی نہیں ہم تجھ سے اپنے قرض کی ادائے گی اورمحتاجی اورمفلسی کودورکرنے کاسوال کرتے ہیں۔اے اللہ!میں تجھ سے

أَسْتَهْدِيْكَ لِأَرْشَدِ أَمْرِيْ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ.[2] اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

اپنے صالح ترین امور میں تیری ہدایت اور اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ کا سائل ہوں۔ اے اللہ! میں اپنے گناہ کی مغفرت

أَسْتَغْفِرُك لِذَنْبِيْ، وَأَسْتَهْدِيْكَ لِمَرَاشِدِ أَمْرِيْ، وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ فَتُبْ عَلَيَّ

اورمیں اپنے صالح ترین امور میں تیری ہدایت کاطلب گارہوں اورمیں تیری طرف رجوع ہوتااورتوبہ کرتاہوں پس تو میری طرف توجہ فرما

إِنَّك أَنْتَ رَبِّيْ ، اللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِيْ إِلَيْكَ ، وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ صَدْرِيْ،

اور میری توبہ قبول کر، بلاشبہ تو ہی میرا پروردگار ہے۔اے اللہ!تو مجھے اپناہی آرزومند بنالے اورمیرے سینے میں بے پایاں وسعت وغنا

وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ، وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّيْ.[3]

پیدا کردے اوراپنے عطیات میں میرے لئے برکت پیدافرمادے اور(میرے حقیراعمال) مجھ سے قبول فرما کہ یقیناتوہی میرا رب ہے۔

يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ، يَا مَنْ لَّا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ،

اے وہ کہ جس نے جمیل کوعیاں اورقبیح کومخفی کردیا،اے وہ کہ گناہ پر(فوری) گرفت نہیں کرتااور پردہ دری نہیں کرتا،

---

[1] المصنف لابن أبی شیبة: کتاب الدعاء: ما کان یدعو بِهِ النَّبِيُّ صلی الله علیه وسلم ؟ (۲۰۷/۱۵) الرقم:۳۰۰۱۲،والحصن الحصین:(ص:۳٦٥).

[2] مسند أحمد: حَدِيثُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (۴۳۴/۲۹) الرقم: ۱۷۹۰۵،والحصن الحصین:(ص:۳٦٥).

[3] الحصن الحصین:(ص:۳٦٥).

وَلَا يَـهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ الْعَفْوِ، يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ، يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ،

اے بڑے معاف کرنے والے!اے بہتر درگزرکرنے والے!اے وسیع مغفرت والے!اے رحمت کے ساتھ

يَا بَاسِطَ الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ، يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوَى، وَيَا مُنْتَهَى كُلِّ شَكْوَى،

ہاتھوں کو بڑھانے والے،اے ہر پوشیدہ کے مالک ،اوراے ہرشکایت کے آخری سننے والے ، اے کرم کے ساتھ

يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ، يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ، يَا مُبْتَدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا،

درگزر کرنے والے، اے بڑے اِحسان والے،اے استحقاق سے قبل نعمتوں کاآغاز فرمانے والے،

يَا رَبَّنَا، وَيَا سَيِّدَنَا، وَيَا مَوْلَانَا، وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا، أَسْأَلُكَ يَا اللّٰهُ أَنْ

اے ہمارے پروردگار!اوراے ہمارے آقا!اوراے ہمارے مالک اوراے ہمارے امیدوں کے مقصود میں تجھ سے اے اللہ!اس بات

لَّا تَشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ.[1] تَمَّ نُوْرُكَ فَهَدَيْتَ ، فَلَكَ الْحَمْدُ ، عَظُمَ حِلْمُكَ

کا سائل ہوں کہ تو مجھے آگ میں نہ جلا۔تیرانور(یعنی قرآن) کامل ہوگیااورتونے رہنمائی فرمائی پس حمد تیرے ہی لئے (اورفقط تیرے ہی

فَعَفَوْتَ ، فَلَكَ الْحَمْدُ ، بَسَطْتَ يَدَكَ فَأَعْطَيْتَ ، فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا ، وَجْهُكَ

لئے)ہےاورتیراحلم عظیم تر ہے کہ تونے معاف فرمایاپس تیرے ہی لیے ثنا ہے،تیراہاتھ کشادہ ہے کہ تونے دیا،پس تیرے ہی لئےشکر وستائش

أَكْرَمُ الْوُجُوْهِ ، وَجَاهُكَ أَعْظَمُ الْجَاهِ ، وَعَطِيَّتُكَ أَفْضَلُ الْعَطِيَّةِ وَأَهْنَأُهَا ،

ہےاے ہمارے پروردگار! تیری ذات سب سے معزز ہےاور تیرامقام بلندترین مقام ہےاور تیراعطیہ بڑی فضلیت کااور بے حدخوش گوار

تُطَاعُ رَبَّنَا فَتَشْكُرُ ، وَتُعْصَى رَبَّنَا فَتَغْفِرُ ، وَتُجِيْبُ الْمُضْطَرَّ ، وَتَكْشِفُ

عطیہ ہے۔اے ہمارے پروردگار! تیری اِطاعت کی جاتی ہے جسےتو(حسن) قبول عطافرماتا ہےاور تیری نافرمانی بھی کی جاتی ہے کہ تواس

الضُّرَّ ، وَتَشْفِيَ السَّقِيْمَ ، وَتَغْفِرُ الذَّنْبَ ، وَتَقْبَلُ التَّوْبَةَ ، وَلَا يَجْزِيْ

کومعاف فرماتا ہےاور پریشان حال کی پریشانی دور کرتا ہےاور تکلیف کو دور کرتا ہےاور بیمارکو شفا دیتا ہےاور گناہ کو معاف کردیتا ہے

بِآلَائِكَ أَحَدٌ، وَّلَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ.[2]

اورتوبہ کوقبول فرماتا ہے اورکوئی بھی تیری نعمتوں کابدلہ نہیں اتارسکتااورکسی کی تعریف وثنا سے تیری مدح کاحق ادانہیں ہوسکتا۔

---

[1] المستدرك: كتاب الدعاء: الدعا العظيم النفع،(٥٤٥/١) والحصن الحصين: (ص:٣٦٥).

[2] مسند أبي يعلى: (٣٤٤/١، ٣٤٥) الرقم: ٤٤٠ والحصن الحصين: (ص:٣٦٦).

اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ فَإِنَّهُ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ.[1]

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل ورحمت کا سائل ہوں کہ جس کا تو ہی تنہا مالک ہے۔

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا أَخْطَأْتُ وَمَا تَعَمَّدْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا جَهِلْتُ

اے اللہ!میرے تمام گناہ خواہ وہ مجھ سے سہوایاعمدا یاپوشیدہ یاعلانیہ یانادانستہ یادانستہ سرزدہوئے ہوں، بخش دے۔

وَمَا عَلِمْتُ.[2] اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا، وَظُلْمَنَا، وَهَزْلَنَا، وَجِدَّنَا وَخَطَأَنَا

اے اللہ! ہمارے تمام گناہ اور ظلم خواہ وہ ہمارے قصد سے صادر شدہ یا بےقصد صادر شدہوں اور سہوا عمدا صادر شدہ گناہ بخش دے اور یہ سب ہم

وَعَمْدَنَا، وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدَنَا .[3] اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَئِي، وَعَمْدِي، وَهَزْلِي،

میں موجود ہیں۔اے اللہ! میرے سہوااور میرے بالارادہ اور بے مقصد اور مقصد سے صادر شدہ گناہوں کو بخش دے اور مجھے عطا کردہ اشیاء کی

وَجِدِّي، وَلَا تَحْرِمْنِي بَرَكَةَ مَا أَعْطَيْتَنِي، وَلَا تَفْتِنِّي فِيمَا حَرَمْتَنِي.[4]

برکت سے محروم نہ فرما اورجس سے تونے مجھے محروم کیا ان میں مجھے آزمائش میں نہ ڈال۔

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيلَ الْأَقْوَمَ.[5] اللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ

اے میرے پروردگار! میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے راہ راست پر لگادے۔اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی کے رب

مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي، وَأَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِي، وَأَجِرْنِي مِنْ مُضِلَّاتِ

(ان ہی کا واسطہ) میرے گناہ بخش دے اور میرے دل کے غیظ وغضب کو دور کردے اور جب تک کہ تو ہمیں زندہ رکھے گمراہ کن فتنوں سے

الْفِتَنِ مَا أَحْيَيْتَنَا.[6] اللّٰهُمَّ لَقِّنِّي حُجَّةَ الْإِيمَانِ عِنْدَ الْمَمَاتِ.[7]

محفوظ رکھ۔ اے اللہ! موت کے وقت ایمان کی حجت (کلمہ لاإلہ إلااللہ) تلقین فرما۔

---

[1] المعجم الكبير:(۲۲۰/۱۰)،الرقم:۱۰۳۷۹والحصن الحصين:(ص:۳٦٦).

[2] الحصن الحصين:(ص:۳٦٦-۳٦۷)وماعلمت ہمارے نسخہ میں نہیں ہے۔

[3] الحصن الحصين:(ص:۳٦۷).

[4] المعجم الاوسط:(۱٤٤/۷)الرقم:۷۱۱۰،والحصن الحصين:(ص:۳٦۷).

[5] مسند أحمد:حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (۲۸۲/٤٤،۲۸۳) الرقم:۲٦٦۸٥، والحصن الحصين:(ص:۳٦۷).

[6] مسند أحمد:حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،(۲۰۱/٤٤)الرقم: ۲٦٥۷٦،والحصن الحصين:(ص:۳٦۹).

[7] المعجم الأوسط:(۲٤۸/۲)الرقم:۱۸۸٦،والحصن الحصين:(ص:۳٦۹).

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَاةً كَامِلَةً وَّسَلِّمْ سَلَامًا تَامًّا عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ! رحمتِ کاملہ اور سلامِ تام نازل فرما ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر،

صَلَاةً تَنْحَلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَتَنْفَرِجُ بِهَا الْكُرَبُ وَتُقْضٰى بِهَا الْحَوَائِجُ وَتُنَالُ

ایسی رحمت جس سے مشکلات کی گرہیں کھل جائیں اور سختیاں دور ہو جائیں اور جس سے حاجتیں حاصل کی جائیں اور جس سے پسندیدہ مقاصد

بِهَا الرَّغَائِبُ وَحُسْنُ الْخَوَاتِيْمِ وَيُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ الْكَرِيْمِ

اور بہترین انجام حاصل ہوں اور ان کی ذاتِ گرامی کے طفیل ابر برسایا جاتا ہے اور رحمت نازل فرما

وَعَلٰى آلِهِ وَصَحْبِهِ فِيْ كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّكَ.

ان کی آل اور اصحاب پر، ہر لمحہ اور ہر سانس میں اپنی معلومات کے شمار کے موافق۔

اَلْقِسْمُ الثَّانِیْ

حصہ دوم

فِي الْاَدْعِيَةِ الْمَخْصُوْصَةِ بِأَوْقَاتٍ وَّحَاجَاتٍ وَّأَحْوَالٍ مِّنْ بَدْءِ الْعُمُرِ إِلَى الِانْتِهَاءِ

ان دعاؤں کا بیان جو ابتدائے عمر سے لے کرآخر عمر تک کے اوقات حاجات واحوال کے ساتھ مخصوص ہیں۔

صبح وشام کی دعائیں

بِسْمِ اللهِ الَّذِيْ لَايَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.[1]

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام کے ساتھ، جس کے نام کی برکت سے زمین وآسمان میں کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاسکتی، وہ سنتا اور جانتا ہے۔ (اس کو تین بار پڑھے)

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.[2]

ترجمہ: پناہ چاہتا ہوں حق تعالی کے کامل کلمات کی، تمام مخلوق کی برائی سے۔

اللّٰهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا، وَبِكَ أَمْسَيْنَا، وَبِكَ نَحْيَا، وَبِكَ نَمُوْتُ، وَإِلَيْكَ النُّشُوْرُ.[3]

ترجمہ: یااللہ! آپ ہی کی قدرت سے ہم نے صبح کی، اور آپ ہی کی قدرت سے ہم نے شب کی، اور ہم آپ ہی کی قدرت سے زندہ ہیں اور آپ ہی کی قدرت سے مرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف اٹھنا ہے۔

---

[1] سنن الترمذي، أبواب الدعوات، باب ما جاء في الدعاء إذا أصبح وإذا أمسى (٣٩٧/٥، ٣٩٦)، الرقم: ٣٣٨٨، سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب مايقال إذا أصبح، (٤١٩/٧، ٤٢٠)، رقم الحديث: ٥٠٨٨

[2] المعجم الأوسط: (١٦٧/١)، الرقم: ٥٢٣.

[3] سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب مايقال إذا أصبح، (٤٠٤/٧) رقم الحديث: ٥٠٦٨.

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[1]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، وہ سبھی کا مالک ہے، وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا، وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا، وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا.[2]

ترجمہ: راضی ہیں، ہم سب اللہ سے باعتبار رب ہونے کے اور اسلام سے باعتبار دین کے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باعتبار نبی ہونے کے۔

أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَعَلٰى كَلِمَةِ الْإِخْلَاصِ وَعَلٰى دِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى مِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا مُّسْلِمًا وَّمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ.[3]

ترجمہ: صبح کی ہم نے دین اسلام پر، اور کلمۂ اخلاص پر اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر اور اپنے باپ حضرت ابراہیمؑ کے طریقہ پر جو خاص مطیع تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے۔

اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ، وَأَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ، أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ.[4]

ترجمہ: یا اللہ! تو ہی میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا اور میں

---

[1] المعجم الكبير للطبراني: (أبورهم السماعي عن أبي أيوب الأنصاري)، (١٢٧/٤، ١٢٨) رقم الحديث: ٣٨٨٣. (حدیث مبارکہ میں اس کی تعداد دس مرتبہ بتلائی ہے)

[2] مسند أحمد: (حديث خادم النبي ﷺ)، (٣٠٢/٣١)، الرقم: ١٨٩٦٧.

[3] مسند أحمد: عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى الْخُزَاعِيِّ، (٧٧/٢٤ و ٨١) الرقم: ١٥٣٦٠، و ١٥٣٦٧.

[4] صحيح البخاري: كتاب الدعوات: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ: (٧١٨).

تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے عہد اور تیرے وعدے پر قائم ہوں، جہاں تک میں طاقت رکھتا ہوں میں اِقرار کرتا ہوں تیری نعمت کا اپنے اوپر، اور اقرار کرتا ہوں میں اپنے گناہ کا، پس بخش دے تو مجھ کو، کیوں کہ تیرے سوا اور کوئی نہیں بخشتا، پناہ پکڑتا ہوں میں تیری اپنے اعمال کی برائی سے۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ، عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ، وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.[1]

ترجمہ: کافی ہے مجھ کو اللہ، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں نے اس پر بھروسہ کیا اور وہ رب ہے عرش عظیم کا (حسبی اللہ سے عظیم تک سات بار پڑھے)۔

دعا وقت طلوع آفتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَقَالَنَا يَوْمَنَا هَذَا وَلَمْ يُهْلِكْنَا بِذُنُوْبِنَا.[2]

ترجمہ: شکر ہے خدا کا جس نے آج ہمیں معافی دی اور ہمارے گناہوں کے باعث ہمیں ہلاک نہیں کیا۔

دعا وقت غروب آفتاب

اللّٰهُمَّ هَذَا إِقْبَالُ لَيْلِكَ وَإِدْبَارُ نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْ لِيْ.[3]

ترجمہ: یا اللہ! یہ وقت آپ کی رات کے آنے کا ہے، اور آپ کے دن کے جانے کا اور آپ کے سائلوں کی پکار کا، پس مجھے بخش دیجئے۔

---

[1] عمل اليوم والليلة: (باب مايقول إذا أصبح، نوع آخر) (ص:٣٧) الرقم:٧١.

[2] الصحيح لمسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب تَرْتِيلِ الْقِرَاءَةِ وَاجْتِنَابِ الْهَذِّ وَهُوَ الإِفْرَاطُ فِي السُّرْعَةِ وَإِبَاحَةِ سُورَتَيْنِ فَأَكْثَرَ فِي الرَّكْعَةِ. (٥٦٤/١) الرقم:٨٢٢.

[3] سنن أبي داود: كتاب الصلاة، باب مايقول عند أذان المغرب، (٣٩٨/١) الرقم: ٥٣٠.

گھر میں آنے کی دعا

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ الْمَوْلِجِ وَخَيْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا.[1]

ترجمہ: یااللہ! میں مانگتا ہوں آپ سے بھلائی اندر جانے کی اور باہر نکلنے کی، خدا کے نام کے ساتھ اندر جاتے ہیں اور خدا تعالی کے نام کے ساتھ باہر نکلتے ہیں اور ہم نے اللہ پر بھروسہ کیا۔

گھر سے باہر نکلنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ، تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.[2]

ترجمہ: (آغاز) خدا کے نام سے میں نے خدا پر بھروسہ کیا گناہوں سے پھرنے اور عبادت کرنے کی طاقت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

سوتے وقت کی دعا

اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوْتُ وَأَحْيَا.[3]

ترجمہ: یااللہ! میں تیرا ہی نام لے کر مرتا ہوں (یعنی سوتا ہوں) اور زندہ ہوتا ہوں (یعنی جاگتا ہوں)۔

براخواب دیکھنے پر دعا

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَمِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرُّؤْيَا. (ثلاثا)[4]

ترجمہ: پناہ پکڑتا ہوں میں اللہ کی شیطان سے اور اس خوابوں کی برائی سے۔ (اس کو تین بار پڑھے)

---

[1] سنن أبي داود: كتاب الأدب: باب مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ، (٥٢٦/٧) الرقم: ٥٠٩٦.

[2] سنن الترمذي: أبواب الدعوات، باب ما يقول إذا خرج من بيته (٤٢٦/٥، ٤٢٧) الرقم: ٣٤٢٦.

[3] صحيح البخاري: كتاب الدعوات، بَاب وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنَى تَحْتَ الْخَدِّ الْأَيْمَنِ (٦٩/٨).

[4] فضل مبین: ص: ١٢٣ (حاشیہ نمبر: ٣)۔

وَيَبْصُقُ عَنْ يَّسَارِهٖ (ثَلَاثًا)[1] وَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِیْ كَانَ عَلَيْهِ[2] وَلَا يَذْكُرُهَا لِاَحَدٍ[3]

ترجمہ: اور بائیں طرف تین بار تھتکار دے۔ اور کروٹ بدل لے اور کسی سے خواب نہ کہے۔

وحشت وگھبراہٹ و بے خوابی کی دعا

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ.[4]

ترجمہ: پناہ پکڑتا ہوں میں خدا تعالی کے کلمات تامہ کی اس کے غصہ اور اس کے عذاب سے اور اس کی مخلوق کی برائی سے اور شیطانوں کی چھیڑ سے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں۔

بیدار ہونے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُوْرُ.[5]

ترجمہ: شکر ہے اللہ کا، جس نے ہمیں زندہ کیا بعد مار دینے کے اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

بیت الخلا جاتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللهِ[6] اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ.[7]

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے، یا اللہ! میں تیری پناہ پکڑتا ہوں ناپاک مردوں اور ناپاک عورتوں سے۔

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب الرؤيا، (١٧٧٣/٤) الرقم: ٢٢٦٢.

[2] حوالہ بالا۔

[3] الصحيح لمسلم: كتاب الرؤيا، (١٧٧٣/٤) الرقم: ٢٢٦١.

[4] مسند أحمد: حَدِيثُ الْوَلِيدِ بْنِ الْوَلِيدِ، (٢٩٥/١١، ٢٩٦)، الرقم: ٦٦٩٦.

[5] صحيح البخاری: كتاب الدعوات، باب مايقول إذا أصبح (٧١/٨) والصحيح لمسلم: كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب مايقول عند النوم وأخذ المضجع (٢٠٨٣/٢) الرقم: ٢٧١١

[6] سنن الترمذی: أبواب مايتعلق بالصلاة، باب ماذكر من التسمية عند دخول الخلاء (٥٩٦/١) الرقم: ٦٠٦

[7] صحيح البخاری: كتاب الوضوء، باب ما يقول عند الخلاء (٤٠/١، ٤١).
- الصحيح لمسلم: كتاب الحيض، باب مايقول إذا أراد دخول الخلاء (٢٨٣/١)، الرقم: ٣٧٥.

بیت الخلا سے نکلنے کی دعا

غُفْرَانَكَ[۱] اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَذْهَبَ عَنِّيَ الْأَذٰى وَعَافَانِيْ.[۲]

ترجمہ: بخشش چاہتا ہوں میں آپ کی، شکر ہے اللہ کا، جس نے دور کردی مجھ سے گندگی اور صحت دی مجھ کو۔

وضو کے شروع کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ الْمَاءَ طَهُوْرًا.[۳]

ترجمہ: شروع کرتا ہوں میں بخشش کرنے والے مہربان اللہ کے نام سے، سب تعریف اللہ کو ہے جس نے پانی کو پاک بنایا۔

کلی کرتے وقت کی دعا

اللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَتِلَاوَةِ كِتَابِكَ.

ترجمہ: اے اللہ! اپنے ذکر پر اور شکر پر اور اپنی کتاب کی تلاوت پر میری مدد فرما۔

ناک میں پانی ڈالتے وقت کی دعا

اللّٰهُمَّ أَرِحْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَلَا تُرِحْنِيْ رَائِحَةَ النَّارِ

ترجمہ: یا اللہ! مجھ کو جنت کی خوشبو سنگھا اور نہ سنگھا مجھ کو دوزخ کی بو۔

منہ دھونے کی دعا

اللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ.

ترجمہ: یا اللہ! روشن کردے میرا چہرہ، جس دن روشن ہوویں گے چہرے، اور سیاہ ہوں گے چہرے۔

---

[۲] سنن ابن ماجه: كِتَابُ الطَّهَارَةِ وَسُنَنِهَا، باب ما يقول إذا خرج من الخلاء (۱۱۰/۱) الرقم:۳۰۱.

[۳] یہاں سے پاؤں دھونے تک کی دعا تک کتب فقہ سے منقول ہیں۔

دایاں بازو دھونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ أَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا.

یااللہ! میرا أعمال نامہ دائیں ہاتھ کی طرف سے دے اور مجھ سے آسان حساب لے۔

بایاں بازو دھونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ لَا تُعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِشِمَالِيْ وَلَا وَرَاءَ ظَهْرِيْ وَلَا تُحَاسِبْنِيْ حِسَابًا عَسِيْرًا.

ترجمہ: یااللہ! نہ دے مجھ کو میرا اعمال نامہ شمال کی طرف سے اور نہ پیٹھ کے پیچھے سے اور نہ لے مجھ سے مشکل حساب۔

سر کے مسح کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ حَرِّمْ شَعْرِيْ وَبَشَرِيْ عَلَى النَّارِ وَأَظِلَّنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّكَ.

ترجمہ: یااللہ! محفوظ رکھ آگ سے میرے بالوں کو اور میرے جسم کو اور اس دن مجھے اپنے عرش کے سائے میں لے جس دن تیرے سائے کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔

کانوں کے مسح کے وقت کی دعا

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ أَحْسَنَهُ.

ترجمہ: یااللہ! کر مجھے ان لوگوں میں سے جو (تیرے) قول کو سنتے ہیں اور اس کی اچھی طرح پیروی کرتے ہیں۔

گردن کے مسح کی دعا

اَللّٰھُمَّ اعْتِقْ رَقَبَتِيْ مِنَ النَّارِ.

ترجمہ: یااللہ! میری گردن کو آگ سے بچا لیجئے۔

پاؤں دھونے کے وقت کی دعا

اللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ عَلَى الصِّرَاطِ يَوْمَ تَزِلُّ الْأَقْدَامُ.

ترجمہ: یااللہ! مضبوط رکھ میرے قدم پل صراط پر جس دن کہ لغزش کھائیں گے قدم اس پر۔

دوران وضو کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِي.[1]

ترجمہ: یااللہ! بخش دے میرے گناہ اور کشائش دے مجھے میرے گھر میں اور برکت دے میری روزی میں۔

وضو کے بعد کی دعا

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ، وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.[2] سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ.أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ. أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ.[3]

ترجمہ: دل سے اقرار کرتا ہوں میں کہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور اقرار کرتا ہوں کہ بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ یااللہ! کردے مجھ کو توبہ کرنے والوں میں سے اور کردے مجھے پاک صاف لوگوں میں سے۔ اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری تعریف کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت کا طلب گار ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

---

[1] سنن النسائی الکبری: مایقول إذا توضا (۳٦/۹)، الرقم: ۹۸۲۸.

[2] سنن الترمذی: أبواب الطھارۃ، باب مایقال بعد الوضوء (۹۹/۱) الرقم: ۵۵.

[3] المصنف لابن أبی شیبۃ: مایدعو بہ الرجل ویقول إذا فرغ من وضوئہ (٤۲۲/۱۵)، الرقم: ۳۰۵۱۳.

تہجد کے وقت کی دعا

اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمَاوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ -صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ. اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، أَنْتَ رَبُّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ، فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ، وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ .[1]

ترجمہ: یااللہ! آپ ہی کے لئے تعریف ہے، آپ ہی ہیں قائم رکھنے والے آسمانوں اور زمین کے، اوران کے جوان میں ہے اورآپ ہی کے لئے حمد ہے، آپ ہی ہیں بادشاہ آسمانوں اورزمینوں کے، اوران کے جوان میں ہے، اورآپ ہی کے لئے حمد ہے، آپ ہی نور ہیں آسمانوں اورزمینوں کے اوران کے جوان میں ہے اورآپ ہی کے لئے حمد ہے، آپ برحق ہیں اوروعدہ آپ کا برحق ہے اورحضوری آپ کے سامنے برحق ہے، اورارشادآپ کا برحق ہے اورجنت برحق ہے اوردوزخ برحق ہے اورسب نبی برحق ہیں اورمحمد ﷺ برحق ہیں، اورقیامت برحق ہے۔

یااللہ! میں آپ ہی کا فرماں بردارہوں اورآپ ہی پرایمان لایاہوں اورآپ ہی پر بھروسہ

---

[1] مشکاۃ: کتاب الصلاۃ، باب مایقول إذاقام من اللیل، الفصل الأول (۳۸۱/۱)، الرقم: ۱۲۱۱ وفضل مبین: ص: ۱۳۱، ۱۳۲

رکھتا ہوں اور آپ ہی کی طرف رجوع کرتا ہوں اور آپ ہی کے زور پر مقابل ہوتا ہوں دشمنانِ دین کے، اور آپ کو حَکَم بناتا ہوں، آپ ہی ہیں رب ہمارے، اور آپ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ پس بخش دیجئے جو کچھ میں نے آگے کیا ہو اور جو کچھ میں نے پیچھے کیا ہو اور جو کچھ پوشیدہ کیا ہو اور جو کچھ ظاہر کیا ہو اور وہ سب کچھ جس کے آپ زیادہ جاننے والے ہیں مجھ سے، آپ ہی آگے بڑھانے والے ہیں اور آپ ہی پیچھے ہٹانے والے ہیں، آپ ہی ہیں معبود میرے، نہیں کوئی معبود سوائے آپ کے، اور نہیں ہے پھرنا گناہ سے اور نہ قوت عبادت کی مگر ساتھ اللہ کے۔

اذان اور اس کے بعض کلمات کی سماعت کی دعا

فَلْيَقُلْ كَمَا يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُ وَيَقُوْلُ بَعْدَ الْحَيْعَلَةِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ.[1] وَيَقُوْلُ فِيْ أَذَانِ الصُّبْحِ بَعْدَ: اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ: صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ.

ترجمہ: جب اذان سنے تو جو کچھ مؤذن کلمات کہے وہ دہرائے، اور جب مؤذن حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہے اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچے تو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھے۔ اور صبح کی اذان میں جب مؤذن اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کہے تو پڑھے: صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ.[2]

اذان کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ. إِنَّكَ

---

[1] حوالہ بالا۔

[2] یہ بات کتب فقہ میں نقل کی گئی ہے اور علامہ نوویؒ نے بھی نقل کی ہے مگر کسی حدیث میں یہ نہیں ملی۔

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.[1]

ترجمہ: یااللہ! اس پوری اذان اور دائم نماز کے پروردگار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت دے اور بلند درجہ دے، اوران کو مقام محمود میں اٹھا جس کا تونے ان سے وعدہ کیا ہے اوران کی شفاعت ہم کو نصیب کر، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

صبح کی نماز کے لئے جانے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًاوَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًاوَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْرًاوَّمِنْ أَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًاوَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا. اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا.[2]

ترجمہ: یااللہ! کردیجئے میرے دل میں نور اور میری زبان میں نور اور میری سماعت میں نور اور میری بینائی میں نور، اور میرے پیچھے نور، اور میرے آگے نور، اور کردیجئے میرے اوپر نور اور میرے نیچے نور، یااللہ دیجئے مجھ کو خالص نور۔

مسجد میں جانے کی دعا

اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.[3]

ترجمہ: یااللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

---

[1] صحيح البخاري: كتاب الأذان، باب الدعاء عند النداء (١/١٢٦).

-السنن الكبرى للبيهقي: كتاب الصلاة، باب مايقول إذا فرغ من ذلك (١/٦٠٣، ٦٠٤)، الرقم: ١٩٣٣.

نوٹ: بخاری، سنن اربعہ، ابن حبان اور بیہقی نے سنن کبیر میں وعدتہ تک اس دعا کے الفاظ روایت فرمائے ہیں اور اس کے بعد کے الفاظ یعنی اِنک لاتخلف المیعاد بیہقی نے سنن کبیر میں زائد کئے ہیں۔ فضل مبین: ص: ۱۵۰۔

[2] فضل مبين ترجمه حصن حصين: (ص: ١٤٤).

[3] الصحيح لمسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب ما يقول إذا دخل المسجد، (١/٤٩٤)، الرقم: ٧١٣.

مسجد سے نکلنے کی دعا

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.[1]

ترجمہ: یااللہ! میں آپ کا فضل مانگتا ہوں۔

نماز کے بعد کی دعا

اپنا داہنا ہاتھ سر پر رکھ کر پڑھے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّيَ الْهَمَّ وَالْحُزْنَ.[2]

ترجمہ: اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (اور وہ) بخشش والا مہربان ہے۔ یااللہ! دور کر دیجئے مجھ سے فکر اور غم۔

دعا بعد نماز صبح و مغرب

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.[3] (دس مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ.[4] (سَبْعَ مَرَّاتٍ مِّنَ اللّٰهُمَّ)

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، حکومت اسی کی ہے اور اسی کے لئے حمد ہے (وہی) زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اے اللہ! پناہ دیجئے مجھے دوزخ سے (اَللّٰهُمَّ أَجِرْنِيْ مِنَ النَّار کو سات مرتبہ پڑھے)۔

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب ما يقول إذا دخل المسجد (٤٩٤/١)، الرقم: ٧١٣.

[2] المعجم الأوسط: (٢٨٩/٣)، الرقم: ٣١٧٨.

[3] مسند أحمد: حَدِيثُ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (١٧٥/٤٤) الرقم: ٢٦٥٥١.

[4] سنن أبي داود، كتاب الأدب، باب ما يقول إذا أصبح، (٤١٣/٧)، الرقم: ٥٠٧٩.

دعا بعد نماز چاشت

اللّٰهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ، وَبِكَ أُصَاوِلُ، وَبِكَ أُقَاتِلُ.[1]

ترجمہ: یا اللہ! تیرے ہی سہارے چلتا پھرتا ہوں اور تیرے ہی سہارے دشمنوں پر حملہ کرتا ہوں اور تیرے ہی زور پر لڑتا ہوں۔

دعا نماز استخارہ

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَاأَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَاأَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَإِنْ رَأَيْتَ أَنَّ فِيْ فُلَانَةَ خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِيْ فَاقْدِرْهَالِيْ وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًامِّنْهَا لِيْ فِيْ دِيْنِيْ وَآخِرَتِيْ فَاقْدِرْهَالِيْ.[2]

ترجمہ: خداوندا تو قادر ہے اور میں عاجز اور تو عالم ہے اور میں جاہل اور تو غیب داں ہے، تیرے علم میں اگر فلانی عورت میرے لئے دین اور دنیا اور آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے نصیب میں کر، اور اگر اس کے سوا کوئی اور میرے لئے دنیا و آخرت میں بہتر ہے تو اس کو میرے نصیب میں کر۔

نکاح کا خطبہ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَامُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَاهَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

---

[1] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: باب مایقول فی دبر صلاۃ الصبح ص:٦٢، الرقم:١١٧.

[2] فضل مبین: (ص:٢٠٥)۔

أَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَّعْصِهِمَا فَإِنَّهُ لَايَضُرُّ إِلَّا نَفْسَهُ وَلَايَضُرُّ اللّٰهَ شَيْئًا وَنَسْئَلُ اللّٰهَ تَعَالٰى أَنْ يَّجْعَلَنَا مِمَّنْ يُّطِيْعُهُ وَيُطِيْعُ رَسُوْلَهُ وَيَتَّبِعُ رِضْوَانَهُ وَيَجْتَنِبُ سَخَطَهُ فَإِنَّمَا نَحْنُ بِهِ وَلَهُ.

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَاءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا① (النساء)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ۝ (آل عمران)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا۝ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۝ (الأحزاب)[1]

ترجمہ: سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اوراسی سے مدد مانگتے ہیں اوراسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اوراپنی جانوں کی برائی اور برے اعمال سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں، جس کواللہ ہدایت کرے اس کا کوئی گمراہ کرنے والانہیں اورجس کوگمراہ کرے اس کا کوئی ہادی نہیں اورمیں گواہی دیتاہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودنہیں وہ اکیلاہے،کوئی اس کا شریک نہیں اورمیں گواہی دیتاہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اوراس کے رسول ہیں۔

اللہ نے ان کوقیامت کے قریب بشارت دینے اورمتنبّہ کرنے والا رسول بنا کر بھیجا، جس شخص نے اللہ اوراس کے رسول کی اِطاعت کی، بے شک اس نے ہدایت پائی اور جوکوئی

---

[1] فضل مبین ترجمہ حصن حصین: ص:۲۰۶۔۲۰۷۔

اس کی نافرمانی کرے تو وہ اپنی جان کے سوا کسی کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور اللہ کا کچھ ضرر نہیں کرے گا اور ہم اللہ تعالی سے سوال کرتے ہیں کہ ہم کو ان لوگوں میں سے کرے جو اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں اور اس کی رضا کے تابع ہیں اور اس کے غصہ سے بچتے ہیں۔ہم اس کے ساتھ اور اسی کے واسطے ہیں۔

اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو، جس نے تم کو پیدا کیا ایک شخص سے اور اس سے اس کی زوجہ کو پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد عورت پھیلائے اور اس اللہ سے ڈرو جس کے وسیلے سے آپس میں سوال کرتے ہو اور قطع رحم سے (بھی ڈرو) اللہ تم پر محافظ ہے۔

اے مسلمانو! اللہ سے ایسے ڈرو جس طرح کہ اس سے ڈرنے کا حق ہے اور تم ہرگز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ مسلمان ہو۔

اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو، اور ٹھیک بات کہو وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال سنوارے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی تو اس نے بڑی مراد پائی۔

زوجہ اور زوج کے لئے دعا مبارک باد

بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ، وَبَارَكَ عَلَيْكَ وَجَمَعَ بَيْنَكُمَا فِيْ خَيْرٍ.[1]

ترجمہ: اللہ تیرے واسطے برکت کرے، اور اللہ تجھ پر برکت کرے اور تم دونوں کو بہتری پر جمع کرے۔

دعا قبل خلوت (برائے دولہا)

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُعِيْذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.[2]

ترجمہ: خداوندا! میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

[1] مسند أحمد: مُسْنَدُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، (٥١٨/١٤)، الرقم: ٨٩٥٧.

[2] صحيح ابن حبان: ذِكْرُ وَصْفِ تَزْوِيجِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَقَدْ فَعَلَ، (٣٩٤/١٥)، الرقم: ٦٩٤٤.

دعا بموقع خلوت وخریداری غلام یا جانور

پیشانی کے بال پکڑ کر کہے:

اللّٰهُمَّ، إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَهَا، وَخَيْرَ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا عَلَيْهِ.[1]

ترجمہ: یااللہ! میں آپ سے اس کی اور اس کی جبلی عادتوں کی بھلائی کا طالب ہوں اور پناہ چاہتا ہوں میں آپ کی اس کی برائی اور اس کی جبلی عادتوں کی برائی سے۔

دعا جماع

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا.[2]

ترجمہ: خدا کے نام کے ساتھ، یااللہ! دور رکھئے ہم کو شیطان سے اور دور رکھئے شیطان کو اس سے جو عطا کریں آپ ہم کو۔

دعا وقت انزال

اللّٰهُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّيْطَانِ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ نَصِيْبًا.[3]

ترجمہ: یااللہ! نہ کرنا اس میں جو مجھ کو آپ عطا کریں شیطان کا کوئی حصہ۔

دعا افطار

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ.[4]

ترجمہ: جاتی رہی پیاس اور تر ہو گئیں رگیں اور ثابت ہو گیا ثواب ان شاء اللہ تعالی۔

---

[1] سنن أبي داود: كتاب النكاح، باب في جامع النكاح (٤٨٨/٣) الرقم: ٢١٦٠.

[2] صحيح البخاري: كتاب الدعوات: بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ (٨٢/٨، ٨٣).

- الصحيح لمسلم: كتاب النكاح: باب مايستحب أن يقوله عند الجماع (١٠٥٨/٢) الرقم: ١٤٣٤.

[3] المصنف لابن أبي شيبة: كتاب الدعاء، مايدعو به الرجل إذا دخل على أهله (٣٥١/١٥) الرقم: ٣٠٣٥٣.

[4] سنن أبي داود: كتاب الصيام: باب الْقَوْلِ عِنْدَ الإِفْطَارِ. (٣٩/٤، ٤٠)، الرقم: ٢٣٥٧

دعا جب کسی کے ہاں افطار کرے

أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَأَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ.[1]

ترجمہ: افطار کیا کریں تمہارے ہاں روزہ دار لوگ اور کھایا کریں تمہارے کھانے نیک اشخاص اور رحمت کی دعا کریں تمہارے لئے فرشتے۔

دعا آغاز طعام

بِسْمِ اللّٰهِ وَ بَرَكَةِ اللهِ.[2]

ترجمہ: خدا کے نام سے اور اللہ تعالی کی برکت کے ساتھ

دعا بعد از فراغت طعام

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِيْنَ.[3]

ترجمہ:۔۔۔شکر ہے اللہ کا جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور کیا ہمیں مسلمانوں میں سے۔

دعا جب شکم سیر ہو جائے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هُوَ أَشْبَعَنَا وَأَرْوَانَا وَأَنْعَمَ عَلَيْنَا وَأَفْضَلَ.[4]

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے ہمیں شکم سیر اور سیراب کیا اور ہم پر انعام وفضل کیا۔

---

[1] سنن أبي داود: كتاب الأطعمة: باب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ لِرَبِّ الطَّعَامِ إِذَا أُكِلَ عِنْدَهُ، (٥/ ٦٦١)، الرقم: ٣٨٥٧.

[2] المستدرك: كتاب الأطعمة: (١٠٧/٤).

[3] عمل اليوم والليلة: لابن السني: باب مايقول إذا أكل، ص: ٢٢٠ الرقم: ٤٦٤.

[4] شعب الإيمان: (باب في تعديد نعم الله عز وجل وشكرها) (١٤٥/٤، ١٤٦)، الرقم: ٤٦٠٤.

دعا بصورت نسیان تسمیہ در اول طعام

بِسْمِ اللّٰهِ أَوَّلَهُ وَآخِرَهُ.[1]

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ طعام کے شروع وآخر میں۔

دعا اگر مجذوم ودیگر مریض کے ساتھ مل کر کھائے

بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ.[2]

ترجمہ: اللہ کے نام سے، اللہ پر بھروسہ اور اسی پر اعتماد کے ساتھ۔

کھانا کھاچکنے کے بعد کی دعا

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِّنْهُ.[3]

ترجمہ: خداوندا! ہمیں اس میں برکت دے اور اس سے بہتر ہمیں کھلا۔

دودھ پینے کی دعا

اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ.[4]

ترجمہ: خداوندا! اس میں ہمیں برکت دے اور اس کو ہمارے لئے زیادہ کر

دعوت کھانے کی دعا

اللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِيْ، وَاسْقِ مَنْ سَقَانِيْ.[5]

ترجمہ: یا اللہ! کھلا اس کو جس نے مجھے کھلایا اور پلا اس کو جس نے مجھے پلایا۔

---

[1] سنن أبي داود: كتاب الأطعمة: باب التسمية على الطعام (٥٩٠/٥) الرقم: ٣٧٦٧.

[2] صحيح ابن حبان: ذِكْرُ الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ مُؤَاكَلَةَ ذَوِي الْعَاهَاتِ، ضِدَّ قَوْلِ مَنْ كَرِهَهُ، (٤٨٨/١٣)، الرقم: ٦١٢٠.

[3] مسند أحمد: مُسْنَدُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، (٤٤٠/٣)، الرقم: ١٩٧٨.

[4] سنن الترمذي: أبواب الدعوات: باب ما يقول إذا أكل طعاما (٤٥٠/٥) الرقم: ٣٤٥٥.

[5] مسند أحمد: حَدِيثُ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ (٢٢٩/٣٩) الرقم: ٢٣٨٠٩.

کپڑا پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ کَسَانِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ.[1]

ترجمہ: سب تعریف اس اللہ کی ہے جس نے مجھے یہ پہنایا اور مجھے بغیر میری قوت اور طاقت کے عطا کیا۔

دعا جب دوست پر نیا کپڑا دیکھے

تُبْلِیْ وَیُخْلِفُ اللّٰهُ.[2]

ترجمہ: تو پرانا کرے گا، اور اللہ اس کا عوض دے گا۔

أَبْلِ وَأَخْلِقْ ثُمَّ أَبْلِ وَأَخْلِقْ ثُمَّ أَبْلِ وَأَخْلِقْ.[3]

پرانا کر، پرانا کر، پھر پرانا کر اور پرانا کر، پھر پرانا کر اور پرانا کر

کسی کو رخصت کرنے کی دعا

أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِیْنَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِیْمَ عَمَلِكَ.[4]

ترجمہ: اللہ کے سپرد کرتا ہوں میں تیرے دین کو اور تیری قابل حفاظت چیزوں کو اور تیرے اعمال کے انجاموں کو۔

دعا بوقت ارادۂ سفر

اَللّٰهُمَّ بِكَ أَصُوْلُ، وَبِكَ أَحُوْلُ، وَبِكَ أَسِیْرُ.[5]

---

[1] الدعوات الكبير: بَابُ مَا يَقُولُ أَوْ يُقَالُ لَهُ إِذَا لَبِسَ ثَوْبًا، (٧٦/٢)، الرقم: ٤٨٤.

[2] الدعوات الكبير: باب ما يقول أو يقال له إذا لبس ثوبا (٧٤/٢) الرقم: ٤٨٣.

[3] صحيح البخاری: كتاب الأدب: بَاب مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا (٧/٨).
-فضل مبین ترجمہ حصن حصین: (ص: ٢٠٠).

[4] سنن الترمذی: أبواب الدعوات: باب ما جاء ما يقول إذا ودع إنسانا، (٤٤٠/٥) الرقم: ٣٤٤٣.

[5] مسند أحمد: مُسْنَدُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، (٤٢٧/٢)، الرقم: ١٢٩٦.

ترجمہ: اے اللہ! میں آپ ہی کی مدد سے حملہ کرتا ہوں اور آپ ہی کی مدد سے پھرتا ہوں اور آپ ہی کی مدد سے چلتا ہوں۔

دعا رکاب میں پیر رکھتے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ.[1]

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے۔

سوار ہو جانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَإِنَّا إِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.[2]

ترجمہ: شکر ہے اللہ کا، پاکی ہے اس کے لئے جس نے ہمارے قبضہ میں کر دیا اس کو، اور نہ تھے ہم اس کو قابو میں کرنے والے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف ضرور لوٹنے والے ہیں۔

سفر شروع کرنے کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا سَفَرَنَا ھٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَہٗ اللّٰھُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْأَھْلِ اللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَۃِ الْمَنْظَرِ وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِی الْأَھْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ.[3]

ترجمہ: اے اللہ! آسان کر دیجئے ہم پر ہمارے اس سفر کو اور مختصر کر دیجئے ہمارے لئے درازی اس کی۔ اے اللہ! آپ ہی ہیں رفیق، سفر میں اور خبر گیراں گھر بار میں۔ یا اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی سفر کی صعوبت سے اور بری حالت دیکھنے سے اور واپس آ کر بری حالت پانے سے گھر میں اور مال میں اور بچوں میں۔

---

[1] مسند أحمد: مُسْنَدُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ، (١٤٨/٢)، الرقم: ٧٥٣.

[2] مسند أحمد: مُسْنَدُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْہُ، (١٤٨/٢)، الرقم: ٧٥٣.

[3] صحیح ابن حبان: کتاب الصلاۃ: باب المسافر: (٤٧٣/٦) الرقم: ٢٦٩٦۔

دعا واپسی سفر

آيِبُوْنَ تَائِبُوْنَ، عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ، لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ، صَدَقَ اللهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ.[1]

ترجمہ: ہم رجوع کرنے والے ہیں توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے ہیں، سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے رب کی تعریف کرنے والے ہیں، اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور اپنے بندے کو غالب کیا اور گروہ کفار کو تنہا شکست دی۔

سفر سے واپسی پر گھر میں داخل ہونے کی دعا

تَوْبًا تَوْبًا، لِرَبِّنَا أَوْبًا، لَا يُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا.[2]

ترجمہ: ہم اپنے رب کی طرف کامل طور پر متوجہ اور رجوع ہوتے ہیں اور سائل ہیں کہ ہم پر کوئی گناہ نہ چھوڑے۔

کشتی میں سوار ہونے کی دعا

بِسْمِ اللهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا ۚ اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۚ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ ۢ بِيَمِيْنِهٖ ۚ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ.[3]

ترجمہ: اللہ کے نام سے اس کا چلنا اور ٹھہرنا بے شک میرا رب غفور ورحیم ہے اور انہوں نے اللہ کی اتنی تعظیم نہیں کی جتنا کہ اس کی تعظیم کا حق ہے اور قیامت کے روز ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے دست قدرت میں لپٹے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالی ان تمام امور سے پاک ومنزہ ہے جس میں وہ اوروں کو اس کا شریک قرار دیتے ہیں۔

---

[1] مسند أحمد: مُسْنَدُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، (٣٣٩/٨) الرقم: ٤٧١٧.

[2] مسند أحمد: مُسْنَدُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رض (١٥٦/٤) الرقم: ٢٣١١.

[3] عمل اليوم والليلة لابن السني: باب مايقول إذا ركب في السفينة، (ص: ٢٣٦)، الرقم: ٥٠٠.

شہر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْهَا.(ثَلَاثًا)اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا جَنَاهَا، وَحَبِّبْنَا إِلٰى أَهْلِهَا، وَحَبِّبْ صَالِحِيْ أَهْلِهَا إِلَيْنَا. [1]

ترجمہ: یااللہ !برکت دیجئے ہمیں اس شہر میں (تین بار پڑھے) یااللہ!نصیب کردیجئے ہمیں ثمرات اس کے اورعزیز کردیجئے ہمیں اس شہر کے باشندگان کے نزدیک اورمحبت دیجئے ہمیں اہل شہر کے نیک لوگوں کی۔

منزل پر اترنے کی دعا

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ. [2]

ترجمہ: پناہ میں آتا ہوں خدا تعالی کے کامل کلمات کی تمام مخلوق کی برائی سے۔

نومسلم کوتلقین کرنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ، وَارْحَمْنِيْ، وَاهْدِنِيْ، وَارْزُقْنِيْ. [3]

ترجمہ: اے اللہ! بخش دیجئے مجھےاوررحم کیجئے مجھ پراور ہدایت کیجئے مجھےاوررزق دیجئے مجھے۔

---

[1] المعجم الأوسط:(٨٨/٥)الرقم:٤٧٥٥.

[2] الصحيح لمسلم: كتاب الذكر والدعاء والتوبةوالاستغفار،باب في التعوذ من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيره(٢٠٨٠/٤)الرقم:٢٧٠٨.

[3] الصحيح لمسلم: كتاب الذكر والدعاء والتوبوالاستغفار:باب فَضْلِ التَّهْلِيلِ وَالتَّسْبِيحِ وَالدُّعَاءِ. (٢٠٧٣/٤)،الرقم:٢٦٩٧.

دعاوقت مصیبت

حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا.[1]

ترجمہ: کافی ہے ہم کواللہ اوراچھا کارساز ہے، اللہ پر بھروسہ کیا ہم نے

دعاوقت صدمہ

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اللّٰهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ فَأْجُرْنِيْ فِيْهَا، وَأَبْدِلْنِيْ بِهَا خَيْرًا مِّنْهَا.[2]

ترجمہ: بے شک ہم اللہ کے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔اے اللہ! میں اپنی مصیبت کوآپ ہی کی طرف سے (نازل شدہ) سمجھتا ہوں پس اجر دیجئے مجھے اس میں اور بدلہ میں مجھے اس سے بہتر دیجئے۔

دعاوقت خوف از ظالم

اللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ.[3]

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ.[4]

ترجمہ: خداوندا جیسے تو چاہے ہماری طرف سے اس کو کافی ہو۔

اے اللہ! میں کرتا ہوں آپ کو مقابلہ میں ان کے اور پناہ چاہتا ہوں آپ کی ان کی بدی سے۔

---

[1] مسند أحمد: مُسْنَدُ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، (٨٩/١٧) الرقم: ١١٠٣٩.

[2] عمل اليوم والليلة لابن السني: باب ما يقول من أصيب بمصيبة: ص: ٢٧٤، الرقم: ٥٨٠.

[3] مسند أحمد: مُسْنَدُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، (١٨١/١)، الرقم: ٣.

[4] مسند أحمد: حَدِيثُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ (٤٩٣/٣٢) الرقم: ١٩٧١٩.

دعا توبہ

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِيْ وَرَحْمَتُكَ أَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ.[1]

ترجمہ: یااللہ! آپ کی مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اورآپ کی رحمت میرے اعمال کے مقابلے میں میرے لئے زیادہ امید افزا ہے۔

دعا بوقت قلت بارش

اَللّٰهُمَّ، اسْقِنَا(ثَلَاثًا).[2]

ترجمہ: یااللہ! پانی پلا دیجئے ہم کو (تین بار)

اَللّٰهُمَّ أَغِثْنَا(ثَلَاثًا).[3]

ترجمہ:۔۔۔ یااللہ مینہ برسایئے ہم پر (تین بار)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَاءُ، أَنْزِلْ عَلَيْنَا الْغَيْثَ، وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّبَلَاغًا إِلٰى حِيْنٍ.[4]

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، رحمن ورحم والا اور قیامت کے دن کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے، خداوندا تو ہی معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو غنی ہے اور ہم محتاج ہیں ہم پر مینھ برسا (خیر) اور (وہ خیر) جو تو ہم پر نازل کرے اس کو قوت اور ایک خاص وقت تک پہنچنے کا سبب بنا۔

---

[1] المستدرك: كتاب الدعاء،(۵۴۴،۵۴۳/۱).

[2] المعجم الكبير: (۲۳۹/۸) الرقم: ۷۸۲۲.

[3] صحيح البخارى: أَبْوَابُ الِاسْتِسْقَاءِ: بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ القِبْلَةِ،(۲۸/۲).

[4] الدعوات الكبير: بَابُ الدُّعَاءِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ،(۱۸۰،۱۷۹/۲) الرقم: ۵۴۹.

اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا، مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا، نَّافِعًا غَيْرَ ضَارٍّ، عَاجِلًا غَيْرَ آجِلٍ.[1]

ترجمہ: خداوندا! ہم پر ایسا مینہ برسا جو قحط سے بچانے والا خوشگوار بہت اگانے والا نفع دینے والا ہو نقصان رساں نہ ہو۔

اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهَائِمَكَ، وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ، وَأَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ.[2]

ترجمہ: خداوندا اپنے بندوں اور جانوروں کو سیراب کر اور اپنی رحمت فراخ کر اور اپنے مردہ شہر کو زندہ فرما۔

اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْ عَلٰى أَرْضِنَا زِيْنَتَهَا وَسَكَنَهَا.[3]

ترجمہ: خداوندا! ہماری زمین پر اس کی زینت اور سکینت نازل فرما۔

دعا بوقت آمدن ابر

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أُرْسِلَ بِهِ.[4]

ترجمہ: یااللہ! ہم پناہ چاہتے ہیں آپ کی، اس چیز کی برائی سے جس کے ساتھ یہ بھیجا گیا ہو۔

دعا بوقت بارش

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا.[5]

ترجمہ: یااللہ! مفید مینہ برسانا۔

---

[1] سنن أبی داود: جُمَّاعُ أَبْوَابِ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ وَتَفْرِيعِهَا، بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ، (۳۷۰/۲، ۳۷۱) الرقم: ۱۱۶۹

[2] سنن أبی داود: باب رفع اليدين في الاستسقاء، (۳۷۶/۲) الرقم: ۱۱۷۶.

[3] مسند أبی عوانة: كتاب الاستسقاء: زِيَادَاتٌ فِي الِاسْتِسْقَاءِ، مَا لَمْ يُخَرِّجْهُ مُسْلِمٌ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِي كِتَابِهِ، (۱۲۲/۲) الرقم: ۲۵۲۳.

[4] سنن ابن ماجه: كتاب الدعاء، باب مايدعوبه الرجل إذا رأى السحاب والمطر (۱۲۸۰/۲)، الرقم: ۳۸۸۹.

[5] صحيح البخاری: كتاب الاستسقاء: باب مايقال إذا مطرت (۳۲/۲).

دعا بوقت کثرت باراں

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْاٰجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ.[1]

ترجمہ: یااللہ! برسائیے آس پاس ہمارے اور نہ برسائیے ہم پر، یااللہ! ٹیلوں پر اور پہاڑوں پر اور سیستانوں پر اور پہاڑوں پر اور وادیوں پر اور درختوں پر۔

دعا بموقع گرج وکڑک

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ، وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ، وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ.[2]

ترجمہ:۔۔۔ یااللہ! نہ ماریئے ہم کو اپنے غصہ سے اور نہ ہلاک کیجئے ہمیں اپنے عذاب سے اور معافی دیجئے ہمیں اس سے پہلے۔

آندھی اور اندھیرے کے وقت کی دعا

اللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا أُمِرَتْ بِهِ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا أُمِرَتْ بِهِ.[3]

ترجمہ: یااللہ! ہم مانگتے ہیں آپ سے بھلائی، اس ہوا کی اور بھلائی اس کی جو اس میں ہے اور بھلائی اس کی جس کا اس کو حکم دیا گیا ہے، اور پناہ چاہتے ہیں ہم آپ سے برائی سے اس ہوا کی اور برائی سے اس چیز کی جو اس میں ہے اور برائی سے اس چیز کی جس کا اس کو حکم ہے۔

---

[1] صحیح البخاری: کتاب الاستسقاء: بَابُ الِاسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ (۲۸/۲).

[2] سنن الترمذی: أبواب الدعوات: باب مايقول إذا سمع الرعد (٤٤٦/٥) الرقم: ٣٤٥٠.

[3] سنن الترمذی: أبواب الفتن: بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيَاحِ، (١٠٣/٤، ١٠٤) الرقم: ٢٢٥٢.

مرغ کی آواز سننے کے بعد کی دعا

اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ.[1]

ترجمہ: یااللہ! میں آپ کا فضل مانگتا ہوں۔

گدھے یا کتے کی آواز سن کر پڑھے

أَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.[2]

ترجمہ: پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیطان مردود کے شر سے

دعا بوقت سورج و چاند گرہن

اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلْيُصَلِّ وَلْيَتَصَدَّقْ وَلْيَدْعُ اللّٰهَ.

ترجمہ: تکبیر زیادہ پڑھے اور نماز پڑھے اور خیرات کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

نیا چاند دیکھنے کی دعا

اللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْإِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ، وَالتَّوْفِيْقِ لِمَاتُحِبُّ وَتَرْضٰى رَبِّيْ وَرَبُّكَ اللّٰهُ.[3]

ترجمہ: یااللہ! طلوع فرما اس کو ہم پر برکت اور ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور ان اُعمال کی توفیق کے ساتھ جو تجھے محبوب ومرغوب ہیں (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

---

[1] سنن الترمذی: أبواب الدعوات: باب مایقول إذا سمع نهيق الحمار (٤٥٣/٥) الرقم: ٣٤٥٩.

[2] سنن الترمذی: أبواب الدعوات، باب مایقول إذا سمع نهيق الحمار (٤٥٣/٥) الرقم: ٣٤٥٩.

[3] فضل مبین: ص: ١٧١۔

جب چاند پر نظر پڑے تو پڑھے

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْغَاسِقِ.[1]

ترجمہ: پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی اس چھپ جانے والے کی برائی سے۔

جب شب قدر دیکھے تو پڑھے

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ.[2]

ترجمہ: یااللہ! آپ معاف کرنے والے ہیں، پسند کرتے ہیں عفو کو، پس درگزر کیجئے مجھ سے۔

جب آئینہ دیکھے تو کہے

اَللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ.[3]

ترجمہ: یااللہ! آپ نے اچھی بنائی میری صورت پس اچھی کر دیجئے میری سیرت بھی۔

جب مسلمان بھائی کو ہنستا دیکھے تو کہے

أَضْحَكَ اللّٰهُ سِنَّكَ.[4]

ترجمہ: خدا تعالیٰ تجھ کو ہنستا ہی رکھے۔

---

[1] یہ حدیث کے الفاظ نہیں ہیں ماخوذ ہیں حدیث سے۔ دیکھئے: سنن الترمذی: أبواب التفسير، سورة المعوذتين (٣٨١/٥) الرقم: ٣٣٦٦.

[2] سنن ابن ماجه: كتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافية، (١٢٦٥/٢)، الرقم: ٣٨٥٠.

[3] صحيح ابن حبان: ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمَرْءِ أَنْ يَسْأَلَ اللّٰهَ جَلَّ وَعَلَا تَحْسِينَ خُلُقِهِ كَمَا تَفَضَّلَ عَلَيْهِ بِحُسْنِ صُورَتِهِ، (٢٣٩/٣)، الرقم: ٩٥٩.

[4] صحيح البخاری: كتاب الأدب: باب التبسم والضحك (٢٣/٨).

محسن کے لئے دعا

جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْـرًا. [1]

ترجمہ: اللہ تجھ کو بہتر جزا دے

جب قرض وصول پائے

أَوْفَيْتَنِيْ أَوْفَى اللّٰهُ بِكَ. [2]

ترجمہ: تونے میرا حق پورا کیا، اللہ تیرا حق پورا کرے۔

جب پسندیدہ بات پیش آئے

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِىْ بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ. [3]

ترجمہ: شکر ہے اللہ کا جس کے فضل سے اچھی چیزیں کمال کو پہنچتی ہیں۔

جب ناپسندیدہ بات دیکھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ. [4]

ترجمہ: شکر ہے اللہ کا ہر حال میں۔

جب وسوسہ آئے

أَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ شَرِّ مِّنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. [5] آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ. [6]

---

[1] سنن الترمذی: أبواب البر والصلة، باب ماجاء فی الثناء بالمعروف (٢٣/٢) الرقم: ٢٠٣٥.

[2] صحيح البخاری: كتاب فی الاستقراض وأداء الديون والحجر والتفليس، باب حسن القضاء (١١٧/٣).

[3] المستدرك: كتاب الدعاء (٤٩٩/١).

[4] المستدرك: كتاب الدعاء (٤٩٩/١).

[5] سنن أبی داود: كتاب السنة: باب في الجهمية (١٠٤/٤) الرقم: ٤٧٢٢.

[6] مسند أحمد: مسند النساء: مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا (٢٧١/٤٣) الرقم: ٢٦٢٠٣.

ترجمہ: پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی شیطان کے شر سے۔ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔

جب غصہ آئے

أَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ.[1]

ترجمہ: پناہ چاہتا ہوں اللہ کی میں شیطان مردود کے شر سے۔

جب مجلس سے کھڑا ہو

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ[2] سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ.[3]

ترجمہ: پاکی ہے اللہ کی،اس کی حمد کے ساتھ،اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں تیری حمد کے ساتھ اور دل سے اِقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں،بخشش چاہتا ہوں تجھ سے اور تیری طرف رجوع ہوتا ہوں۔

جب بازار میں آئے

بِسْمِ اللهِ، اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ السُّوْقِ، وَخَيْرَ مَا فِيْهَا، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا، وَشَرِّ مَا فِيْهَا، اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُصِيْبَ فِيْهَا يَمِيْنًا فَاجِرَةً، أَوْ صَفْقَةً خَاسِرَةً.[4]

ترجمہ: حق تعالی کے نام سے یا اللہ میں مانگتا ہوں آپ سے بھلائی اس بازار کی،اور بھلائی

---

[1] سنن الترمذی: أبواب الدعوات: بَاب مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْغَضَبِ (٤٤٧/٥) الرقم: ٣٤٥٢.

[2] المصنف لابن أبی شيبة: كتاب الدعاء، ما يدعو بِهِ الرّجل إذا قام مِن مجلِسِهِ؟ (١٦٥/١٥)، الرقم: ٢٩٩٤٠.

[3] سنن الترمذی: أبواب الدعوات: باب مايقول إذاقام من مجلسه (٤٣٢/٥) الرقم: ٣٤٣٣.

[4] المستدرک: کتاب الدعاء: دعاء دخول السوق (٥٣٩/١)

اس چیز کی جو اس میں ہے اور پناہ چاہتا ہوں میں برائی سے اس کی اور اس چیز کی برائی سے جو اس میں ہے۔ یااللہ! میں پناہ چاہتا ہوں آپ کی اس سے کہ پڑ جاؤں اس بازار میں جھوٹی قسم یا کسی خسارہ والے معاملے میں۔

جب نیا پھل دیکھے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ ثَمَرِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ صَاعِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مُدِّنَا.[1]

ترجمہ: یااللہ! برکت دیجئے ہمارے پھلوں میں اور برکت دیجئے ہمارے شہر میں اور برکت دیجئے ہمارے پیمانے میں اور برکت دیجئے ہمارے ناپ میں۔

جب مصیبت زدہ کو دیکھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا.[2]

ترجمہ: شکر ہے اللہ کا جس نے بچایا مجھ کو اس مصیبت سے جس میں تجھے مبتلا کیا اور بہت زیادہ فضیلت دی مجھ کو اپنی مخلوق میں سے بہتیروں پر۔

دعا برائے گم شدہ

اَللّٰهُمَّ رَادَّ الضَّالَّةِ، وَهَادِيَ الضَّلَالَةِ، أَنْتَ تَهْدِيْ مِنَ الضَّلَالَةِ، اُرْدُدْ عَلَيَّ ضَالَّتِيْ بِقُدْرَتِكَ وَسُلْطَانِكَ، فَإِنَّهَا مِنْ عَطَائِكَ وَفَضْلِكَ.[3]

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب الحج، باب فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَدُعَاءِ النَّبِيِّ -صلى الله عليه وسلم- فِيهَا بِالْبَرَكَةِ وَبَيَانِ تَحْرِيمِهَا وَتَحْرِيمِ صَيْدِهَا وَشَجَرِهَا وَبَيَانِ حُدُودِ حَرَمِهَا. (۱۰۰۰/۲) الرقم: ۱۳۷۳.

[2] سنن الترمذی: أبواب الدعوات: باب ماجاء مایقول إذا رأى مبتلى (٤٣٠/٥) الرقم: ٣٤٣١.

[3] **فضل مبین: ص:۲۸۸**۔ المعجم الکبیر للطبرانی: (۳٤۰/۱۲) الرقم: ۱۳۲۸۹[عمر بن کثیر بن أفلح عن ابن عمر] (اس میں أنت نہیں ہے)۔

ترجمہ: یااللہ! لوٹانے والے گم شدہ چیز کے اور ہدایت کرنے والے گمراہ کے، آپ ہی ہدایت کرتے ہیں گمراہی سے پھیر لائیے میری کھوئی چیز کو اپنی قدرت اور اپنی قوت سے کیوں کہ وہ آپ ہی کا عطیہ اور فضل تھا۔

دعائے شگون

اللّٰهُمَّ لَا يَأْتِي بِالْحَسَنَاتِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا يَذْهَبُ بِالسَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ.[1]

ترجمہ: یااللہ! بھلائیوں کو آپ کے سوا اور کوئی نہیں لاتا اور برائیوں کو آپ کے سوا اور کوئی نہیں دور کرتا اور پھرنا گناہ سے اور طاقت نیکی کی آپ ہی کی مدد سے ہے۔

دعائے نظر بد

بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ حَرَّهَا وَبَرْدَهَا وَوَصَبَهَا.[2]

ترجمہ: اللہ کے نام سے، اے اللہ! دور کر اس کی گرمی اور اس کی سردی اور اس کی تکلیف۔

آتش زدہ کے لئے دعا

أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ اشْفِ أَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَافِيَ إِلَّا أَنْتَ.[3]

ترجمہ: دور کر تکلیف کو اے پروردگار آدمیوں کے، شفا دے تو ہی شافی ہے تیرے سوا کوئی شفا دینے والا نہیں۔

---

[1] المصنف لابن أبي شيبة: كتاب الدعاء: مايقول الرجل إذا تطير (٢٧٧/١٥) الرقم: ٣٠١٥٨.
[2] عمل الليوم والليلة للنسائي: مايقرأ على من أصيب بعين (ص: ٥٦٤)، الرقم: ١٠٣٣.
[3] عمل اليوم والليلة للنسائي: مايقول إذا ناداه، (ص: ٢٢٥)، الرقم: ١٨٧.

جب آگ لگی دیکھے

اَللّٰهُ أَكْبَرُ.[1] (مِرَارًا)

ترجمہ: اللہ اکبر (بار بار پڑھے، یعنی کثرت سے تکبیر پڑھے)۔

حبس بول اور پتھری کی دعا

رَبُّنَا اللّٰهُ الَّذِيْ فِي السَّمَاءِ، تَقَدَّسَ اسْمُكَ، أَمْرُكَ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ، كَمَا رَحْمَتُكَ فِي السَّمَاءِ، فَاجْعَلْ رَحْمَتَكَ فِي الْاَرْضِ وَاغْفِرْ لَنَا حُوْبَنَا وَخَطَايَانَا، أَنْتَ رَبُّ الطَّيِّبِيْنَ، فَأَنْزِلْ شِفَاءً مِّنْ شِفَائِكَ وَرَحْمَةً مِّنْ رَّحْمَتِكَ عَلٰى هٰذَا الْوَجَعِ.[2]

ترجمہ:۔۔۔اے ہمارے رب! اللہ، جس کا ظہور آسمانوں میں ہے پاک ہے نام تیرا حکم تیرا آسمانوں اور زمین میں ہے جیسے کہ رحمت تیری آسمانوں میں ہے اسی طرح کردے رحمت اپنی زمین میں اور بخش دے ہمارے گناہ اور خطائیں تو رب ہے اچھے لوگوں کا، پس اتار دے ایک شفا اپنی شفا میں سے اور ایک رحمت اپنی رحمت میں سے اس تکلیف پر۔

پھوڑے پھنسی کی دعا

(يَأْخُذُ مِنْ رِّيْقِ نَفْسِهِ عَلٰى إِصْبَعِهِ السَّبَابَةِ ثُمَّ يَضَعُهَا عَلَى التُّرَابِ لِيَتَعَلَّقَ بِهَا شَيْءٌ مِّنْهُ فَيَمْسَحُ بِهِ عَلَى الْمَوْضِعِ الْعَلِيْلِ وَيَقُوْلُ فِيْ حَالِ الْمَسْحِ) بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيْقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفٰى سَقِيْمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا.[3]

---

[1] عمل اليوم والليلة لابن السني: باب مايقول إذا رأى الحريق، (ص:١٤٥) الرقم:٢٩٥.

[2] المعجم الأوسط: (٢٨٠/٨) الرقم:٨٦٣٦.

[3] الصحيح لمسلم: كتاب السلام باب استحباب الرقية من العين والنملة (١٧٢٤/٤) الرقم:٢١٩٤.

ترجمہ: اپنی شہادت کی انگلی پر اپنا تھوک لگائے اور انگلی مٹی پر رکھے تا کہ کچھ خاک اس میں لگ جائے، پھر پھیرے اس انگلی کو دکھتی جگہ پر اور پھیرتے میں کہتا جائے)

ترجمہ: حق تعالی کے نام کے ساتھ یہ مٹی ہے ہماری زمین کی ہم میں سے ایک کے تھوک کے ساتھ تا کہ ہمارے بیمار کو شفا ہو جائے پروردگار کے حکم سے۔

پاؤں سو جانے کی دعا

صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.[1]

ترجمہ: رحمت کاملہ نازل فرما محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔

ہر مرض اور تکلیف کی شکایت کے لئے

(ہاتھ تکلیف کی جگہ پر رکھ کر)

بِسْمِ اللهِ (ثَلَاثًا) أَعُوْذُ بِاللهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ (سَبْعَ مَرَّاتٍ)[2]

ترجمہ: اللہ کے نام سے (تین بار) پناہ چاہتا ہوں میں اللہ کی عزت اور اس کی قدرت کی، اس برائی سے جو پاتا ہوں میں اور جس کا اندیشہ کرتا ہوں میں (سات بار)۔

دعا آشوب چشم

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِبَصَرِيْ، وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّيْ، وَأَرِنِيْ فِي الْعَدُوِّ ثَأْرِيْ، وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ ظَلَمَنِيْ.[3]

ترجمہ: یا اللہ! کارآمد رکھئے میری نگاہ اور کیجئے اس کو باقی میرے لئے اور دکھلایئے مجھے دشمن میں بدلہ میرا اور فتح دیجئے مجھے اس پر جو مجھ پر ظلم کرے۔

---

[1] عمل اليوم والليلة: باب ما يقول إذا خدرت رجله، (ص: ٨٨، ٨٩)، الرقم: ١٦٩.

[2] الصحيح لمسلم: كتاب السلام: باب استحباب وضع يده اليمنى على موضع الألم مع الدعاء (١٧٢٨/٤) الرقم: ٢٢٠٢.

[3] المستدرك: كتاب الرقى والتمائم، (رقية الرمد) (٤١٤/٤).

دعا بخار

بِسْمِ اللهِ الْكَبِيْرِ أَعُوْذُ بِاللهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ، وَّمِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.[1]

ترجمہ: خدائے بزرگ کے نام سے پناہ چاہتا ہوں میں اللہ بزرگ کی، ہر اچھلنے والی رگ کی برائی سے اور آگ کی گرمی کے نقصان سے۔

دعا قربانی

بِسْمِ اللهِ اللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنِّيْ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. إِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ، إِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، لَا شَرِيْكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ، اللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ۔ بِسْمِ اللهِ اللّٰهُ أَكْبَرُ۔[2]

ترجمہ: اللہ کے نام سے خداوندا! میری اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی طرف سے قبول کر۔ میں اس ذات کی طرف متوجہ ہوا جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا، ابراہیم علیہ السلام کے دین پر یکسو ہوں اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں، بے شک میری نماز اور میری عبادتیں (از قسم قربانی وغیرہ) اور میری زندگی اور موت اللہ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور میں یہی حکم کیا گیا ہوں اور میں مسلمانوں میں سے ہوں۔

خداوندا! یہ تیرے فضل سے ہے اور تیرے واسطے ہے۔ اللہ کے نام سے اور اللہ بہت بڑا ہے۔

---

[1] المعجم الکبیر للطبرانی: عکرمۃ عن ابن عباس (۲۲٤/۱۱) الرقم: ۱۱۵٦۳.

[2] فضل مبین: ص: ۲۳٤.

دعا قربانی اونٹ

اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ.[1]

ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، اللہ بہت بڑا ہے، خداوندا! یہ تیرے فضل سے ہے اور تیرے واسطے ہے۔

دعا عقیقہ

اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيْقَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ لَحْمُهٗ بِلَحْمِهَا وَعَظْمُهٗ بِعَظْمِهَا وَدَمُهٗ بِدَمِهَا وَجِلْدُهٗ بِجِلْدِهَا وَشَعْرُهٗ بِشَعْرِهَا بِسْمِ اللّٰهِ أَكْبَرُ.

ترجمہ: خداوندا! یہ فلاں بن فلاں کا عقیقہ ہے، اس کے گوشت کو اس کے گوشت اور اس کی ہڈی کو اس کی ہڈی اور اس کے خون کو اس کے خون اور اس کی کھال کو اس کی کھال اور اس کے بال کو اس کے بال کا فدیہ قرار دے، اللہ کے نام سے اللہ بہت بڑا ہے۔

نوٹ: اگر لڑکی کا عقیقہ ہو تو فلانۃ بنت فلان اور دونوں جگہ ھا پڑھا جائے۔

دعا بوقت گزشتن شہر دشمن

اَللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ (يُسَمِّي الْبَلَدَةَ الَّتِيْ قَصَدَهَا) إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ.[2] (ثَلَاثًا)

ترجمہ: اللہ بہت بڑا ہے۔ یہ شہر اجڑ جائے (اس شہر کا نام لے جس کا ارادہ ہے) جب ہم کسی قوم کے میدان میں اترے تو تنبیہ شدہ لوگوں کے برے دن ہوئے (تین بار)۔

---

[1] فضل مبین: (ص:۲۳۵، ۲۳۶)۔

[2] الصحيح لمسلم: كتاب الجهاد والسير: باب غَزْوَةِ خَيْبَرَ. (۱٤۲٦/۳، ۱٤۲۷) الرقم: ۱۳٦٥.

دعا بوقت ناکامی

قَدَرُ اللهِ وَمَا شَاءَ فَعَلَ.[1]

ترجمہ: اللہ کی تقدیر سے ہوا جو اس نے چاہا وہی ہوا۔

دعا سلام کرنے کی

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.[2]

ترجمہ: سلامتی ہو تم پر اور رحمت اللہ کی، اور برکت اس کی۔

دعا جواب سلام

وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.[3]

ترجمہ: اور تم پر بھی سلامتی ہو اور رحمت اللہ کی اور برکت اس کی۔

اہل کتاب کے سلام کا جواب

وَعَلَيْكَ.[4]

ترجمہ: اور تجھ پر۔

سلام پہنچانے والے کو دعا

عَلَيْكَ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ.[5]

ترجمہ: تم پر بھی اور اس پر بھی سلامتی ہو اور رحمت اللہ کی اور برکت اس کی۔

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب القدر: باب فِي الأَمْرِ بِالْقُوَّةِ وَتَرْكِ الْعَجْزِ وَالِاسْتِعَانَةِ بِاللَّهِ وَتَفْوِيضِ الْمَقَادِيرِ لِلَّهِ، (٢٠٥٢/٤)، الرقم: ٢٦٦٤.

[2] عمل اليوم والليلة: باب ثواب السلام، (ص: ١١٧)، الرقم: ٢٣١.

[3] عمل اليوم والليلة: باب ثواب السلام: (ص: ١١٧)، الرقم: ٢٣١.

[4] عمل اليوم والليلة: باب كيف رد السلام على أهل الكتاب إذا سلم عليهم، (ص: ١٢٢)، الرقم: ٢٤٢.

[5] مسند أحمد: مسند النساء: مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا (٣٥١/٤١) الرقم: ٢٤٥٨٧.

چھینکنے والے کی دعا کا جواب

يَرْحَمُكَ اللهُ. (وَلْيَرُدَّ عَلَيْهِ) يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ .[1]

ترجمہ: رحمت کرے تم پر اللہ (پھر چھینکنے والا کہے) اللہ تم کو ہدایت دے اور تمہیں سنوارے۔

يَرْحَمُنَا اللهُ وَإِيَّاكُمْ، وَيَغْفِرُ لَنَا وَلَكُمْ .[2]

ترجمہ: رحمت کرے اللہ ہم پر اور تم پر اور بخش دے ہم کو اور تم کو۔

جب کسی سے محبت رکھے

إِنِّيْ أُحِبُّكَ فِي اللهِ (وَقَالَ لَهُ) أَحَبَّكَ الَّذِيْ أَحْبَبْتَنِيْ لَهُ .[3]

ترجمہ: میں اللہ کے واسطے تجھ کو دوست رکھتا ہوں (اور وہ اس کو یوں جواب دے) تو جس کے واسطے مجھ کو دوست رکھتا ہے وہ تجھ کو دوست رکھے

مزاج پرسی کا جواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ.

ترجمہ: شکر ہے اللہ تعالیٰ کا۔

پکارنے والے کا جواب

لَبَّيْكَ .[4]

ترجمہ: حاضر ہوتا ہوں۔

---

[1] صحيح البخاري: كتاب الأدب: بَابُ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ (٥٠،٤٩/٨).

[2] المؤطا لمالك: كتاب الاستئذان: باب التشميت في العطاس، (ص:٥٠٩).

[3] سنن أبي داود: كتاب الأدب، باب الرجل يحب الرجل على خير يراه (٤٤٥/٧) الرقم: ٥١٢٥.

[4] عمل اليوم والليلة: بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ إِذَا نَادَاه، (ص:٩٩)، الرقم: ١٩١.

دعاعیادت مریض

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ إِنْ شَاءَ اللهُ.[1]

ترجمہ: کچھ ڈر نہیں کفارۂ گناہ ہے اِن شاءاللہ۔

اَللّٰهُمَّ اشْفِهِ اَللّٰهُمَّ عَافِهِ.[2]

ترجمہ: یااللہ! شفادیجئے اس کو یااللہ اچھا کردیجئے اس کو۔

دعاتعزیت

إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ، وَلَهُ مَا أَعْطٰى، وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ.[3]

ترجمہ: اللہ نے جو لے لیا وہ اسی کا تھا اور جو اس نے دیا وہ بھی اس کا ہے اور اس کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے پس تو صبر کر اور اجر طلب کر۔

تلقین بوقت قرب موت

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ.[4]

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

میت کو تختہ پر رکھنے کی دعا

بِسْمِ اللهِ.[5]

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ۔

دعاجنازہ

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا،

---

[1] صحيح البخاري: كتاب (المرضى): باب مايقال للمريض، ومايجيب (١١٨/٧).

[2] المستدرك: كتاب التاريخ: (٦٢٠/٢، ٦٢١).

[3] صحيح ابن حبان: ذكر البيان بأن الله جل وعلا إنما يرحم من عباده الرحماء، (٢٠٨/٢) الرقم: ٤٦١.

[4] الصحيح لمسلم: كتاب الجنائز، باب تلقين الموتى لا إله إلا الله، (٦٣١/٢) الرقم: ٩١٦.

[5] فضل مبین ترجمہ حصن حصین: ص: ۳۱۱۔

وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا، اللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيْمَانِ.[1]

ترجمہ: خداوندا ہمارے زندہ اور مردہ، چھوٹے اور بڑے، مرد اور عورت، حاضر اور غائب کو بخش دے۔ خداوندا! ہم میں سے جس کو تو زندہ رکھے اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور جس کو تو ہم میں سے موت دے تو اس کو ایمان پر مار۔

جب میت کو قبر میں اتارے

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.[2]

ترجمہ: اللہ کے نام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دین پر

جب مٹی ڈالے تو کہے

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى.[3]

ترجمہ: (پہلی مٹھی پر کہے) ہم نے اسی سے تم کو پیدا کیا (دوسری مٹھی پر کہے) اور اسی میں ہم تم کو لے جائیں گے (تیسری مٹھی پر کہے) اور پھر دوبارہ اسی سے تم کو اٹھائیں گے۔

قبرستان جائے تو کہے

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ، يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ، أَنْتُمْ سَلَفُنَا، وَنَحْنُ بِالْأَثَرِ.[4]

ترجمہ: اے اہل قبور! تم پر سلامتی ہو، اللہ ہم کو اور تم کو بخشے اور تم ہمارے آگے جانے والے ہو اور ہم تمہارے پیچھے (آنے والے) ہیں۔

---

[1] المستدرك: كتاب الجنائز: أدعية صلاة الجناز (۱/۳۵۸).

[2] المستدرك: كتاب الجنائز: إذا وضعتم موتاكم في قبورهم الخ، (۱/۳۶۶).

[3] المستدرك: كتاب التفسير: مايقرأ عند وضع الجنازة في القبر، (۲/۳۷۹).

[4] سنن الترمذي: كتاب الجنائز، باب ما يقول الرجل إذا دخل المقابر (۲/۳۵۷) الرقم: ۱۰۵۳

الخاتمة

الأحاديث النبوية

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ.

شروع کرتا ہوں ساتھ نام اللہ کے جو بخشش کرنے والا مہربان ہے

قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

تصحیح نیت

إِنَّمَا الۡاَعۡمَالُ بِالنِّيَّاتِ، وَإِنَّمَا لِكُلِّ امۡرِئٍ مَا نَوَى، فَمَنۡ كَانَتۡ هِجۡرَتُهُ إِلٰى دُنۡيَا يُصِيۡبُهَا، أَوۡ إِلَى امۡرَأَةٍ يَنۡكِحُهَا، فَهِجۡرَتُهُ إِلٰى مَا هَاجَرَ إِلَيۡهِ.[1]

ترجمہ: عمل کا دارومدار نیت پر ہے، جیسی نیت کرے گا ویسا ہی بدلہ دیا جائے گا، اگر کوئی نیک کام ہجرت جیسا دنیا کمانے یا عورت حاصل کرنے کے لئے کیا ہے تو وہی اس کا بدلہ ہے اور اگر آخرت کا ثواب حاصل کرنے کی نیت سے تھا تو اس کو وہی ملے گا۔

تقوی وزہد

اتَّقِ الۡمَحَارِمَ تَكُنۡ أَعۡبَدَ النَّاسِ، وَارۡضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنۡ أَغۡنَى النَّاسِ، وَأَحۡسِنۡ إِلٰى جَارِكَ تَكُنۡ مُؤۡمِنًا، وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا

---

[1] صحيح البخارى: بَابُ بَدۡءِ الوَحۡيِ: كَيۡفَ كَانَ بَدۡءُ الوَحۡيِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ؟ (٦/١).

تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا، وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ، فَإِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ.[1]

ترجمہ: محرمات سے بچ تا کہ تو سب سے بڑا عابد بن جاوے، قسمت پر شاکر رہ کہ اس سے استغنا پیدا ہوگا، پڑوسی کے ساتھ احسان کرتا کہ مؤمن کامل ہوجائے اور پسند کر لوگوں کے لئے جو اپنے واسطے پسند کرتا ہے تا کہ مسلم کامل ہوجائے، کم ہنسا کر کیوں کہ زیادہ ہنسنے سے دل مردہ ہوجاتا ہے۔

توجہ الی اللہ

إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: يَا ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ لِعِبَادَتِيْ أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ، وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَيْكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ.[2]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے آدم کی اولاد! تو میری عبادت میں لگ جا تا کہ میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں اور تیری حاجتیں دور کروں، اگر ایسا نہیں کرے گا تو تیرا ہاتھ دن رات کے جھگڑے میں پھنسا دوں گا اور تیری محتاجی کبھی دور نہ ہوگی۔

مذمت دنیا

أَلَا إِنَّ الدُّنْيَا مَلْعُوْنَةٌ مَلْعُوْنٌ مَا فِيْهَا إِلَّا ذِكْرُ اللهِ وَمَا وَالَاهُ وَعَالِمٌ أَوْ مُتَعَلِّمٌ.[3]

ترجمہ: خبردار! دنیا اور اس کی ہر شے اللہ کی رحمت سے دور رہے مگر اللہ کی یاد اور جو چیزیں اس میں مدد دینے والی ہیں اور عالم دین اور دین سیکھنے والا۔

---

[1] سنن الترمذی: أبواب الزهد: بَابٌ: مَنْ اتَّقَى الْمَحَارِمَ فَهُوَ أَعْبَدُ النَّاسِ (٤/١٤٠) الرقم: ٢٣٠٥.

[2] سنن الترمذی: أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، باب منه: ٣٠ (٤/٢٥٢) الرقم: ٢٤٦٦.

[3] سنن الترمذی: أبواب الزهد: باب منه: ١٤ (٤/١٥١) الرقم: ٢٣٢٢.

ہمدردی

مَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ أَخِيْهِ كَانَ اللهُ فِيْ حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً، فَرَّجَ اللهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[1]

ترجمہ: جوشخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے اللہ تعالی اس کی حاجت پوری کرے گا اور جوکسی مسلمان کی مصیبت دور کرے تو خدا تعالی قیامت کے دن اس کی سختی دور کرے گا اور جوکسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کرے گا۔

ترغیب آخرت

مَنْ أَحَبَّ دُنْيَاهُ أَضَرَّ بِآخِرَتِهِ وَمَنْ أَحَبَّ آخِرَتَهُ أَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَآثِرُوْا مَا يَبْقَى عَلَى مَا يَفْنَى.[2]

ترجمہ: دنیا کی محبت کرنے والے کو آخرت کا نقصان ہے اور طالب آخرت کو دنیا کا (بہتر تو یہی ہے کہ) باقی کو فانی پر ترجیح دو۔

حرص مال

مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ أُرْسِلَا فِيْ غَنَمٍ بِأَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَى الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِيْنِهِ.[3]

ترجمہ: دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں میں چھوڑ دینے سے اتنا نقصان نہیں پہنچاتے جتنا کہ مال اور عزت کی حرص دین کو خراب کرتی ہے۔

---

[1] صحيح البخاري: كتاب المظالم والغصب: بَابٌ: لاَ يَظْلِمُ الْمُسْلِمُ الْمُسْلِمَ وَلاَ يُسْلِمُهُ (١٢٨/٣).

[2] المستدرك: كتاب الرقائق: من أحب دنياه أضر بآخرته (٣٠٨/٤).

[3] سنن الترمذي: أبواب الزهد: باب: ٤٣ (١٨٥/٤) الرقم: ٢٣٧٦.

قلت طعام

مَا مَلَأَ آدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ أُكُلَاتٌ يُّقِمْنَ صُلْبَهُ، فَإِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ، وَثُلُثٌ شَرَابٌ، وَثُلُثٌ لِنَفْسِهِ.[1]

ترجمہ: کسی برتن کا بھرنا پیٹ بھرنے سے برا نہیں، آدمی کو کمر سیدھی کرنے کے لئے چند لقمے کھا لینے کافی ہیں، اگر زیادہ ہی کھانا ہو تو تہائی پیٹ کھانے سے اور تہائی پینے سے بھرے اور ایک تہائی سانس لینے کے لئے چھوڑ دے۔

کثرت طعام

إِنَّ أَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ، أَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا.[2]

ترجمہ: جو شخص دنیا میں پیٹ بھر کر کھائے گا وہ قیامت میں سب سے بھوکا ہوگا۔

حق ہمسایہ

لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّايَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.[3]

ترجمہ: وہ آدمی جنت میں نہ جائے گا جس کے پڑوسی اس سے تنگ ہوں۔

فتنہ مال

إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ أُمَّتِي الْمَالُ.[4]

ترجمہ: ہر امت کے لئے آزمائش ہے اور میری امت کی آزمائش مال و دولت میں ہے۔

---

[1] مسند الشهاب: (ما ملأ ابن آدم وعاء شرا من بطن) (٢/٢٧١) الرقم: ١٣٤٠.

[2] شعب الإيمان للبيهقی: التاسع والثلاثون من شعب الإيمان وهو باب في المطاعم والمشارب وما يجب التورع عنه منها، الفصل الثاني۔في ذم كثرة الأكل (٥/٢٦) الرقم: ٥٦٤٢.

[3] الصحيح لمسلم: كتاب الإيمان: باب بَيَانِ تَحْرِيمِ إِيذَاءِ الْجَارِ (١/٦٨) الرقم: ٧٣.

[4] سنن الترمذی: أبواب الزهد: بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ فِتْنَةَ هَذِهِ الأُمَّةِ فِي الْمَالِ (٤/١٦١) الرقم: ٢٣٣٦.

زہدوتقویٰ

مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا إِلَّا أَثْبَتَ اللهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهِ، وَأَنْطَقَ لَهَا لِسَانَهُ وَبَصَّرَهُ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا، وَأَخْرَجَهُ مِنْهَا سَالِمًا إِلٰى دَارِ السَّلَامِ.[1]

ترجمہ: جوشخص زہداختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل کو علم وحکمت اور زبان کو گویائی دے گا اور دنیا کے عیوب اوران کے مرض اور علاج پر مطلع کرے گا اور دنیا سے بے عیب نکال کر جنت میں داخل کرے گا۔

کسب حلال

مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا اسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْأَلَةِ، وَسَعْيًا عَلٰى أَهْلِهِ، وَتَعَطُّفًا عَلٰى جَارِهِ، لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى يَوْمَ يَلْقَاهُ وَوَجْهُهُ مِثْلُ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا حَلَالًا مُّكَاثِرًا مُّفَاخِرًا مُّرَائِيًا لَقِيَ اللهَ تَعَالٰى وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ.[2]

ترجمہ: جوشخص دنیامیں حلال کی روزی،سوال سے بچنے اوراہل وعیال پرخرچ کرنے اور پڑوسی پرمہربانی کرنے کے لئے حاصل کرے گا اس کا چہرہ چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوگا، جب وہ خدا سے ملاقات کرے گا اور جوشخص حلال کی روزی فخر کرنے اوردکھانے کی غرض سے کمائے گا خدا تعالیٰ اس پر قیامت کے دن غضب ناک ہوگا۔

---

[1] شعب الإيمان: باب في الزهد وقصر الامل (٣٤٧/٧) الرقم: ١٠٥٣٢.
[2] حلية الأولياء: (الحجاج بن الفرافصة) (١٠٩/٣، ١١٠).

حقیقت دنیا

الدُّنْيَا دَارُ مَنْ لَّا دَارَ لَهُ، وَمَالُ مَنْ لَّا مَالَ لَهُ، وَلَهَا يَجْمَعُ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهُ.[1]

ترجمہ: دنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہ ہو اور اس کا مال ہے جس کے پاس کوئی اور مال نہ ہو، جمع اس کو وہ کرے گا جس کے پاس عقل نہ ہو۔

صدق مقال ایفاء عہد وغیرہ

قَالَ: اضْمَنُوْا لِيْ سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اصْدُقُوْا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوْا إِذَا وَعَدْتُّمْ، وَأَدُّوْا إِذَا اؤْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ، وَغُضُّوْا أَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوْا أَيْدِيَكُمْ.[2]

ترجمہ: فرمایا: تم چھ (٦) باتوں کی پابندی کا مجھ سے عہد کرلو میں تمہارے لئے جنت کا ضامن ہوں، جب بولو سچ بولو، وعدہ کرو تو اس کو پورا کرو، اور امانت کو بعینہ واپس کرو، اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو، اور نگاہیں پست رکھو اور اپنے ہاتھوں کو برے کاموں میں نہ لگاؤ۔

حفاظت حقوق خلق

بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يَّحْقِرَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ.[3]

---

[1] مسند أحمد: مسند النساء: مُسْنَدُ الصِّدِّيقَةِ عَائِشَةَ بِنْتِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا (٤٨٠/٤٠) الرقم: ٢٤٤١٩.

[2] مسند أحمد: حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ (٤١٧/٣٧) الرقم: ٢٢٧٥٧.

[3] الصحيح لمسلم: كتاب البر والصلة والأداب: باب تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ. (١٩٨٦/٤) الرقم: ٢٥٦٤.

ترجمہ: ایک مسلمان کا اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھنا بری بات ہے، ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کی جان مال اور عزت آبرو کا بچانا فرض ہے۔

ایثار

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ، حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.[1]

ترجمہ: اس وقت تک کوئی شخص مؤمن نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے گا جو اپنے لئے کرتا ہے۔

حسن اسلام

مِنْ حُسْنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيْهِ.[2]

ترجمہ: فضول بات ترک کر دینا آدمی کے اسلام کے اچھا ہونے کی نشانی ہے۔

رحم

ارْحَمُوْا مَنْ فِي الْأَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ.[3]

ترجمہ: زمین والوں پر تم رحم کرو تا کہ آسمان والا تم پر مہربان ہو۔

حق ہمسایہ

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلٰى جَنْبِهِ.[4]

ترجمہ: وہ آدمی ایمان دار نہیں جو خود پیٹ بھرے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔

---

[1] مسند أبي عوانة: بيان نفي الإيمان عن الذي الخ (٤١/١) الرقم: ٩٣.

[2] سنن الترمذي: أبواب الزهد: باب: ١١ (١٤٨/٤) الرقم: ٢٣١٧.

[3] سنن الترمذي: أبواب البر والصلة: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْمُسْلِمِينَ (٤٨٣/٣) الرقم: ١٩٢٤.

[4] شعب الإيمان: باب في إكرام الجار: (٧٦/٧) الرقم: ٩٥٣٦.

صبر

الْمُسْلِمُ الَّذِي يُخَالِطُ النَّاسَ، وَيَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ، أَفْضَلُ مِنَ الَّذِي لَا يُخَالِطُهُمْ، وَلَا يَصْبِرُ عَلَى أَذَاهُمْ.[1]

ترجمہ: سچا مسلمان وہی ہے جو لوگوں کی تکلیف دہی پر صبر کرتا ہے اور ان سے ملتا رہتا ہے وہ اس سے زیادہ اچھا ہے جو نہ ان سے ملتا ہے اور نہ ان کی تکلیف برداشت کر سکتا ہے۔

بہادری

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ، إِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِيْ يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.[2]

ترجمہ: بہادر پچھاڑ دینے والے کا نام نہیں دراصل بہادر وہ ہے جو غصہ کو ضبط کرے۔

تکبر

لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ.[3]

ترجمہ: جس شخص کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا، وہ جنت میں نہ جائے گا۔

رضاء الٰہی

مَنِ الْتَمَسَ رِضَاءَ اللهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَاءَ النَّاسِ بِسَخَطِ اللهِ وَكَلَهُ اللهُ إِلَى النَّاسِ.[4]

---

[1] مسند الجعد: شعبة عن الأعمش، (٤٤٩/١) الرقم: ٧٦٧.

[2] صحيح البخاري: كتاب الأدب: بَابُ الحَذَرِ مِنَ الغَضَبِ (٢٨/٨).

[3] الصحيح لمسلم: كتاب الإيمان: باب تَحْرِيمِ الْكِبْرِ وَبَيَانِهِ (٩٣/١) الرقم: ٩١.

[4] سنن الترمذي: أبواب الزهد: باب: ٦٥ (٢١٣/٤) الرقم: ٢٤١٤.

ترجمہ: جو آدمی لوگوں کی ناراضگی کی پروانہ کرتے ہوئے خدا کو راضی رکھے، اللہ تعالی اس کو لوگوں کی تکلیف سے بچائے گا اور جو لوگوں کو خوش اور اللہ کو ناراض رکھے اللہ تعالی اس کو لوگوں کے سپرد کر دے گا۔

مہلکات ومنجیات

ثَلَاثٌ مُّنْجِيَاتٌ، وَثَلَاثٌ مُّهْلِكَاتٌ، فَأَمَّا الْمُنْجِيَاتُ: فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ، وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالسُّخْطِ، وَالْقَصْدُ فِي الْغِنَى وَالْفَقْرِ، وَأَمَّا الْمُهْلِكَاتُ: فَهَوًى مُّتَّبَعٌ، وَّشُحٌّ مُطَاعٌ، وَّإِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ، وَهِيَ أَشَدُّهُنَّ.[1]

ترجمہ: تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین ہی ہلاک کرنے والی ہیں، نجات دینے والی چیزیں: اللہ تعالی سے ہر حال میں ڈرنا اور خوشی اور ناراضگی میں سچی بات کہنا اور تونگری اور محتاجی میں میانہ روی پر قائم رہنا ہے اور ہلاک کرنے والی چیزیں: خواہش کے پیچھے لگنا، حرص کی پیروی کرنا اور اپنے آپ کو اچھا سمجھنا اور یہ بات سب سے زیادہ سخت ہے۔

سخاوت وبخل

السَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ، وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ، وَالْجَاهِلُ السَّخِيُّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ.[2]

---

[1] شعب الإيمان: السابع والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في معالجة كل ذنب بالتوبة، فصل في الطبع على القلب أو الرين (٤٥٢/٥، ٤٥٣) الرقم: ٧٢٥٢.

[2] سنن الترمذی: أبواب البر والصلة: بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّخَاءِ (٥١٠/٣) الرقم: ١٩٦١.

ترجمہ: سخی اللہ تعالی اور جنت اور آدمیوں سے قریب اور دوزخ سے دور رہتا ہے اور بخیل اللہ تعالی اور جنت اور آدمیوں سے دور اور دوزخ سے قریب رہتا ہے پس جاہل سخی اللہ تعالی کے نزدیک عابد بخیل سے اچھا ہے۔

مذمت سوال

مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ.[1]

ترجمہ: جو مال جمع کرنے کے لئے لوگوں سے مانگتا ہے وہ درحقیقت دوزخ کی آگ مانگتا ہے اب اسے اختیار ہے کہ کم مانگے یا زیادہ۔

کثرت کلام بغیر ذکر اللہ

لَا تُكْثِرُوا الْكَلَامَ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ فَإِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ بِغَيْرِ ذِكْرِ اللهِ قَسْوَةٌ لِّلْقَلْبِ، وَإِنَّ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنَ اللهِ الْقَلْبُ الْقَاسِيْ.[2]

ترجمہ: ذکر الہی کے علاوہ دوسری باتیں زیادہ نہ کیا کرو کیوں کہ ایسا کرنے سے دل سخت ہوجاتا ہے اور دل سخت والا اللہ تعالی کی رحمت سے دور ہے۔

سچی حیا

مَنِ اسْتَحْيَى مِنَ اللهِ حَقَّ الْحَيَاءِ، فَلْيَحْفَظِ الرَّأْسَ وَمَا حَوَى، وَلْيَحْفَظِ الْبَطْنَ وَمَا وَعَى، وَلْيَذْكُرِ الْمَوْتَ وَالْبِلَى، وَمَنْ أَرَادَ الْآخِرَةَ، تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا، فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ، فَقَدِ اسْتَحْيَا مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ حَقَّ الْحَيَاءِ.[3]

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب الزكاة: باب كَرَاهَةِ الْمَسْأَلَةِ لِلنَّاسِ (٢/٧٢٠) الرقم: ١٠٤١.

[2] سنن الترمذی: أبواب الزهد: باب: ٦٢ (٤/٢١١) الرقم: ٢٤١١.

[3] مسند أحمد: مُسْنَدُ الْمُكْثِرِينَ مِنَ الصَّحَابَةِ: مُسْنَدُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ (٦/١٨٧)، الرقم: ٣٦٧١.

ترجمہ: خدا تعالیٰ سے حیا کرنے والے کو چاہئے کہ وہ سر اور سر میں جو اعضا ہیں اور پیٹ کو اور اس میں جو چیزیں ہیں ان سب کو برائی سے بچاوے اور موت کو اور پرانا ہونے کو یاد رکھے اور آخرت کا طالب دنیا کی زینت کو پسند نہیں کرتا، پس جس نے ایسا کیا اس نے خدا تعالیٰ سے سچی حیا کی۔

ترک مباح

لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ أَنْ يَّكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتَّى يَدَعَ مَا لَا بَأْسَ بِهِ حَذَرًا لِمَا بِهِ بَأْسٌ.[1]

ترجمہ: آدمی اس وقت تک متقی نہیں ہوتا جب تک کہ مباح چیزوں کو غیر مباح کے ڈر سے نہ چھوڑے۔

فضول کلام

كُلُّ كَلَامِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهُ إِلَّا أَمْرٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْ نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ أَوْ ذِكْرُ اللهِ.[2]

ترجمہ: آدمی کی ہر بات جو نیکی کی طرف بلانے اور بدی سے روکنے اور ذکر الٰہی کے سوا ہو، وبال جان ہے۔

فکر آخرت

مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا، هَمَّ آخِرَتِهِ، كَفَاهُ اللهُ هَمَّ دُنْيَاهُ، وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ فِيْ أَحْوَالِ الدُّنْيَا لَمْ يُبَالِ اللهُ فِيْ أَيِّ أَوْدِيَتِهَا هَلَكَ.[3]

---

[1] مسند الشهاب: لا يبلغ العبد أن يكون من المتقين الخ (٢/٧٥) الرقم: ٩١٠.

[2] سنن الترمذي: أبواب الزهد: باب: ٦٣ (٤/٢١٢) الرقم: ٢٤١٢.

[3] سنن ابن ماجه: افتتاح الكتاب في الإيمان وفضائل الصحابة والعلم: بَابُ الِانْتِفَاعِ بِالْعِلْمِ وَالْعَمَلِ بِهِ (١/٩٥)، الرقم: ٢٥٧.

ترجمہ: اللہ تعالی اس کے دنیاوی تفکرات کا کفیل بن جاتا ہے جس کا تفکر محض تفکرات آخرت کے لئے ہو اور جس کے تفکرات محض دنیا حاصل کرنے کے لئے ہوں اللہ تعالی اس کو ہلاکتوں سے نہیں بچاتے وہ جس وادی میں چاہے جا کر مرے۔

رسوم جاہلیت اور منع از تعمیر پختہ قبر

قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ أَوْ شَقَّ الْجُيُوْبَ أَوْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.[1]

ترجمہ: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے رخساروں پر ہاتھ مارے اور گریبانوں کو پھاڑا اور جاہلیت کے زمانے کے سے بین کہے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

وَ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَأَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ وَأَنْ يُّبْنَى عَلَيْهِ.[2]

ترجمہ: اور منع فرمایا: قبر کو چونے سے بنانے اور اس پر مکان بنانے اور بیٹھنے سے (چوں کہ قبر محل فنا ہے اور چونے سے پختہ بنانا دلیل بقاوثبات ہے، لہذا اس سے بچنا لازمی قرار دیا گیا ہے)

حقیقت روزہ

وَقَالَ: مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهِ، فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِيْ أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ.[3]

ترجمہ: اور فرمایا: جس نے جھوٹ بولنا اور جھوٹ پر عمل کرنا نہ چھوڑا تو اللہ تعالی کے یہاں

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب الايمان: باب تَحْرِيمِ ضَرْبِ الْخُدُودِ وَشَقِّ الْجُيُوبِ وَالدُّعَاءِ بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ. (٩٩/١) الرقم: ١٠٣

[2] الصحيح لمسلم: كتاب الجنائز: باب النَّهْيِ عَنْ تَجْصِيصِ الْقَبْرِ وَالْبِنَاءِ عَلَيْهِ. (٦٦٧/٢) الرقم: ٩٧٠

[3] صحيح البخاري: كتاب الصوم: بَابُ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ، وَالعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ، (٢٦/٣)

اس کے بھوکے اور پیاسے رہنے کی کوئی قدر نہیں (کیوں کہ روزہ تو اِصلاح اُخلاق کے لئے رکھا جاتا ہے، جو شخص اس مقصد کو پورا کرنے کی طرف توجہ نہیں کرتا اس کے بھوکا اور پیاسا رہنے سے کیا فائدہ)۔

تعلیم قرآن

وَقَالَ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ. [1]

ترجمہ: اور فرمایا: تم میں سے اچھا آدمی وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور اسے سکھایا۔

فضیلت ذکر

وَقَالَ: مَثَلُ الَّذِيْ يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِيْ لَا يَذْكُرُ رَبَّهُ، مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ. [2]

ترجمہ: اور فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو نہیں یاد کرتا زندہ اور مردہ کی سی ہے۔

حلال وحرام کی پہچان

وَقَالَ: يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ، لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ، أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ. [3]

ترجمہ: اور فرمایا: لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی اس بات کی پروا نہ کرے گا کہ جو کچھ اس نے لیا ہے وہ حلال سے ہے یا حرام سے ہے (جب رزق میں حلال اور حرام کی پرواہ نہیں رہے گی تو عبادت کی توفیق کیسے ہوگی؟ اور اگر کر بھی لے تو قبولیت کیسے پائے گی؟)۔

---

[1] صحیح البخاری: کتاب فضائل القرآن: بَابٌ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ (١٩٢/٦)۔

[2] صحیح البخاری: کتاب الدعوات: بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ (٨٦/٨)۔

[3] صحیح البخاری: کتاب البیوع: بَابُ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ (٥٥/٣)۔

سود کی برائی

لَعَنَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ: هُمْ سَوَاءٌ.[1]

ترجمہ: رسول خدا ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور اس کے دونوں گواہوں پر لعنت بھیجی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: سب پر ہی لعنت ہے۔

اصل اطاعت

وَقَالَ: لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ، إِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ.[2]

ترجمہ: اور فرمایا رسول خدا ﷺ نے: گناہ میں کسی کا کہنا نہ مانا جاوے، سوا اس کے نہیں کہ فرماں برداری نیکی میں ہوتی ہے۔

اُخوت

وَقَالَ: يَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا، وَسَكِّنُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا.[3]

ترجمہ: اور فرمایا: آسانی کرو اور تنگی نہ کرو، اطمینان دلاؤ اور نفرت نہ پیدا کرو۔

مبغوض الی اللہ

وَقَالَ: إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ.[4]

ترجمہ: اور فرمایا: سب سے زیادہ برا اللہ تعالی کے یہاں سخت جھگڑالو ہے (یہ شخص اس لئے مبغوض ہے کہ اس کے حق میں ہر شخص کے دل سے بددعا نکلے گی)

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب المساقاة: باب لَعْنِ آكِلِ الرِّبَا وَمُؤْكِلِهِ. (١٢١٩/٣) الرقم: ١٥٩٨.

[2] صحيح البخاري: كتاب أخبار الأحاد: بَابُ مَا جَاءَ فِي إِجَازَةِ خَبَرِ الوَاحِدِ الصَّدُوقِ فِي الأَذَانِ وَالصَّلاَةِ وَالصَّوْمِ وَالفَرَائِضِ وَالأَحْكَامِ (٨٨/٩).

[3] صحيح البخاري: كتاب الأدب: بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسِّرُوا وَلاَ تُعَسِّرُوا (٣٠/٨).

[4] صحيح البخاري: كتاب المظالم والغصب: بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: وَهُوَ أَلَدُّ الخِصَامِ (٢٨/٦).

فضیلت جہاد

وَقَالَ: لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيْلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ. خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا.[1]

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ تعالی کی راہ یعنی جہاد میں ایک دن کی صبح یا ایک دن کی شام ساری دنیا سے زیادہ بہتر ہے۔

اجر مجاہد

وَقَالَ: مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيْلِ اللهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ.[2]

ترجمہ: اور فرمایا: انسان کے دو قدم اللہ تعالی کی راہ میں غبار آلود ہوں پھر وہ دوزخ میں جاوے یہ نہیں ہوسکتا۔ (یعنی غازی کے لئے یہ اجر ہے، بہ شرط یہ کہ اس سے دوسرے فرائض کا ترک نا ہو، مثلاً نماز ترک کرنا، روزے چھوڑنا، زکاۃ نہ دینا یا قطع رحمی کرنا)۔

موت فی الجہاد

وقَالَ: اَلْقَتْلُ فِىْ سَبِيْلِ اللهِ يُكَفِّرُ كُلَّ شَىْءٍ إِلَّا الدَّيْنَ.[3]

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ تعالی کی راہ میں قتل ہوجانے سے سوائے قرض کے، سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ (یعنی شہید ہونے سے پہلے جو حقوق اللہ ترک کئے تھے وہ تو معاف ہوجائیں گے مگر حقوق العباد معاف نہیں ہوں گے)۔

---

[1] صحيح البخارى: كتاب الجهاد والسير: بَابُ الغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَقَابِ قَوْسِ أَحَدِكُمْ مِنَ الجَنَّةِ (١٦/٤، ١٧).

[2] صحيح البخارى: كتاب الجهاد والسير: بَابُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ (٢٠/٤، ٢١).

[3] الصحيح لمسلم: كتاب الإمارة: باب مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُفِّرَتْ خَطَايَاهُ إِلاَّ الدَّيْنَ. (١٥٠٢/٣) الرقم: ١٨٨٦.

قطع رحمی

وَقَالَ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ.[1]

ترجمہ: اور فرمایا: قطع رحمی کرنے والا بہشت میں داخل نہ ہوگا (یعنی اولا)۔

ظاہر و باطن کا ایک ہونا

وَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ.[2]

ترجمہ: اور فرمایا: اللہ تعالی تمہاری صورتوں اور مالوں کو نہیں دیکھتا بل کہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھتا ہے۔ (یعنی اعمال کی قیمت کا دارومدار دل کی حالت پر ہے اگر دل میں اِخلاص ہے تو اعمال مقبول اور اگر دل میں لوگوں کو دکھانا اور سنانا مقصود ہے تو اعمال مردود ہوں گے)۔

قیامت کا حشر

وَقَالَ: يُبْعَثُ كُلُّ عَبْدٍ عَلٰى مَا مَاتَ عَلَيْهِ.[3]

ترجمہ: اور فرمایا: ہر انسان کو اس حالت پر اٹھایا جاوے گا جس پر وہ مرا تھا۔ (یعنی کفر اور ایمان یا طاعت اور نافرمانی غرض یہ کہ: جیسی حالت میں دنیا سے رخصت ہوا ہے، قیامت کے دن اسی طرح اٹھے گا)۔

---

[1] صحيح البخاري: كتاب الأدب: بَابُ إِثْمِ القَاطِعِ (٩/٨).

[2] الصحيح لمسلم: كتاب البر والصلة والآداب: باب تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ. (١٩٨٧/٤) الرقم: ٢٥٦٤.

[3] الصحيح لمسلم: كتاب الجنة وصفة نعيمها وأهلها، باب الأَمْرِ بِحُسْنِ الظَّنِّ بِاللّٰهِ تَعَالَى عِنْدَ الْمَوْتِ. (٢٢٠٦/٤) الرقم: ٢٨٧٨.

علامات قیامت

وَقَالَ: إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ .[1]

ترجمہ: اور فرمایا: قیامت سے پہلے جھوٹے پیدا ہوں گے ان سے بچو۔ (کذّاب سے مراد جھوٹی حدیثیں بنانے والے یا نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والے ہیں، مسلمانوں کا فرض ہے کہ ایسے بے ایمانوں سے اپنے آپ کو بچائیں)۔

کم ہنسنا اور زیادہ رونا

وَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ، لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَّلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا .[2]

ترجمہ: اور فرمایا: خدا تعالی کی قسم اگر تم وہ چیزیں جان لو جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روؤ اور تھوڑا ہنسو۔ (یعنی نافرمانی کے لئے جو سزائیں تجویز شدہ ہیں اور جو جرح ان پر ہونے والی ہے اور راز کھلنے والے ہیں اگر تمہیں معلوم ہوں تو زیادہ روؤ اور تھوڑا ہنسو)۔

تصفیہ قلب

وَقَالَ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ صِقَالَةً، وَإِنَّ صِقَالَةَ الْقُلُوْبِ ذِكْرُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .[3]

ترجمہ: اور فرمایا: ہر چیز کا صیقل ہے اور دلوں کا صیقل ذکر الٰہی ہے۔

حلقہ ذکر

وَقَالَ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوْا قَالُوْا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب الإمارة: باب: النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ وَالْخِلَافَةُ فِي قُرَيْشٍ. (١٤٥٣/٣، ١٤٥٤) الرقم: ١٨٢٢.

[2] صحيح البخارى: كتاب الأيمان والنذور: بَابٌ: كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (١٣٠/٨).

[3] الدعوات الكبير: بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ وَالذِّكْرِ: (٨٠/١) الرقم: ١٩.

قَالَ: حِلَقُ الذِّكْرِ. [1]

ترجمہ: اورفرمایا: جب تمہارا جنت کے باغیچوں پر سے گزر ہوتو ان سے خوب فائدہ اٹھاؤ۔ صحابہؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جنت کے باغیچے کیا ہیں؟ فرمایا: حلقے ذکر کے۔

ذکر خفی وجلی

وَ قَالَ: الذِّكْرُ الَّذِيْ لَا يَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ يَزِيْدُ عَلَى الذِّكْرِ الَّذِيْ يَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا. [2]

ترجمہ: اورفرمایا: ذکر خفی، ذکر جلی پر ستر (۷۰) درجے فضیلت رکھتا ہے۔

حسرت اہل جنت

وَ قَالَ: لَيْسَ يَتَحَسَّرُ أَهْلُ الْجَنَّةِ عَلَى شَيْءٍ إِلَّا عَلَى سَاعَةٍ مَرَّتْ بِهِمْ لَمْ يَذْكُرُوا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فِيْهَا. [3]

ترجمہ: اورفرمایا: اہل جنت کوکسی چیز کی حسرت نہ ہوگی سوائے اس گھڑی کے جو ان سے بغیر ذکر خدائے بزرگ وبرتر کے گزری ہوگی۔

نزول سکینہ

وَقَالَ: لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَذْكُرُوْنَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللهُ فِيْمَنْ عِنْدَهُ. [4]

---

[1] سنن الترمذی: أَبْوَابُ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: باب: ۸۲ (۴۸۷/۵، ۴۸۸) الرقم: ۳۵۱۰.

[2] شعب الإیمان: الثامن من شعب الإیمان: فصل فی مایجاوز اللہ عن عبادہ: (۴۰۷/۱) الرقم: ۵۵۵.

[3] عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی: باب حفظ اللسان واشتغالہ بذکر اللہ تعالی ص: ٦ الرقم: ۳.

[4] الصحیح لمسلم: کتاب الذکر والدعاء والتوبة: باب فَضْلِ الاِجْتِمَاعِ عَلَى تِلاَوَةِ الْقُرْآنِ وَعَلَى الذِّكْرِ. (۲۰۷۴/۴) الرقم: ۲۷۰۰

ترجمہ: اورفرمایا: کوئی جماعت ذکرالٰہی میں مشغول نہیں ہوتی مگراس کوفرشتے گھیر لیتے ہیں اوررحمت ڈھانپ لیتی ہےاورسکینت نازل ہوتی ہےاوراللہ تعالی اپنی جماعت ملائکہ میں ان کاذکرکرتاہے۔

قلت کلام

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ.[1]

ترجمہ: اورفرمایارسول علیہ السلام نے: جوشخص اللہ تعالی پراورقیامت پر ایمان رکھتاہواس کوچاہئے کہ اچھی بات کہے یاچپ رہے۔

مخالفت نفس

وَقَالَ: الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ، وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللهِ.[2]

ترجمہ: اورفرمایا: ہوشیارآدمی وہ ہے جواپنے نفس کومطیع بنائے اورموت کے بعد کے لئے عمل کرے اورعاجز وہ ہے جواپنے نفس کو اس کی خواہشات کا تابع بنائے اورپھراللہ سے(مغفرت اوراُجرکا)متوقع ہو۔

فائدہ:

پس جیسے کوئی شخص دنیا میں اولاد کامتوقع ہوحالاں کہ ابھی نکاح بھی نہیں کیا، یانکاح توکرچکامگرجماع نہیں کیا، یاجماع بھی کیامگراِنزال نہیں ہواتویہ شخص اُحمق کہلائے گا،اسی

---

[1] صحیح البخاری: کتاب الرقائق:بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ،(۱۰۰/۸).

[2] سنن الترمذی: أَبْوَابُ صِفَةِ الْقِيَامَةِ وَالرَّقَائِقِ وَالْوَرَعِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب:۲۵(۲۴۶/۴،۲۴۷)الرقم:۲۴۵۹.

طرح جس نے رحمت خداوندی کی اُمید رکھی، حالاں کہ ابھی اِیمان بھی نہیں لایا، یا اِیمان تولا چکا مگر نیک عمل نہیں کیا، یا عمل بھی کیا مگر معصیتوں کو نہیں چھوڑا تو یہ شخص خود فریبی اور دھوکے میں پڑا ہوا کہلائے گا۔

اخلاق حمیدہ

وَقَالَ: أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ.[1]

ترجمہ: اور فرمایا کہ: مؤمنین میں اِیمان کی حیثیت سے سب سے اکمل وہ شخص ہے جوان میں سے اچھے اخلاق رکھتا ہو، اور اپنے اہل پر زیادہ مہربان ہو۔

مذمت کبر اور حرص وحسد

وَقَالَ: ثَلَاثٌ هُنَّ أَصْلُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ فَاتَّقُوْهُنَّ وَاحْذَرُوْهُنَّ:

الْكِبْرُ: فَإِنَّهُ مَنَعَ إِبْلِيْسَ عَنِ السَّجُوْدِ لِآدَمَ

وَالْحِرصُ: فَإِنَّهُ حَمَلَ آدَمَ عَلٰى أَكْلِ شَجَرَةٍ

وَالْحَسَدُ: فَإِنَّهُ حَمَلَ قَابِيْلَ عَلٰى قَتْلِ هَابِيْلَ

ترجمہ: اور فرمایا: تین چیزیں ہیں کہ وہ ہر برائی کی بنیاد ہیں، پس ان سے بچو اور پرہیز کرو:

اول: تکبر ہے اس لئے کہ تکبر نے ابلیس کو آدمؑ کی طرف سجدہ کرنے سے روکا۔

دوم: حرص ہے کہ حرص نے حضرت آدم علیہ السلام کو درخت ممنوعہ کے کھانے پر ابھارا۔

سوم: حسد ہے، اس لئے کہ حسد نے قابیل کو ہابیل کے قتل پر آمادہ کر دیا۔

قناعت اولیا

وَقَالَ: أَوْلِيَاءُ أُمَّتِيْ لَايَرْغَبُوْنَ فِيْ جَمْعِ الْمَالِ وَادِّخَارِهِ إِنَّمَا رِضَاهُمْ مِنَ الدُّنْيَا مَايَسُدُّ جُوْعَهُمْ وَيَسْتُرُ عَوْرَتَهُمْ.

[1] المصنف لابن أبي شيبة: كتاب الأدب: ما ذكر في حسن الخلق وكراهية الفحش. (۳۱/۱۳) الرقم: ۲۵۸۲۸.

ترجمہ: اورفرمایا نبی علیہ السلام نے: میری امت کے اولیاء مال جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے میں رغبت نہیں کرتے سوائے اس کے نہیں کہ خواہش ان کی دنیا سے اتنی ہی ہوتی ہے جس سے ان کی بھوک دفع ہو اور ستر عورت ہو جائے۔

حقیقت دنیا

وَقَالَ:اَلدُّنْيَا ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ :يُوْمُ أَمْسِ مَضٰى مَابِيَدِكَ مِنْهُ شَيْءٌ. وَيَوْمُ غَدٍ لَاتَدْرِيْ أَتُدْرِكُهُ أَمْ لَا ،وَيُوْمٌ أَنْتَ فِيْهِ فَاغْتَنِمْهُ.

ترجمہ: اور فرمایا: دنیا کے تین دن ہیں:

ایک وہ ہے جو گزر گیا تیرے قبضہ میں اس سے کچھ نہیں۔

اور ایک دن کل کا آنے والا ہے، کیا خبر کہ وہ تجھے ملے یا نہ ملے۔

اور ایک دن وہ ہے جس میں تو موجود ہے پس اس کو غنیمت سمجھ۔

اصل اطاعت

وَقَالَ:مَنْ أَطَاعَ اللهَ فَقَدْ ذَكَرَ اللهَ، وَإِنْ قَلَّتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ وَتِلَاوَتُهُ لِلْقُرْآنِ، وَمَنْ عَصَى اللهَ فَلَمْ يَذْكُرْهُ وَإِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهُ وَصِيَامُهُ وَتِلَاوَتُهُ لِلْقُرْآنِ.[1]

ترجمہ: اور فرمایا: جس نے اللہ تعالی کے احکام کی پابندی کی اس نے حقیقت میں خدا کو یاد کیا، اگرچہ اس کی نماز اور روزے اور تلاوت قرآن کریم کم ہوں (یعنی اگرچہ اس کی نفل عبادات کم ہوں) اور جس نے خدا (کے احکام) کی نافرمانی کی تو اس نے حقیقت میں خدا کو یاد نہیں کیا اگرچہ اس کی نمازیں اور روزے اور تلاوت قرآن زیادہ ہوں۔

فائدہ:

پس حقیقت میں ذاکر وہی شخص ہے جو خداوند عالم کے اوامر کو بجالائے اور منہیات سے

[1] معرفة الصحابة:لأبي نعيم:واقد مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم (٢٧٢٩/٥، ٢٧٣٠) الرقم: ٦٥١٤.

بچے اور جولوگ نفلی طاعات زیادہ کرتے ہیں لیکن خدا کے اوامر کو بجا نہیں لاتے اور منہیات سے نہیں بچتے اور اپنے معاملات کو درست نہیں کرتے ایسے لوگ حقیقت میں غافلوں میں سے ہیں۔

علم حقیقی

وَقَالَ: كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَّخْشَى اللهَ، وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ يُعْجَبَ بِنَفْسِهِ .[1]

ترجمہ: اور فرمایا: انسان کے لئے یہ علم کافی ہے کہ خدا سے ڈرتا رہے اور انسان کے واسطے یہ نادانی کافی ہے کہ اپنے نفس پر اتراتا ہو۔

فائدہ:

چوں کہ مقصد علم سے خشیت الٰہی ہے پس جو جاہل خدا سے ڈرتا ہے گویا وہ عالم ہے، اور جو عالم نڈر رہے وہ مانند جاہل کے ہے۔

فضیلت علم

وَقَالَ: مَا تَصَدَّقَ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ أَفْضَلَ مِنْ عِلْمٍ يَنْشُرُهُ.[2]

ترجمہ: اور فرمایا: لوگوں کے خیرات وصدقات میں سے افضل ترین علم دین کی نشر واشاعت ہے۔

فضلیت علم

وَقَالَ: مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ حَتَّى يَرْجِعَ.[3]

---

[1] شعب الإيمان :التاسع من شعب الإيمان: فصل فيما يحق معرفته فى هذا الباب الخ، (١/٤٧٢) الرقم:٧٤٨ وقال البيهقى بعد سرد هذه العبارة: وَقَدْ رُوِّينَا هَذَا الْكَلَامَ مِنْ قَوْلِ مَسْرُوقٍ غَيْرَ مَرْفُوعٍ.

[2] جامع بيان العلم وفضله: (١/٤٩٧) الرقم:٧٩٤.

[3] سنن الترمذى: أبواب العلم: بَابُ فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ (٤/٣٨٦) الرقم:٢٦٤٧.

ترجمہ: اور فرمایا: جو علم (دین) کے حاصل کرنے کے لئے سفر کرتا ہے وہ اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے جب تک کہ وہ لوٹ کر آوے۔

مذمت دنیا

وَقَالَ: إِنَّ اللهَ جَلَّ ثَنَاؤُهُ لَمْ يَخْلُقْ خَلْقًا أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا، وَإِنَّهُ مُنْذُ خَلَقَهَا لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهَا. [1]

ترجمہ: اور فرمایا: حق تبارک وتعالی نے دنیا سے بدترین کوئی چیز پیدا نہیں فرمائی اور اللہ تعالی نے جب سے اس کو پیدا کیا نظر رحمت سے دنیا کو نہیں دیکھا۔

حب دنیا

وَقَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ. [2]

ترجمہ: اور فرمایا: دنیا کی محبت والفت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

ترغیب آخرت

وَقَالَ: يَا عَجَبًا كُلَّ الْعَجَبِ لِمُصَدِّقٍ بِدَارِ الْخُلُوْدِ وَهُوَ يَسْعَى لِدَارِ الْغُرُوْرِ. [3]

ترجمہ: اور فرمایا: انتہائی تعجب ہے اس شخص پر جو کہ تصدیق کرتا ہے دار آخرت کی، اور کوشش کرتا ہے دار فانی کی۔

---

[1] شعب الإيمان: (باب في الزهد وقصر الأمل) (٣٣٨/٧) الرقم: ١٠٥٠٠.

[2] شعب الإيمان: (باب في الزهد وقصر الأمل) (٣٣٨/٧) الرقم: ١٠٥٠١.

[3] المصنف لابن شيبة: كتاب الزهد: ما ذكر عن نبيّنا صلى الله عليه وسلم فِي الزّهدِ. (٨٩/١٩) الرقم: ٣٥٥٠٣.

ترغیب آخرت

وَقَالَ: لَا تَشْغِلُوْا قُلُوبَكُمْ بِذِكْرِ الدُّنْيَا[1] فَنَهٰى عَنْ ذِكْرِهَا فَضْلًا عَنْ إِصَابَةِ عَيْنِهَا.[2]

ترجمہ: اور فرمایا: دلوں کو دنیا کی یاد میں نہ لگاؤ، پس منع فرمایا دنیا کی یاد سے، چہ جائے کہ اس کو حاصل کیا جائے (یعنی دنیا کی یاد میں ضرورت سے زیادہ مشغول نہ ہو)

فضیلت استغفار

وَقَالَ: وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ أَخْطَأْتُمْ حَتّٰى تَمْلَأَ خَطَايَاكُمْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، ثُمَّ اسْتَغْفَرْتُمُ اللّٰهَ لَغَفَرَ لَكُمْ.[3]

ترجمہ: اور فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر تم اتنے گناہ کرو کہ جس سے زمین وآسمان کا مابین پر ہوجاوے پھر اللہ سے مغفرت مانگو تو وہ معاف فرمائے گا۔

فائدہ:

پس انسان کو چاہئے کہ: رحمت الٰہی سے ناامید ہوکر توبہ میں دیر نہ لگائے اور جلد از جلد تمام گناہوں سے سچے دل سے تائب ہوجاوے تو اللہ تعالی معاف کردے گا، اس کی رحمت وسیع ہے اور توبہ کی حقیقت یہ ہے کہ انسان اپنے پچھلے گناہوں پر دل میں سخت نادم ہوجاوے اور اس پر گریہ کرے اور موجودہ حالت کو درست کرلیوے اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا مصمم ارادہ کرلے اور ہرگز ہرگز گناہ کے قریب نہ جاوے، اور حقوق العباد کو اگر مالی ہو تو ادا کردے یا

---

[1] مجموعة رسائل ابن أبي الدنيا: ذم الدنيا: (١٢٢/٢) الرقم: ٢٦٤.

[2] البدور السافرة في أحوال الآخرة: (ص: ٨).

[3] مسند أحمد: مُسْنَدُ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ، (١٤٦/٢١) الرقم: ١٣٤٩٣.

اس سے معاف کرالے، اور اگر غیر مالی ہو جیسے کہ اس کی ذات سے کسی دوسرے کو اذیت بدنی یا روحانی جیسے غیبت وغیرہ پہنچی ہو تو وہ بھی اس سے معاف کرادے۔

احتراز عن الاغنیا

وَقَالَ: إِيَّاكُمْ وَمُجَالَسَةَ الْمَوْتٰى، قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! وَمَنِ الْمَوْتٰى؟ فَقَالَ: الْاَغْنِيَاءُ.[1]

ترجمہ: اور فرمایا: بچاؤ اپنے آپ کو مُردوں کی ہم نشینی سے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مُردوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: اُمراء لوگ۔

فضیلت صبر وحب مساکین

وَقَالَ: مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ حُبُّ الْمَسَاكِيْنِ وَالْفُقَرَآءُ الصَّابِرُوْنَ جُلَسَاءُ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.[2]

ترجمہ: اور فرمایا: جنت کی کنجی مسکینوں سے محبت کرنا ہے اور صبر کرنے والے فقیر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہم نشین ہوں گے۔

مل کر کھانے کی فضیلت

وَقَالَ: اجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ، وَاذْكُرُوا اسْمَ اللهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ.[3]

ترجمہ: اور فرمایا: کھانا مل کر کھاؤ، اور اللہ کا نام پڑھا کرو اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔

---

[1] الزاهر في بيان ما يجتنب من الخبائث الصغائر والكبائر: (ص:٩٩)، الرقم:١٠٢.

[2] فيض القدير: (حرف اللام) (٢٨٧/٥) الرقم:٧٣٢٢.

[3] صحيح ابن حبان: كتاب الأطعمة: باب آداب الأكل: (٢٨،٢٧/١٢) الرقم:٥٢٢٤.

قلب حزیں

وَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ كُلَّ قَلْبٍ حَزِيْنٍ.[1]

ترجمہ: اورفرمایا: اللہ تعالیٰ رنجیدہ دل کو دوست رکھتا ہے۔

فائدہ: اس لئے کہ ایسی حالت میں انسان اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے۔

پابندی عمل

وَقَالَ: أَحَبُّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ.[2]

ترجمہ: اورفرمایا: اللہ تعالیٰ کے یہاں محبوب ترین اعمال میں سے وہ اعمال ہیں جو ہمیشہ کئے جائیں اگر چہ تھوڑے ہوں۔

فائدہ: پس جو عمل پابندی سے ہو اگر چہ تھوڑا ہو اس عمل سے بہتر ہے جو پابندی سے نہ ہو اگر چہ زیادہ ہو۔

مدار قرب

وَقَالَ: إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِيَ اَلْمُتَّقُوْنَ مَنْ كَانُوْا وَحَيْثُ كَانُوْا.[3]

ترجمہ: اورفرمایا: مجھ سے لوگوں میں سب سے زیادہ قریب متقی لوگ ہیں خواہ کوئی ہوں اور کہیں کے باشندے ہوں۔

فائدہ: یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کا مدار اتباع سنت اور تقوی پر ہے نہ کہ مال ونسب پر۔

---

[1] المستدرك: كتاب الرقاق: (٣١٥/٤).

[2] صحيح البخاري: كتاب الرقاق: بَابُ القَصْدِ وَالمُدَاوَمَةِ عَلَى العَمَلِ، (٩٨/٨).

[3] مسند أحمد: حَدِيثُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ (٣٧٦/٣٦) الرقم: ٢٢٠٥٢.

شکر انعام الٰہی

وَقَالَ:اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ: شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ.[1]

ترجمہ: اورفرمایا: پانچ چیزوں کوقبل پانچ چیزوں کے غنیمت سمجھو،اپنی جوانی کواپنے بڑھاپے سے پہلے اورصحت کو بیماری سے پہلے اورغنا کوفقر سے پہلے اورفرصت کومشغولی سے پہلے اوراپنی زندگی کوموت سے پہلے۔

اخوت

وَقَالَ:الْمُسْلِمُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ إِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكَى كُلُّهُ وَإِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ.[2]

ترجمہ: اورفرمایا: مؤمن لوگ مانند اعضا شخص واحد کے ہیں (یعنی اگر بے چین ہوتا ہے اس کاایک عضوتو بے چین ہوتے ہیں اس کے باقی اعضا مثلا) اگر آنکھ بے چین ہوتی ہے توتمام وجود بے چین ہوتا ہے،اوراگرسر بے چین ہوتا ہے توتمام وجود بے چین ہوتا ہے۔

فائدہ: اسی طرح اگرایک مسلمان بھائی کوتکلیف ہوتو چاہئے کہ اس کی تکلیف سے سب کو بے چینی ہواوراس کے اِزالہ کی سعی کریں۔

چھوٹوں پررحم کرنااوربڑوں کی تعظیم

وَقَالَ:لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا، وَيُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا، وَيَأْمُرْ

---

[1] المستدرك: كتاب الرقائق:(٣٠٦/٤).

[2] الصحيح لمسلم: كتاب البر والصلة والآداب:باب تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِينَ وَتَعَاطُفِهِمْ وَتَعَاضُدِهِمْ. (٢٠٠٠/٤) الرقم:٢٥٨٦.

بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ.[1]

ترجمہ: اورفرمایا: جس نے ہمارے چھوٹے پر شفقت نہیں کی اور بڑے کی توقیر نہیں کی اورامر بالمعروف نہیں کیا اور منکرات سے لوگوں کونہیں روکا وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی ہمارے طریق اورسنت پر مستقیم نہیں ہے)

یتیم کے ساتھ برتاؤ

وَقَالَ: خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ، وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ.[2]

ترجمہ: اورفرمایا: بہترین گھروں میں سے وہ گھر ہے جس میں یتیم کے ساتھ بھلائی کی جائے اور بدترین گھروں میں سے وہ گھر ہے جس میں یتیم ہواوراس کے ساتھ برائی کی جائے۔

تادیب

وَقَالَ: لِاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِصَاعٍ.[3]

ترجمہ: اورفرمایا: البتہ یہ کہ ادب سکھلاوے آدمی اپنی اولادکو بہتر ہے اس کے لئے اس سے کہ تصدق کرے ساتھ ایک پیمانے کے اناج میں سے (اس میں تعلیم ہے کہ اپنے بچوں کوادب سکھاؤ، اور دینی تعلیم دو کہ یہ بہترین صدقہ ہے)

مخلوق کے ساتھ احسان

وَقَالَ: اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلٰى عِيَالِهِ.[4]

---

[1] سنن الترمذی: أبواب البر والصلة: بَابُ مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ، (٣/٤٨٠) الرقم: ١٩٢١.

[2] سنن ابن ماجة: كتاب الأدب: بَابُ حَقِّ الْيَتِيمِ، (١٢/٢، ١٣) الرقم: ٣٦٧٩.

[3] سنن الترمذی: أبواب البر والصلة: بَابُ مَا جَاءَ فِي أَدَبِ الوَلَدِ (٥٠٢/٣، ٥٠٣) الرقم: ١٩٥١.

[4] شعب الإيمان: باب في طاعة الأمر: فصل في نصيحة الولاة (٤٣/٦، ٤٤) الرقم: ٧٤٤٨.

ترجمہ: اورفرمایا: مخلوق مانند عیال کے ہے واسطے اللہ کے پس محبوب ترین مخلوق میں سے طرف اللہ کے وہ شخص ہے کہ بھلائی کرے اس کی عیال سے۔

فائدہ: یعنی انسان کو چاہئے کہ مخلوق کے ساتھ اچھا سلوک کرے اوران کو نہ ستاوے اس لئے کہ خلق خدا کے خوش کرنے میں اللہ کی خوشنودی ہے اوران کے ستانے میں اللہ کی ناراضگی ہے۔

حسد کی برائی

وَقَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ، فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ.[1]

ترجمہ: اورفرمایا: بچاؤ اپنے آپ کو حسد سے، اس لئے کہ حسد فنا کرتا ہے نیکیوں کو، جیسے فنا کرتی ہے آگ لکڑی کو (یعنی حسد کرنے سے نیک اعمال ضائع ہوجاتے ہیں)

مسلمان سے رنجش نہ رکھنا

وَقَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ: فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ.[2]

ترجمہ: اورفرمایا: جائز نہیں آدمی کو یہ بات کہ چھوڑے اپنے مسلمان بھائی کو تین دن سے زائد کہ آپس میں ملتے ہیں پس اعراض کرتا ہے یہ ایک طرف (یعنی منہ موڑ لیتا ہے) اوراعراض کرتا ہے دوسرا دوسری طرف اور بہتر ان دونوں میں سے وہ ہے جو ابتدا کرتا ہے سلام سے۔

غیبت کی برائی

وَقَالَ: لَمَّا عَرَجَ بِي رَبِّي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ،

---

[1] سنن أبي داود: كتاب الأدب: بَابٌ فِي الْحَسَدِ، (٢٦٤/٧) الرقم: ٤٩٠٣.

[2] صحيح البخاري: كتاب الأدب: باب الهجرة (٢١/٨).

يَخْمُشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ. فَقُلْتُ: مَنْ هَؤُلَاءِ يَاجِبْرِيْلُ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ، وَيَقَعُوْنَ فِيْ أَعْرَاضِهِمْ.[1]

ترجمہ: اور فرمایا: جب کہ اوپر لے گیا مجھ کو رب میرا (یعنی جب معراج ہوئی مجھ کو) گزرا میں ایک قوم پر کہ ان کے ناخن تھے تانبے کے، کھرونچتے تھے منہ اپنے اور سینے اپنے، پس کہا میں نے: کون ہیں یہ؟ اے جبرئیل! کہا: یہ وہ لوگ ہیں کہ کھاتے ہی گوشت لوگوں کے (یعنی غیبت کرتے ہیں ان کی) اور پڑتے ہیں لوگوں کی آبرو میں۔

فائدہ: یعنی غیبت کرتے ہیں اور برا کہتے ہیں اور بسبب اس کے آبروریزی کرتے ہیں لوگوں کی، اور چوں کہ آبروریزی لوگوں کی کی اور اس سے خوشی حاصل کی، پس حق تعالی نے منہ اور سینے ان کے بھی ان کے ہاتھوں سے زخمی کرائے۔

اختیار نرمی

وَقَالَ: مَنْ يُّحْرَمِ الرِّفْقَ يُحْرَمِ الْخَيْرَ.[2]

ترجمہ: اور فرمایا: جو شخص محروم کیا گیا نرمی سے وہ محرم کیا گیا بھلائی سے۔

فائدہ: پس انسان کو چاہئے کہ خلق خدا سے نرمی برتے اور کسی انسان کے ساتھ سختی سے پیش نہ آئے۔

حفاظت الٰہی

وَقَالَ: إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا حَمَاهُ الدُّنْيَا كَمَا يَظَلُّ أَحَدُكُمْ يَحْمِيْ سَقِيْمَهُ الْمَاءَ.[3]

---

[1] مسند أحمد: مسند أنس بن مالك رضي الله تعالى عنه، (٥٣/٢١) الرقم: ١٣٣٤٠.

[2] الصحيح لمسلم: كتاب البر والصلة والآداب: باب فَضْلِ الرِّفْقِ. (٢٠٠٣/٤) الرقم: ٢٥٩٢.

[3] سنن الترمذی: أبواب الطب: بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحِمْيَةِ، (٥٥٩/٣) الرقم: ٢٠٣٦.

ترجمہ: اورفرمایا: جب دوست رکھتا ہے، اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بچاتا ہے اس کو دنیا سے جیسے کہ ہوتا ہے ایک تمہارا کہ بچاتا ہے اپنے مریض (استسقا) کو پانی سے۔

فائدہ: یعنی دنیا سے بچانا یہ کہ مال ومنصب دنیا سے اور اس چیز سے کہ ضرر کرے اس کے دین میں اور نقصان کرے اس کا عقبیٰ میں تا اس سے دور نہ پڑے اور اس کے غیر میں مشغول نہ ہوجاوے۔

فاجر پر رشک نہ کرنا

وَقَالَ: لَا تَغْبِطَنَّ فَاجِرًا بِنِعْمَةٍ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا هُوَ لَاقٍ بَعْدَ مَوْتِهِ إِنَّ لَهُ عِنْدَ اللّٰهِ قَاتِلًا لَا يَمُوْتُ . يَعْنِي النَّارَ.[1]

ترجمہ: اور فرمایا: رشک مت کر کسی فاجر پر (یعنی کافر پر یا فاسق پر) بہ سبب نعمت دنیا کے کہ رکھتا ہو اس لئے کہ تو نہیں جانتا ہے کہ کیا چیز پیش آنے والی ہے اس کو بعد مرنے اس کے کے، یعنی قبر یا حشر میں مقابلے میں اس نعمت کے کیا کیا محنت وعذاب اٹھائے گا تحقیق فاجر کے لئے نزدیک اللہ کے قاتل ہے (یعنی ہلاک کرنے والی ہے، کہ اس کی شان میں ہے کہ قتل کرڈالے) کہ نہیں مرتا (اور فنا نہیں ہوتا بل کہ ہمیشہ موجود ہے) مراد رکھتے تھے حضرت اس سے آگ جہنم۔

دنیا پر آخرت کو ترجیح

وَقَالَ: عَرَضَ عَلَيَّ رَبِّيْ لِيَجْعَلَ لِيْ بَطْحَاءَ مَكَّةَ ذَهَبًا، قُلْتُ: لَا يَارَبِّ، وَلٰكِنْ أَشْبَعُ يَوْمًا وَأَجُوْعُ يَوْمًا، فَإِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ إِلَيْكَ وَذَكَرْتُكَ، وَإِذَا شَبِعْتُ شَكَرْتُكَ وَحَمِدْتُكَ.[2]

---

[1] شرح السنة للبغوی: کتاب الرقائق: بَابُ النَّظَرِ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ (١٤/٢٩٤، ٢٩٥) الرقم: ٤١٠٣.

[2] سنن الترمذی: أبواب الزهد: بَابُ مَا جَاءَ فِي الكَفَافِ وَالصَّبْرِ عَلَيْهِ (٤/١٦٨، ١٦٩) الرقم: ٢٣٤٧.

ترجمہ: اورفرمایا کہ: پیش کیا اور ظاہر کیا مجھ پر پروردگار میرے نے میرے لئے مکہ کے سنگ ریزوں کو سونا، پس کہا میں نے: نہیں چاہتا میں یہ، اے پروردگار میرے، ولیکن چاہتا ہوں میں کہ پیٹ بھر کر کھاؤں ایک روز اور بھوکا رہوں میں ایک روز، پس جس وقت بھوکا رہوں زاری اور عاجزی کروں طرف تیرے اور یاد کروں میں تجھ کو اور جس وقت سیر ہوں میں تعریف کروں تیری اور شکر کروں میں تیرا۔

فائدہ: پیش کیا یعنی پیش کرنا ظاہری یا باطنی، اور یہ ظاہرتر ہے یعنی مجھ سے مشورہ کیا اور اختیار دیا مجھ کو کہ چاہو وسعت اختیار کرو دنیا میں اور چاہو توشہ بناؤ عقبیٰ کا بلاحساب وعقاب۔

پرسش مال وعلم بروز قیامت

وَقَالَ: لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ: عَنْ عُمُرِهِ فِيمَا أَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا أَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيْمَا أَنْفَقَهُ وَمَاذَا عَمِلَ فِيمَا عَلِمَ؟ [1]

ترجمہ: اورفرمایا: نہیں سرکنے کے پاؤں آدمی کے روز قیامت کے (یعنی کھڑا رکھیں گے اس کو بارگاہ خداوندی میں) یہاں تک کہ پوچھا جائے پانچ حالتوں سے، پوچھا جائے گا عمر اس کی سے کہ: کس کار میں صرف کی وہ؟

اور پوچھا جاوے گا جوانی اس کی سے کہ کس چیز میں پرانی کی وہ؟ یعنی جوانی گویا ایک لباس ہے کہ رفتہ رفتہ پرانا ہوجاتا ہے۔

اور پوچھا جاوے گا مال اس کے سے کہ: کہاں سے کمایا اس کو (یعنی وجہ حلال سے یا حرام سے) اور کس چیز میں صرف کیا اس کو (یعنی طاعت میں یا معصیت میں)۔

اور پوچھا جاوے گا کہ کیا کیا بیچ اس چیز کے جانا (یعنی علم کہ پڑھا عمل کیا یا نہیں)۔

فائدہ: ابوداود سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اے عویمر! کیا حال ہوگا تیرا جب کہا

---

[1] مشکاۃ المصابیح: کتاب الرقاق: الفصل الثانی: (۱٤۳۵/۳) الرقم: ۵۱۹۷.

جاوے گا تجھ کو دن قیامت کے کہ آیا عالم تھا تو یا جاہل؟ اگر کہے گا تو کہ عالم تھا میں، تو کہا جاوے گا تجھ کو کہ کیا عمل کیا تو نے بیچ علم کے کہ سیکھا تو نے؟ اگر کہے گا تو کہ جاہل تھا میں، تو کہا جاوے گا تجھ کو کیا عذر تھا تجھ کو جاہل رہنے میں، کیوں علم نہ پڑھا تو نے، پس نتیجہ یہ نکلا کہ جیسا جہل ذریعہ نجات نہیں ہوسکتا اسی طرح علم بلا عمل ذریعہ نجات نہیں ہوسکتا، پس انسان کو چاہئے کہ احکام دین سیکھے اور ان کو عمل میں لاوے۔[1]

دنیا بقدر ضرورت

وَقَالَ: هَلْ مِنْ أَحَدٍ يَّمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ إِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ؟ قَالُوْا: لَا يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ: كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ.[2]

ترجمہ: اور فرمایا کہ: آیا کوئی چلتا ہے پانی پر بغیر تر ہونے قدموں اپنے کے؟ کہا صحابہؓ نے کہ: کوئی نہیں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (یعنی ایسا کوئی نہیں کہ چلے پانی پر اور تر نہ ہوں قدم اس کے) فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: اسی طرح دنیا دار سلامت نہیں رہتا گناہوں سے (یعنی جو شخص کہ دولت میں یا دنیا کے کاموں میں پڑا گناہ سے سالم نہیں رہتا، غالباً اس میں خوفِ شدید دلانا ہے معصیتوں کے لئے اور نہایت رغبت دلانی ہے زہد دنیا پر، اور ترجیح دینا ہے آخرت کو دنیا پر، پس انسان کو چاہئے کہ حاجت سے زائد دنیا میں نہ پڑے اور ہر وقت طالب رضائے الٰہی رہے)۔

فضیلت ذکر

وَقَالَ: الشَّيْطَانُ جَاثِمٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ، فَإِذَا ذَكَرَ اللهَ خَنَسَ وَإِذَا غَفَلَ وَسْوَسَ.[3]

---

[1] بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث: كتاب البعث، باب كيف البعث (١٠٠٤/٢) الرقم: ١١٢٤.

[2] مشكاة المصابيح: كتاب الرقائق: الفصل الثالث: (١٤٣٦/٣) الرقم: ٥٢٠٢.

[3] جامع الأصول: (سورة المعوذتين) (٤٤٥/٢، ٤٤٦) الرقم: ٨٩٩.

ترجمہ: اورفرمایا کہ: شیطان آدمی کے قلب پر جما ہوا بیٹھا ہے جب آدمی اللہ تعالی کو یاد کرتا ہےتو وہ ہٹ جاتا ہےاور جب غافل ہوتا ہےتو وسوسہ ڈالنے لگتا ہے۔

مہاجر حقیقی

وَقَالَ: اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَـهَى اللّٰهُ عَنْهُ. [1]

ترجمہ: اورفرمایا: مہاجر حقیقی وہ شخص ہے جوترک کردے ان امور کوجن سے اللہ تعالی نے منع فرمایا۔

فائدہ: حضرات صوفیہ رحمۃ اللہ علیہم کا ارشاد ہے کہ ظاہر بدوں باطن کے قابل اعتبار نہیں اور مقصود اعمال سے ان کے حقائق ومعانی ہیں، اس حدیث میں اس پر صاف دلالت ہے کہ اگر کوئی شخص ظاہرا ہجرت کرے مگر جو اصل غرض ہے ہجرت سے کہ نامرضیات سے کنارہ کرنا اس کا اہتمام نہ کرے تو وہ حقیقتا مہاجر نہیں لیکن اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ظاہر محض غیر مقصود ہے اصل یہ ہے کہ ہر باطن کے لئے جو ظاہر شارع نے تجویز کیا ہے بدوں اس ظاہر کے وہ باطن حاصل ہی نہیں ہوسکتا۔

فراست مؤمن

وَقَالَ: اتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ. [2]

ترجمہ: اورفرمایا کہ: مومن کی فراست سے ڈرو، کیوں کہ وہ نور الہی سے دیکھتا ہے۔

فائدہ: حال فراست یہ ہے کہ صفا قلب کی بدولت جو کہ مواظبت ذکر اللہ اور ملازمت تقوی سے حاصل ہوتا ہے، اکثر وجدانی طور پر حقائق واقعات کے مدرک ہونے لگتے ہیں، گویا وہ کشف کا ایک شعبہ ہے، حدیث صراحتا اس کی مثبت ہے اور حدیث میں نور اللہ عبارت اسی صفا سے ہے جس کا سبب ذکر وتقوی ہے۔

---

[1] صحيح البخاري: كتاب الرقاق: بَابُ الِانْتِهَاءِ عَنِ المَعَاصِي، (١٠٢/٨).

[2] سنن الترمذي: أبواب تفسير القرآن: بَابٌ: وَمِنْ سُورَةِ الحِجْرِ (٢٠٠/٥) الرقم: ٣١٢٧.

قساوت قلبی

وَقَالَ:إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَأَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ، فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهُ، وَإِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰى تَعْلُوَ قَلْبَهُ، وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ {كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ}.[1]

ترجمہ: اورفرمایا کہ: بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے قلب میں ایک دھبہ پیدا ہوجاتا ہے پھر جب وہ باز آتا ہے اور توبہ واستغفار کرلیتا ہے تو اس کا قلب صاف ہوجاتا ہے، اور اگر دوبارہ پھر کرتا ہے تو اس دھبہ میں ترقی ہوتی ہے یہاں تک کہ اس کے قلب کو محیط ہوجاتا ہے اور یہ وہی زنگ ہے جس کا ذکر اللہ تعالی نے اس آیت میں فرمایا ہے

كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ مَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ.

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: یوں نہیں بل کہ ان کے دلوں پران کے اعمال بد کا زنگ چڑھ گیا ہے۔

فائدہ: اکثر بزرگوں کے کلام میں وارد ہے کہ ذکر وطاعت سے قلب نورانی ہوجاتا ہے اور غفلت ومعصیت سے قلب ظلماتی ہوجاتا ہے اس حدیث میں اسی نور وظلمت کا ذکر ہے، بس آثار ذکر وطاعت کے انوار ہیں اور آثار غفلت ومعصیت کے ظلمات۔

چلہ کشی

وَقَالَ:مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ أَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا ظَهَرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهِ عَلٰى لِسَانِهِ.[2]

---

[1] سنن الترمذی: أبواب تفسير القرآن: بَاب وَمِنْ سُورَةِ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ (٣٥٩/٥) الرقم: ٣٣٣٤.

[2] مسند الشهاب: (٢٨٥/١) الرقم: ٤٦٦.

ترجمہ: اور فرمایا: جوشخص چالیس دن تک اللہ کے لئے خلوص کے ساتھ عبادت اختیار کر لے علم کے چشمے اس کے قلب سے جوش زن ہو کر اس کی زبان سے ظاہر ہوتے ہیں (یعنی اکثر بزرگوں سے چلہ کشی کا اہتمام منقول ہے، یہ حدیث اس کی اصل ہے)

بیعت طریقت

وَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ: بَايِعُوْنِيْ عَلٰى أَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوْا (الحديث).[1]

ترجمہ: اور فرمایا حضرت نبی علیہ السلام نے: اس حال میں کہ گرداگرد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحابؓ کی ایک جماعت تھی کہ تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرلو، کہ تم شرک نہ کروگے، اور چوری نہ کروگے۔ (آخر حدیث تک)

فائدہ: حدیث شریف میں تصریح ہے کہ جن لوگوں کو آپ نے بیعت کا امر فرمایا وہ صحابہؓ تھے، اس سے ثابت ہوا کہ علاوہ بیعت اِسلام وجہاد کے ترک معاصی والتزام طاعت کے لئے بھی بیعت ہوتی تھی، یہی بیعت طریقت ہے جو صوفیا میں معمول ہے پس اس کا اِنکار ناواقفی ہے۔

علاج زنگ قلب

وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ: إِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ، كَمَا يَصْدَأُ الْحَدِيْدُ إِذَا أَصَابَهُ الْمَاءُ- قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَمَا جِلَاؤُهَا؟ قَالَ: كَثْرَةُ ذِكْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةُ الْقُرْآنِ.[2]

ترجمہ: اور فرمایا حضرت رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے کہ: ان دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا

---

[1] صحيح البخاری: كتاب الإيمان: بَابٌ: عَلَامَةُ الإِيمَانِ حُبُّ الأَنْصَارِ (١٢/١).

[2] شعب الإيمان: باب في تعظيم القرآن، فصل في إدمان تلاوته (٣٥٣/٢) الرقم: ٢٠١٤.

ہے، لوہے کی طرح کہ جب اس کو پانی پہنچتا ہے، زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کیا گیا کہ: یارسول اللہ! اس کا جلا کس چیز سے ہوتا ہے؟ فرمایا: موت کو بکثرت یاد کرنے سے، اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے سے۔

جواز توسل قرات شجرہ

وَكَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ :يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيْكِ الْمُهَاجِرِيْنَ. [1]

ترجمہ: اور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: فتح کی دعا کرتے بتوسل فقراء مہاجرین کے۔

فائدہ: اہل طریق میں مقبولان الٰہی کے توسل سے دعا کرنا بکثرت شائع ہے، اس حدیث سے اس کا اثبات ہوتا ہے اور شجرہ پڑھنا جو اہل سلسلہ کے یہاں معمول ہے اس کی بھی یہی حقیقت اور غرض ہے۔

فضیلت غربا و جواز توسل

وَقَالَ: ابْغُونِيْ فِيْ ضُعَفَائِكُمْ، فَإِنَّمَا تُرْزَقُوْنَ، أَوْ تُنْصَرُوْنَ بِضُعَفَائِكُمْ. [2]

ترجمہ: اور فرمایا: مجھ کو قیامت کے روز غربا میں ڈھونڈنا، کیوں کہ غربا کی ایسی فضیلت ہے کہ تم کو رزق اور دشمنوں پر غلبہ غربا ہی کے طفیل سے میسر ہوتا ہے۔

فائدہ: مثل حدیث بالا اس سے بھی توسل کا جواز ثابت ہے بل کہ اس میں مطلق اسلام ہی توسل کے لئے کافی معلوم ہوتا ہے کیوں کہ غیر مسلم تو یقینا مراد نہیں مگر شرط یہ ہے کہ اس شخص میں کوئی حیثیت مقبولیت کی ہو بمثل مسکنت مذکورہ فی الحدیث کے۔

---

[1] شرح السنة: (١٤/٢٦٤) الرقم: ٤٠٦٢.

[2] شرح السنة: للبغوي: كتاب الرقاق: باب فضل الفقراء (١٤/٢٦٤).

- ومشكاة المصابيح: كتاب الرقاق: باب فضل الفقراء الخ (٣/١٤٤٤) الرقم: ٥٢٤٦.

حقیقت وثبوت حال ووجد اہل طریقت

عَنْ شُفَيٍّ الْأَصْبَحِيِّ قُلْتُ لِأَبِيْ هُرَيْرَةَ : أَسْأَلُكَ بِحَقٍّ وَّبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِيْ حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ۔ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ: أَفْعَلُ، لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثْنَا قَلِيْلًا ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً، ثُمَّ أَفَاقَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ: أَفْعَلُ، لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيْثًا حَدَّثَنِيْهِ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَهُوَ فِيْ هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِيْ وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيْدَةً، ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلٰى وَجْهِهِ فَأَسْنَدْتُهُ عَلَيَّ طَوِيْلًا، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: حَدَّثَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.[1]

ترجمہ: شفی اصبحی سے روایت ہے کہ میں نے ابو ہریرہؓ سے کہا: میں آپ سے حق کے لئے اور پھر حق کے لئے درخواست کرتا ہوں کہ مجھ سے کوئی ایسی حدیث رسول اللہ ﷺ کی بیان کیجئے جس کو آپ نے خوب سمجھا ہو اور بوجھا ہو، ابو ہریرہؓ نے فرمایا کہ: ہاں! میں ایسا کروں گا، میں تم سے ایسی ہی حدیث رسول اللہ ﷺ کی بیان کروں گا جس کو میں نے سمجھا ہوگا اور بوجھا ہوگا پھر ابو ہریرہؓ نے ایک چیخ ماری (یہ کیفیت بے تابی کی یا تو شدت خوف سے ہوئی ہے کہ حدیث کا بلا کمی وبیشی کے بیان کرنا بڑی احتیاط کی بات ہے اور یا شدت شوق سے تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی مجالست آنکھوں میں پھر گئی، ہم تھوڑی دیر تک

---

[1] سنن الترمذی: أبواب الزهد: بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ (١٨٩/٤، ١٩٠) الرقم: ٢٣٨٢.

منتظر رہے پھران کوافاقہ ہوااورفرمایا کہ: میں تم سے ضرورایسی حدیث بیان کروں گا جومجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس مکان میں بیان فرمائی ہے کہ ہمارے پاس اس وقت کوئی نہ تھا، بجز میرے اور بجز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، پھرابوہریرہؓ نے بڑے زور سے ایک چیخ ماری، پھران کوافاقہ ہوااور پسینہ منہ پر سے پونچھااورفرمایا کہ: میں یہ کام کروں گا، میں اورآپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مکان میں تھے، ہمارے پاس اس وقت کوئی نہ تھا بجز میرے اور بجز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے، پھرابوہریرہؓ نے بڑے زور سے چیخ ماری پھرآگے کوجھک کرمنہ کے بل گر پڑے، میں ان کوبڑی دیر تک اپنے سہارے لگائے رہا، پھرافاقہ ہوااورفرمایا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔۔۔۔روایت کیااس کوترمذی نے۔

فائدہ:

وجد: کسی حالت غریبہ محمودہ کاغلبہ جوریاسے نہ ہو، اصطلاح میں وجد کہلاتاہے، حال اوروجد پرحدیث کی دلالت ظاہر ہےاورسلف کوبوجہ قوت تحمل کےاس درجہ کاوجد کم ہوتاتھالیکن احیاناہونے سےانکارنہیں ہوسکتا۔

وجد کاملین

عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ : مَا كَانَ أَحَدٌ مِّنَ السَّلَفِ يُغْشَى عَلَيْهِ ،وَلَا يُصْعَقُ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ، وَإِنَّمَا يَبْكُوْنَ ويَقْشَعِرُّوْنَ. ثُمَّ تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُـهُمْ لِذِكْرِ اللهِ.[1]

ترجمہ: حضرت اسماء سے روایت ہے کہ:سلف (یعنی صحابہ اورتابعین) میں سے تلاوت قرآن کے وقت نہ کسی پر بے ہوشی ہوتی تھی اورنہ کوئی چیختاتھاصرف رویاکرتے تھےاوران کے بدن پررونگٹے کھڑے ہوجاتے تھے پھرخداکی یادکی طرف ان کے پوست اورقلوب نرم ہوجاتے تھے۔

---

[1] جامع الأصول:الفرع الرابع: في الخشوع والبكاء عند القراءة(٤٦٧/٢) الرقم:٩٢٥.

فائدہ:

مسئلہ وجد کاملین: وجد کی حقیقت تو اوپر بیان ہو چکی ہے اس حدیث میں کاملین کا وجد مذکور ہے۔ اور قرآن مجید میں بھی اسی کا تذکرہ ہے اور غشی اور صعق جس کو عوام وجد سمجھتے ہی وہ وجد کی متوسط درجہ کی قسم ہے جو سلف میں کم پائی جاتی ہے جیسا کہ حدیث بالا میں حضرت ابو ہریرہؓ کا بے ہوش ہو جانا مروی ہے۔

منکرات سے روکنا حتی الامکان

وَقَالَ: مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُّنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الْإِيْمَانِ .[1]

ترجمہ: اور فرمایا: جو شخص کہ دیکھے یعنی جانے تم میں سے کوئی امر خلاف شرع پس چاہئے کہ تغیر کرے اس کو ساتھ ہاتھ اپنے کے (مثلا باجے توڑ ڈالے اور غصب کی ہوئی چیز مالک کو دلوادے) پس اگر طاقت نہ رکھے (ہاتھ سے تغیر کرنے کا بسبب فاعل اس کے قوی ہونے کے، اس سے) پس تغیر کرے اپنی زبان سے اور پڑھے آیت وعید کی اس کے آگے اور نصیحت کرے اور ڈراوے اور سخت وسست کہے، اگر سیدھی طرح نہ مانے) پس اگر تغیر نہ کر سکے زبان سے پس تغیر کرے ساتھ دل کے یعنی مکروہ رکھے دل سے اور سوزش دل ہو اور ارادہ رکھے اس کے تغیر کا زبان اور ہاتھ سے برتقدیر قدرت اور عداوت اور کنارہ کرے اس کے کرنے والے سے نہ نرا انکار اور بے رضائی ہو، اور یہ تغیر کرنا ساتھ دل کے سست ترین ایمان کا ہے۔

فائدہ:

یعنی سست ترین زمانہ ایمان کا ہے، اس لئے کہ اگر ہوتے اہل زمانہ قوی تو قادر ہوتے اوپر انکار قول اور فعل کے اور محتاج نہ ہوتے طرف اختصار کے اوپر انکار قلبی کے۔

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب الإيمان: باب بَيَانِ كَوْنِ النَّهْيِ عَنِ الْمُنْكَرِ مِنَ الإِيمَانِ الخ، (٦٩/١) الرقم: ٤٩.

حقیقتِ افلاس ومفلس

وَقَالَ: أَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوا: الْمُفْلِسُ فِيْنَا مَنْ لَّا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ. فَقَالَ: إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِیْ يَأْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَّصِيَامٍ وَّزَكَاةٍ وَّيَأْتِیْ قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ فَنِيَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُّقْضَى مَا عَلَيْهِ أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ.[1]

ترجمہ: اورفرمایا: صحابہؓ سے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کون شخص ہے مفلس؟ کہا: بعض صحابہؓ نے کہ مفلس ہم میں سے وہ شخص ہے کہ نہیں درہم واسطے اس کے اور نہ اسباب (یعنی نقد وجنس سے کچھ نہ رکھتا ہو) حاصل یہ کہ انہوں نے جواب دیا ساتھ اس چیز کے کہ وہ جانتے تھے بحسب عرف اہل دنیا کے اور غافل ہوئے امر آخرت سے، پس فرمایا: تحقیق مفلس میری امت (یعنی امت اجابت سے) حقیقت میں وہ شخص ہے کہ آئے گا دن قیامت کے ساتھ نماز، روزے، اور زکاۃ کے (یعنی طرح طرح کی مقبول عبادتیں اس کے پاس ہوں گی) اور آوے اس حالت میں کہ گالی دی ہے کسی کو، اور تہمت لگائی ہے کسی کو اور (ناحق) کھا گیا ہے مال کسی کا، اور خون کیا ہے (ناحق) کسی کا اور مارا ہے کسی کو (بغیر استحقاق کے یا زیادہ اس چیز سے کہ مستحق ہے اس چیز کا یعنی مفلس حقیقی وہ ہے کہ جس نے جمع کیا درمیان ان عبادات کے اور ان برائیوں کے) پس دیا جاوے گا یہ (مظلوم صاحب حق یعنی) نیکیوں ظالم کی سے اور یہ یعنی اور شخص صاحب نیکیوں اس کی سے، پس اگر تمام ہو جاویں گی نیکیاں اس کی پہلے اس کے کہ حکم کیا جاوے ساتھ جزا گناہ کے کہ اس پر ہے یعنی ہنوز جزا ان حقوق کی کہ اس پر ہیں

---

[1] الصحیح لمسلم: کتاب البر والصلة والآداب: باب تَحْرِيمِ الظُّلْمِ. (۱۹۹۷/٤) الرقم: ۲۵۸۱.

تمام نہ ہوں گے کچھ باقی رہ جاویں گے تو دی جاویں گی برائیاں مظلوموں کی اور ڈالی جاویں گی ظالم پر، پھر ڈالا جاوے گا وہ آتش دوزخ میں۔

ظلم کی برائی

وَقَالَ:مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ.[1]

ترجمہ: اور فرمایا: بدترین آدمیوں میں از روئے مرتبہ دن قیامت کے وہ بندہ ہے کہ کھوئی اپنی آخرت بسبب دنیا غیر اپنے کے (دنیا واسطے دوسروں کے حاصل کی اور بسبب اس کے ظلم لوگوں پر کیا جیسا کہ عمال اور مددگار ظالموں کی کرتے ہیں)۔

اقسام نامۂ اعمال

وَقَالَ:الدَّوَاوِيْنُ ثَلَاثَةٌ: دِيْوَانٌ لَا يَغْفِرُهُ اللهُ: الْإِشْرَاكُ بِاللهِ يَقُوْلُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ اللهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهِ} وَدِيْوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللهُ: ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَدِيْوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللهُ بِهِ: ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيْمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللهِ، فَذَاكَ إِلَى اللهِ: إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ .[2]

ترجمہ: اور فرمایا کہ: دفتر یعنی نامۂ اعمال تین طرح کے ہیں: ایک وہ نامۂ اعمال کہ نہیں بخشتا اللہ تعالی اس چیز کو کہ اس میں ہے وہ نامۂ اعمال ہے کہ اس میں شریک کرتا ہے کسی چیز کو ساتھ خدا کے یعنی کفر ہے۔ فرماتا ہے اللہ عزوجل کہ خدا تعالی نہیں بخشتا شرک اور دوسرا وہ نامہ اعمال ہے کہ نہیں مہمل چھوڑے گا اس کو خدا تعالی اور بالضرور حکم کرے گا ساتھ اس کے وہ ظلم

---

[1] سنن ابن ماجه: كتاب الفتن: بَابٌ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا (١٣/٢، ١٢)، الرقم: ٣٩٦٦.

[2] شعب الإيمان: باب في طاعة أولي الأمر: فصل في ذكر ما ورد من التشديد في الظلم (٥٢/٦) الرقم: ٧٤٧٣.

ہے بندوں کا آپس میں یہاں تک کہ بدلہ لے بحکم الٰہی بعض ان کا بعض سے (یا فضل کرے اللہ بعضوں پر ساتھ راضی کردینے مدعیوں ان کے کے، پس وہ بمنزلہ بدلہ لینے کے ہوگا، قائم مقام دیت کے دنیا میں)۔

اور تیسرا وہ نامۂ اعمال ہے کہ نہیں پروا کرتا اللہ تعالی ساتھ اس کے (یعنی اگر چاہے موافق اس کے حکم کرے اور اگر چاہے نہ کرے) وہ یہ ہے ظلم کرنا بندے کا درمیان اپنے اور درمیان خدا کے (یعنی قصور کرنا اللہ کے حقوق میں)۔

پس یہ سپرد ہے طرف اللہ کے، اگر چاہے عذاب کرے بندے کو بسبب اس عمل کے اور اگر چاہے درگزر کرے اس سے اور عذاب نہ کرے اس پر۔

فائدہ: پس معلوم ہوا کہ بندوں کے حقوق کا البتہ مؤاخذہ ہے اور اللہ تعالی کے حقوق میں شرک نہیں بخشا جائے گا اور باقی موقوف ہیں مشیت ایزدی پر چاہے عذاب کرے چاہے بخش دے۔

ورد ''اللہ، اللہ'' کا ثبوت

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا یُقَالَ فِی الْأَرْضِ اللّٰہُ اللّٰہُ.[1]

ترجمہ: اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ: قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دنیا میں اللہ اللہ نہ کہا جاوے گا۔

فائدہ: بعض کا اس طریق ذکر پر اعتراض ہے کہ اللہ اللہ مفرد ہے اس لئے نہ کسی معنی خبری کو مفید ہے نہ معنی انشائی کو، پھر اس ذکر بے معنی سے کیا فائدہ؟ مگر حدیث میں خود اسی ''افراد'' کے ساتھ اس نام پاک کو مقبول بتایا گیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ محض اسی کا تکرار بھی مشروع ہے اور معنی خبر اور انشاء میں منحصر نہیں، اگر اس سے تبرک واستحضار محض ہی مقصود ہے

[1] الصحیح لمسلم: کتاب الایمان: باب ذَهَابِ الإِيمَانِ آخِرَ الزَّمَانِ. (۱۳۱/۱) الرقم: ۱۴۸.

تو بے معنی اور غیر مفید کیوں ہوگا، ارشاد خداوندی **وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ**[1] ظاہرا الفاظ سے محض اسم کے ذکر کو بھی عام ہے۔

بناء اسلام

وَقَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ.[2]

ترجمہ: اور فرمایا: پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا ہے:

اول: شہادت توحید اور رسالت دوم: نماز کا قائم کرنا سوم: زکاۃ کا ادا کرنا چہارم: حج بیت اللہ کا کرنا اور پنجم: رمضان شریف کے روزے رکھنا۔

فائدہ: گویا اسلام بمنزلہ ایک مکان کے ہے جیسا کہ مکان بغیر اپنی بنیاد کے قائم نہیں ہوسکتا اسی طرح اسلام بغیر ان پانچ رکنوں کے قائم نہیں ہوسکتا۔

نماز

وَقَالَ: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ.[3]

ترجمہ: اور فرمایا: بندے کو کفر سے ملا دینے والی چیز ترک نماز ہی ہے۔

فائدہ: ہر قوم کی اپنی اپنی خاص علامت ہوتی ہے جس سے وہ پہچانی جاتی ہے جسے شعار کہا جاتا ہے، اسلام کا شعار نماز ہے، شعار کے گم ہونے کے بعد کوئی امتیازی نشان پھر باقی نہیں رہتا، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک زمانہ میں منافقوں کو بھی نماز پڑھنی پڑتی تھی تا کہ اس کے ترک سے ان پر کفر کا حکم نہ لگایا جاوے۔

---

[1] سورۃ المزمل: آیت: ۸، وسورۃ الدھر: آیت: ۲۵۔

[2] الصحیح لمسلم: کتاب الإیمان: باب أرکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ودعائمہ العظام: (۴۵/۱) الرقم: ۱۶.

[3] سنن الترمذی: أبواب الإیمان: بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ (۳۶۵/۴) الرقم: ۲۶۲۰.

فضیلت مسجد

وَقَالَ: أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا.[1]

ترجمہ: اور فرمایا: سب سے پیاری جگہیں اللہ تعالی کے یہاں مسجدیں ہیں اور سب سے مبغوض جگہیں اللہ تعالی کے یہاں بازار ہیں۔

فائدہ: انسان کی پیدائش کا مقصد یاد الٰہی ہے اور اللہ تعالی کی بارگاہ میں اس کی یاد سب سے زیادہ محبوب چیز ہے اور یہ قاعدہ ہے کہ محبوب کی قیام گاہ بھی محبوب ہوتی ہے اس لئے مسجدیں سب سے زیادہ محبوب ہیں اور یاد الٰہی سے غفلت اللہ تعالی کے یہاں مبغوض ہے اور غفلت کے اسباب جس جگہ سب سے زیادہ پائے جاتے ہیں وہ بازار ہیں اس لئے مبغوض ترین جگہ ہیں۔

زکاۃ

وَقَالَ: مَنْ آتَاهُ اللهُ مَالًا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ، مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ، لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوِّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ، يَعْنِي: شِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا مَالُكَ، أَنَا كَنْزُكَ.[2]

ترجمہ: اور فرمایا: جس شخص کو اللہ نے دیا مال پس ادا نہ کی زکاۃ اس کی بنایا جاوے گا اس کے لئے مال اس کا دن قیامت کے سانپ گنجا واسطے اس کے ہوں گے دو نقطے سیاہ آنکھوں پر، بطور طوق کے ڈالا جاوے گا وہ سانپ اس کی گردن میں دن قیامت کے پھر پکڑے گا

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب المساجد: باب فَضْلِ الْجُلُوسِ فِي مُصَلَّاهُ بَعْدَ الصُّبْحِ وَفَضْلِ الْمَسَاجِدِ (٤٦٤/١) الرقم: ٦٧١.

[2] شرح السنة للبغوی: كتاب الزكاة: باب وعيد مانع الزكاة (٤٧٨/٥) الرقم: ١٥٦٠.

دونوں طرفین منہ اس کے کی یعنی دونوں باچھیں اس کی، پھر کہے گا میں ہوں مال تیرا، میں ہوں خزانہ تیرا۔

فائدہ: سانپ گنجا یعنی اس کے سر پر بال نہ ہوں گے، یہ علامت ہے بہت زہریلے ہونے اور درازیٔ عمر اس کی کے۔

تاکید حج

وَقَالَ: مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ عَنِ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ، أَوْ سُلْطَانٌ جَائِرٌ، أَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ، فَلْيَمُتْ إِنْ شَاءَ يَهُودِيًّا، وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا.[1]

ترجمہ: اور فرمایا کہ: جو شخص کہ نہ منع کیا اس کو حج سے حاجت ظاہری نے (کہ نہ ہونا توشے اور سواری کا ہے) یا بادشاہ ظالم نے یا مرض بند کرنے والے نے پس مر گیا اور حج نہ کیا پس چاہئے کہ مرے اگر چاہے یہودی ہو کر اور چاہے نصرانی ہو کر۔

فائدہ: حاصل حدیث کا یہ ہے کہ: جس کے پاس سواری خرچ راہ ہو اور کوئی بادشاہ ظالم اور بیماری بھی مانع نہ ہو پھر باوجود اس کے حج نہ کرے تو چاہے یہودی ہو کر مرے چاہے نصرانی ہو کر اللہ کو کچھ پروا اس کی نہیں ہے۔

اجر حج

وَقَالَ: مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ.[2]

ترجمہ: اور فرمایا کہ: جو شخص حج کرے واسطے اللہ کے، پس نہ صحبت کرے اپنی عورت سے اور نہ فسق کرے پھرتا ہے مانند اس دن کے کہ جنا اس کو ماں اس کی نے۔

---

[1] سنن الدارمی: من کتاب المناسك: بَابُ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ (١١٢٢/٢) الرقم: ١٨٢٦.

[2] صحیح البخاری: کتاب الحج: بَابُ فَضْلِ الحَجِّ المَبْرُورِ (١٣٣/٢).

فائدہ: حاصل یہ کہ جوکوئی خالصاللہ حج کرے، اوراس میں جماع اورکلام بدنہ کرے اورنہ کوئی گناہ کی چیز کرے تو وہ ایساپاک گناہوں سے ہوکرپھرتاہے جیساپاک گناہوں سے پیدا ہواتھاماں کے پیٹ سے۔

رمضان کے روزے

وَقَالَ: مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ، لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَإِنْ صَامَهُ.[1]

ترجمہ: اورفرمایا: جوشخص افطار کرے قصدا ایک دن بھی، رمضان سے بدوں رخصت کے اور بدوں مرض کے، نہیں بدلا اتارتاہے اس سے روزہ رکھنا تمام عمر کا اگرچہ روزے رکھے تمام عمر۔

دین میں نئی چیز نکالنا

وَقَالَ: مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ.[2]

ترجمہ: اورفرمایا: جوشخص ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز داخل کرے گا جو اس میں نہیں ہے تو وہ مردود ہے۔

فائدہ: یعنی جس شخص نے اِسلام میں کوئی ایسی چیز نکالی جس کی کتاب وسنت سے کوئی سند ظاہر یا خفی ملفوظ یا مستنبط نہ مل سکے تو وہ مردود ہے۔

ہر بات کی تحقیق کرنی چاہئے

وَقَالَ: كَفَى بِالْمَرْءِ كَذِبًا أَنْ يُّحَدِّثَ بِكُلِّ مَا سَمِعَ.[3]

ترجمہ: اورفرمایا: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہ کافی ہے کہ جو بات سنے وہی نقل کردے۔

---

[1] سنن الترمذی: أبواب الصوم: بَابُ مَا جَاءَ فِي الإِفْطَارِ مُتَعَمِّدًا (٩٣/٥) الرقم: ٧٢٣.

[2] الصحيح لمسلم: الأقضية: باب نَقْضِ الأَحْكَامِ الْبَاطِلَةِ وَرَدِّ مُحْدَثَاتِ الأُمُورِ (١٣٤٣/٣) الرقم: ١٧١٨

[3] الصحيح لمسلم: المقدمة: باب النَّهْيِ عَنِ الْحَدِيثِ بِكُلِّ مَا سَمِعَ، (١٠/١) الرقم: ٥.

فائدہ: اس حدیث شریف میں اس شخص کوڈانٹا گیاہے جوہرسنی ہوئی بات نقل کردیتا ہے خواہ وہ سچی بھی نہ ہوبل کہ اِنسان کافرض ہے کہ جوبات سنے اس کی تحقیق کرلے تاکہ سچ اورجھوٹ معلوم ہوجاوے۔

وضواورغسل کے لئے پانی کی مقدار

وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلٰى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ.[1]

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مد پانی سے وضو کرتے اورایک صاع یا پانچ مد غسل میں صرف کرتے۔

فائدہ: مد دو(۲)رطل کاہوتاہے اورصاع آٹھ رطل کا،ضرورت کے سوا پانی ضائع کرنے کی شریعت میں ممانعت ہے،آٹھ رطل یعنی چارسیر سے بآسانی غسل ہوسکتاہے،مثلا استنجا کرے،اس کے بعد وضوکرے اس کے بعد تھوڑا سا پانی لے کرسارے بدن پرمل دے تاکہ بدن تر ہوجاوے پھرسارے بدن پرتین بار پانی بہادے۔

گناہ کواچھااور براسمجھنا

وَقَالَ: إِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ، كَانَ مَنْ شَهِدَهَا فَكَرِهَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا، وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا، كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا.[2]

ترجمہ: اورفرمایا: جس وقت کئے جاویں گناہ زمین میں اور جوشخص اس وقت حاضر ہواوران کوبراسمجھے یعنی دل سے براجانے توہوگا مانند اس شخص کے کہ غائب ہے ان سے یعنی نہ جانا ان کواورجوشخص کہ غائب ہوان سے اورجانا ان کوپس راضی ہواان سے اوراچھا جانا ان کو، ہوگا مانند اس شخص کے کہ حاضر ہوا گناہوں میں یعنی اورنہ براجانا ان کو۔

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب الحيض: باب الْقَدْرِ الْمُسْتَحَبِّ مِنَ الْمَاءِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ، (۲۵۸/۱) الرقم: ۳۲۵.

[2] سنن أبي داود: كتاب الملاحم: بَابُ الْأَمْرِ وَالنَّهْيِ (٤٠١/٦) الرقم: ٤٣٤٥.

فائدہ: یعنی حقیقت حاضر اور غائب ہونے کی دل سے ہے نہ تن سے، جب ایک چیز کو مکروہ و ناخوش رکھے دل سے تو حقیقت میں اس سے غائب ہے، اگر چہ ظاہر میں حاضر ہے اور جب دل سے اس سے راضی وخوش ہو تو حاضر ہے، اگر چہ بظاہر غائب ہے۔

شہرت

وَقَالَ: بِحَسْبِ امْرِئٍ مِنَ الشَّرِّ أَنْ يُّشَارَ إِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فِيْ دِيْنٍ أَوْ دُنْيَا إِلَّامَنْ عَصَمَهُ اللهُ.[1]

ترجمہ: اور فرمایا کہ: کفایت کرتی ہے مرد کو برائی سے یہ کہ اِشارہ کیا جاوے طرف اس کے ساتھ انگلیوں کے دین میں یا دنیا میں مگر جس کو کہ بچاوے اللہ تعالیٰ۔

فائدہ: مشہور وانگشت نما ہونا دنیا میں تو ظاہر ہے کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنے کا راہ امن وسلامت سے ہے اور دین میں اس لئے کہ وہ بھی مظنہ پڑنے کا پیچ حال ریا اور حب ریاست اور اِمامت اور تقدم اور اعتقاد لوگوں کے اور تعظیم ان کی کے اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکروں نفس اور بہکانے شیطان کا ہے اور ایسے لوگ بہت کم ہیں کہ نجات پاویں اس سے اور سلامت رہیں اس میں مگر مقرب اور صدیق جیسے کہ کہا ہے مشائخ کرام نے: آخِرُ مَا يَخْرُجُ مِنْ رَأْسِ الصِّدِّيْقِيْنَ حُبُّ الْجَاهِ پس گوشہ نشینی اور گم نامی بہرحال بہتر ہے اور ساتھ سلامتی اور حفظ وحال کے زیادہ تر مگر جس کو بچاوے اللہ تعالیٰ، یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اس شخص کے حق میں ہے کہ محبت ریاست وجاہ کی اور قبولیت لوگوں کے دلوں کی دامن گیر اس کے حال کی نہ ہو، اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہیں اس سے، چناں چہ فرمایا ہے رب العزت نے اپنے کلام پاک میں اور حکایت بیان کی حال خواص بندوں اپنے سے: وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ (الفرقان)

---

[1] سنن الترمذی: أبواب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله صلى الله عليه وسلم: باب: ٨٦ (٢٤٣/٤).

خلق مراقبہ اوراس کا ثبوت

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبِيْ فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ[1] وَالتِّرْمِذِيُّ[2] وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ: أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ: وَعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ أَهْلِ الْقُبُوْرِ.

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا کندھا پکڑ کر ارشاد فرمایا کہ: دنیا میں اس طرح رہ گویا تو مسافر ہے بل کہ راہ میں گزر رہا ہے (روایت کیا اس کو بخاری اور ترمذی نے) اور ترمذی نے عابر سبیل کے بعد یہ جملہ اور زیادہ روایت کیا ہے کہ: اپنے کو اہل قبور میں شمار کر۔

فائدہ: تائید قول: **مُوْتُوْا قَبْلَ أَنْ تَمُوْتُوْا** یہ حدیث اس قول کی ہم معنی ہے پس اگر اس کو اس حدیث کی روایت بالمعنی کہا جائے تو مستبعد نہیں اور اکثر صحیح اقوال ان حضرات کے بنام حدیث جو مشہور ہیں تو بیش تر ان کے مضامین احادیث میں وارد ہیں اس لئے صوفیا کو وضاعین کہنا زیادتی ہے خلق مراقبہ کسی مضمون کا دل سے اکثر احوال میں یا ایک محدود وقت تک اس غرض سے کہ اس کے مقتضا پر عمل ہونے لگے تصور رکھنا مراقبہ کہلاتا ہے، جو اعمال مقصودہ قلب میں سے ہے اس حدیث میں اس کا امر ہے کیوں کہ اہل قبور میں اپنے کو شمار کرنا عمل قلب کا ہے اور اثر جو اس پر مرتب ہے وہ تقلیل تعلقات دنیویہ اور مثل میت کے شہوت اور غضب و اخلاق ذمیمہ کا مضمحل اور اتقیا و تفویض کا غالب ہو جانا ہے، اور دوسرے موقع پر حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] صحيح البخاري: كتاب الرقاق: بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ (٨٩/٨).

[2] سنن الترمذي: أبواب الزهد: بَابُ مَا جَاءَ فِي قِصَرِ الأَمَلِ (١٥٨/٤، ١٥٩) الرقم: ٢٣٣٣.

يَا غُلَامُ ،۔۔۔احْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ.[1]

احفظ اللہ کا جو مطلب ہے وہی حاصل ہے مراقبہ، جو اہل طریق کے عادات لازمہ سے ہے، رہ گئی خاص ہیئت وہ محض اس کے راسخ ہونے کے لئے ہے، اس لئے اس ہیئت کے منصوص ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

تصرف وہمت اور توجہ معمولہ اہل طریقت کا ثبوت

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: كُنْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّيْ فَقَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ قِرَاءَةً سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَلَمَّا قَضَيْنَا الصَّلَاةَ دَخَلْنَا جَمِيْعًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ هٰذَا قَرَأَ قِرَاءَةً أَنْكَرْتُهَا عَلَيْهِ وَدَخَلَ آخَرُ فَقَرَأَ سِوَى قِرَاءَةِ صَاحِبِهِ فَأَمَرَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَءَا فَحَسَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَأْنَهُمَا فَسُقِطَ فِيْ نَفْسِيْ مِنَ التَّكْذِيْبِ وَلَا إِذْ كُنْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ غَشِيَنِيْ ضَرَبَ فِيْ صَدْرِيْ فَفِضْتُ عَرَقًا وَكَأَنَّمَا أَنْظُرُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَرَقًا.[2]

ترجمہ: حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ: میں مسجد میں تھا ایک شخص آ کر نماز پڑھنے لگا اور قرآن مجید اس طرح سے پڑھا کہ میں اس کو غلط سمجھا (کیوں کہ کچھ کلمات ان کی یاد کے خلاف پڑھے تھے) پھر ایک اور شخص آیا اس نے اور ہی طرح قرآن مجید پڑھا جب ہم

---

[1] مسند أحمد: مُسْنَدُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (٤٠٩/٤، ٤١٠) الرقم: ٢٦٦٩

[2] الصحيح لمسلم: كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب بَيَانِ أَنَّ الْقُرْآنَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ وَبَيَانِ مَعْنَاهُ (٥٦١/١، ٥٦٢)، الرقم: ٨٢٠

سب نماز پڑھ چکے تو سب کے سب دربار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچے اور میں نے عرض کیا کہ: اس شخص نے قرآن مجید اس طرح پڑھا تھا کہ میں اس کو غلط سمجھا اور یہ دوسرا جو آیا تو اس نے اور ہی طرح پڑھا، آپ نے ان دونوں سے فرمائش کی اور ان دونوں نے پڑھا، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونوں کا پڑھنا ٹھیک بتلایا، میرے دل میں تکذیب (کی کیفیت درجۂ وسوسہ میں) واقع ہوئی وہ بھی جاہلیت کی سی (بل کہ اس سے بھی زیادہ) جب جناب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میری یہ حالت دیکھی جو مجھ پر غالب ہو رہی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارا، میں پسینہ پسینہ ہو گیا اور خوف سے میری یہ حالت ہوئی کہ گویا اللہ تعالی کو دیکھ رہا ہوں (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وجہ تحسین ان سب قراءتوں کی بتلائی کہ ان سب وجوہ سے پڑھنے کی اجازت ہے)

فائدہ: عادۃً ہاتھ مارنا جس سے یہ حالت ہوگئی تصرف ہے، ایسے ہی دوسری حدیث جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے جس وقت کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی دفعہ نزول وحی ہوا تھا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: **مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الجَهْدُ.** (الحدیث)[1]

یہ فرشتہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے ان کا پڑھنے کے لئے کہنا بایں معنی نہ تھا کہ جو پہلے سے یاد ہو وہ پڑھئے بل کہ یہ کہنا ایسا تھا جیسے استاد بچے کے سامنے (ا، ب، ت) رکھ کر کہتا ہے کہ پڑھو، یعنی جو میں بتلاؤں گا وہ پڑھو، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانا کہ میں پڑھا ہوا نہیں یا تو اس بنا پر ہے کہ آپ کا ذہن مبارک اقرأ کے اس معنی کی طرف منتقل نہیں ہوا اور یا آپ کو قرائن سے مظنون ہوا کہ کوئی ایسی چیز پڑھوائیں گے جس کے اخذ وضبط کے لئے پہلے سے پڑھے لکھے ہونے کی ضرورت ہے، بہر حال اس کی ضرورت تھی کہ اس قرآت مامور بہا کے

---

[1] صحیح البخاری: كِتَابُ التَّعْبِيرِ: بَابُ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ(٢٩/٩).

اخذ اور تلقی کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استعداد کی تقویت کی تکمیل کی جاوے، اس غرض سے فرشتے نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کئی بار دبایا، تا کہ قوت توجہ وہمت سے آپ کے قلب میں تصرف کرے، اس طرح اس حدیث سے اس عمل کا بھی اِثبات ہوتا ہے تاثر جوارح از فیض غیبی، چوں کہ فیوض غیبیہ سے قلب متاثر ہوتا ہے اور جوارح تابع قلب کے ہیں اگر وارد قوی ہوتا ہے تو جوارح پر اثر آتا ہے حتی کہ بعض اوقات غیب محض ہوجاتی ہے اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کپڑے میں لپٹنا اس لئے تھا کہ بدن پر اثر لرزہ کا تھا، پس اس سے اس کا اثبات ہوتا ہے، حال وجد واستغراق کی ہاتھ مارنے سے جو حالت ہوئی یہ وجد ہے اور اس کا غلبہ غایت درجہ استغراق ہے، اور غایت درجہ ہونا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تشبیہ دی ہے نظر الی اللہ سے اور ظاہر ہے کہ اگر نظر الی اللہ کا وقوع اس عالم میں ہوتا تو ہرگز ہوش وحواس بجانہ رہتے۔

بیان اشغال واذکارومراقبات طریقۂ شریفۂ

مشائخ نقشبندیہ مجددیہ قدس اللہ اسرارھم

پہلا سبق : .... ذکر اسم ذات

ذکر اسم ذات اس طور پر کرے کہ زبان کوتالو سے لگا کر دل کو پریشان خیالات اور ادھر ادھر کی باتوں سے خالی کرکے اور زبانِ دل کے ساتھ کہ جس کی جگہ بائیں پستان کے نیچے دوانگلی کے فاصلے پر پہلو کی سمت میں ہے اسم مبارک اللہ اللہ کہے اور اس کے معنی کا لحاظ رکھے کہ وہ ایک ذات ہے جو تمام صفاتِ کاملہ کے ساتھ موصوف ہے اور ہر قسم کے نقصانات سے پاک جس پر ہم ایمان لائے ہیں ہر وقت اس ذکر کا خیال رکھے تا کہ دل ذکرِ الٰہی کے ساتھ جاری ہوجاوے۔

دوسرا سبق : .... لطیفۂ روح

اس کے بعد لطیفۂ روح سے جس کی جگہ دائیں پستان کے نیچے دوانگشت کے فاصلے پر ہے اسی طرح ذکر کرے۔

تیسرا سبق : .... لطیفۂ سر

پھر لطیفۂ سر سے جس کی جگہ بائیں پستان کے برابر سینے کی طرف کو دوانگشت کے فاصلے پر ہے اسی طرح ذکر کرے۔

چوتھا سبق : .... لطیفۂ خفی

اس کے بعد لطیفۂ خفی سے کہ جس کی جگہ دائیں پستان کے برابر دوانگشت کے فاصلہ پر سینے کی طرف ہے اسی طرح ذکر کرے۔

پانچواں سبق :..........لطیفۂ اخفی

اس کے بعد لطیفۂ اخفی سے کہ جس کی جگہ وسط سینہ ہے ذکر کرے حتی کہ پانچوں لطیفے ذکر کے ساتھ جاری ہوجائیں۔

چھٹا سبق :..........لطیفۂ نفس

پھر لطیفۂ نفس سے کہ جگہ اس کی انسان کی پیشانی کا وسط ہے، ذکر کرے۔

ساتواں سبق :..........لطیفۂ قالبیہ

لطیفۂ قالبیہ کا تعلق تمام بدن انسانی سے ہے، اس ذکر سے بال بال ذکرِ الٰہی کے ساتھ جاری ہوجاتا ہے، اس کو سلطان الاذکار کہتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ کبھی سلطان الاذکار کی جگہ دماغ کے اوپر کھوپڑی کے درمیان مقرر کرتے ہیں، اس سے بھی تمام بدن اللہ کے ذکر کے ساتھ ذاکر ہوجاتا ہے۔

جاننا چاہئے کہ لطیفۂ نفس اور اربعہ عناصر عالمِ خلق کے لطیفے ہیں اور عالمِ خلق کے ہر لطیفے کی اصل عالمِ امر کے لطیفوں میں سے کسی لطیفہ کی اصل ہے۔ چناں چہ قلب کی اصل نفس کی اصل ہے اور روح کی اصل ہوا کی اصل ہے اور سر کی اصل پانی کی اصل ہے اور خفی کی اصل آگ کی اصل ہے اور اخفی کی اصل مٹی کی اصل ہے اور عالمِ خلق کے لطیفوں کے ہر لطیفہ کی فنا و بقا عالم امر کے لطیفوں کے اصولوں میں سے کسی لطیفہ پر مبنی ہے جیسا کہ لطیفۂ نفس کی فنا و بقا مبنی ہے صفات افعالیہ کی تجلی پر جو کہ لطیفۂ قلب کی اصل ہے اور عنصر ہوا کی فنا و بقا مبنی ہے صفاتِ ثبوتیہ کی تجلی پر جو کہ لطیفۂ روح کی اصل ہے اور عنصر پانی کی فنا و بقا مبنی ہے شئونات ذاتیہ کی تجلی پر جو کہ لطیفۂ سر کی اصل ہے اور عنصر آگ کی فنا و بقا مبنی ہے صفاتِ سلبیہ کی تجلی پر جو کہ لطیفۂ خفی کی اصل ہے اور مٹی کی فنا و بقا مبنی ہے شانِ جامع کی تجلی پر جو کہ لطیفۂ اخفی کی اصل ہے۔

آٹھواں سبق :............نفی و اثبات کے ذکر کا طریقہ

یہ ہے کہ پہلے سانس کو ناف کے نیچے بند کردے اور محض اپنے خیال سے کلمہ لَاکو دماغ تک پہنچائے اور کلمہ اِلٰہَ کو دائیں کندھے پر نیچے کو لائے اور لفظ اِلَّا اللّٰہُ کی دل پر ضرب اس طرح لگائے کہ اس کا اثر دوسرے لطائف پر بھی پڑے اور لفظ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو سانس چھوڑتے وقت خیال سے کہے۔

اس ذکر کے اندر شرط یہ ہے کہ اس معنی کا لحاظ رکھے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے کوئی مقصود اور معبود نہیں ہے اور نفی لَا کے وقت اپنی ہستی اور تمام موجودات کی ہستی کی نفی کرے اور اثبات یعنی اِلَّا اللّٰہُ کے وقت اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے اثبات کو خیال میں رکھے نیز ہر ذکر میں شرط یہ ہے کہ نہایت عاجزی کے ساتھ چند بار بزبانِ خیال عرض کرے کہ الٰہی میرا مقصود تو ہی ہے اور تیری رضا، مجھے اپنی محبت و معرفت عطا فرما اور اپنی توجہ دل کی طرف اور دل کی توجہ ذات باری تعالیٰ کی طرف رکھنی ضروری ہے کیوں کہ ان دو چیزوں کے بغیر حصول نسبت مشکل ہے اس توجہ کو ''وقوف قلبی'' کہتے ہیں۔

نیز چاہئے کہ دل کو پریشان خیالات سے محفوظ رکھے تا کہ خیالات غلبہ نہ پا جاویں اسے ''نگہداشت'' کہتے ہیں۔

فوائد ''حبس نفس'' اس سے قلب میں حرارت، ذوق، رقت، نفی خطرات اور ترقی محبت اللہ تعالیٰ کی پیدا ہوتی ہے، ممکن ہے موجبِ حصول کشف بن جاوے۔

ذکر نفی و اثبات میں عدد طاق کا لحاظ رکھنا لازم ہے اس لئے اس کا نام ''وقوف عددی'' ہے اور یہ طریقہ حضرت خضر علیہ السلام سے منقول ہے کہ انہوں نے حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی علیہ الرحمہ کو تعلیم فرمایا تھا اگر ایک سانس میں اکیس بار تک پہنچانے کے بعد بھی فائدہ معلوم نہ ہو تو وہ عمل رائیگاں سمجھ کر از سر نو شروع کرے اور اس کے شرائط کا اچھی طرح لحاظ رکھے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم۔

نواں سبق :............تہلیل لسانی

یعنی زبان سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہنے کا بھی یہی معمول ہے لیکن اس میں سانس کو بند نہیں کیا جاتا، ادنی مقدار اس کی بارہ تسبیح اور اعلی درجہ پانچ ہزار، اگر سالک اس سے بھی بڑھ جائے تو فائدہ اٹھائے گا۔

دسواں سبق :............مراقبۂ احدیت

فیض آتا ہے اس ذات سے جو تمام صفاتِ کمال کی جامع ہے اور ہر نقصان وزوال سے پاک، فیض کے وارد ہونے کی جگہ میرا لطیفہ قلب ہے۔

مراقبات مشارب

گیارہواں سبق :............پہلا مراقبہ

اپنے لطیفہ قلب کو لطیفہ قلب مبارک آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابل سمجھ کر خیال کی زبان سے التجا کرے کہ الٰہی تجلیات افعالیہ کا فیض جس کو تو نے آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ قلب سے حضرت آدم علیہ السلام کے لطیفہ قلب میں القا کیا ہے، پیرانِ عظام کے وسیلے سے میرے لطیفہ قلب میں القا فرما۔

بارہواں سبق :............دوسرا مراقبہ

اپنے لطیفۂ روح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ روح کے مقابل تصور کر کے خیال کی زبان سے التجا کرے کہ الٰہی تجلیاتِ صفاتِ ثبوتیہ کا فیض جس کو تو نے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ روحِ مبارک سے حضرت نوح وحضرت ابراہیم علیہما السلام کے لطیفۂ روح میں القا کیا ہے، پیرانِ کبار کے طفیل سے میرے لطیفۂ روح میں القا کر۔

تیرہواں سبق : .... تیسرا مراقبہ

اپنے لطیفۂ سر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ سر کے مقابل جان کر زبانِ خیال سے عرض کرے کہ الٰہی شئون ذاتیہ کی تجلیات کا فیض جو تو نے حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ سر سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لطیفۂ سر میں القا فرمایا ہے پیران عظام کے وسیلہ سے میرے لطیفۂ سر میں القا فرما۔

چودہواں سبق : .... چوتھا مراقبہ

اپنے لطیفہ خفی کو مقابل لطیفہ خفی آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رکھ کر زبانِ خیال سے عرض کرے کہ الٰہی صفات سلبیہ کی تجلیات کا فیض جو تو نے آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفہ خفی سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لطیفہ خفی میں القا فرمایا ہے، پیرانِ کبار کے طفیل میرے لطیفہ خفی میں القا فرما۔

پندرھواں سبق : .... پانچواں مراقبہ

اپنے لطیفۂ اخفی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ اخفی کے مقابل تصور کر کے خیال کی زبان سے التجا کرے کہ الٰہی تجلیاتِ شانِ جامع کا فیض جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لطیفۂ اخفی مبارک میں القا کیا ہے، پیرانِ کبار کے طفیل سے میرے لطیفۂ اخفی میں القا فرمائیے۔

تنبیہ :

جاننا چاہئے کہ مراقبہ میں ہر اس لطیفہ کو جو موردِ فیض ہے ملحوظ رکھ کر سلسلہ کے مشائخ کرام کے اسی لطیفہ کو حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ان شیشوں کی مانند جو آپس میں ایک دوسرے کے مقابل ہوں فرض کر کے اس فیضِ مخصوص کو اس خاص لطیفہ میں بطریق عکس گمان کرے تا کہ بمقتضائے أَنَا عِنْدَ الظَّنِ عَبْدِيْ بِيْ (کہ میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک ہوں مقصد پورا ہو۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ (یہ بات اللہ تعالیٰ پر کوئی مشکل کام نہیں ہے)۔

سولہواں سبق : ....مراقبہ معیت ولایت صغری

آیت کریمہ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ(کہ وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہو) کے مضمون کا لحاظ رکھ کر پکے دل سے جانے کہ فیض آتا ہے اس ذات سے جو میرے ساتھ ونیز کائنات کے ذرات میں سے ہر ذرہ کے ساتھ اسی شان سے جو اس کی مراد ہے موجود ہے، فیض کا منشاولایت صغری کا دائرہ ہے جو اولیاءعظام کی ولایت ہے اور اسماء وصفات مقدسہ کا ظل، موردِفیض میرا لطیفہ قلب ہے۔

ولایت کبری

یہ تین دائروں اور ایک قوس پر مشتمل ہے۔

سترہواں سبق : ....نیت دائرہ اولی

آیت کریمہ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ(کہ ہم تمہاری رگِ جان سے بھی نزدیک تر ہیں) کے مضمون کو ملحوظ رکھ کر خیال کرے کہ فیض آتا ہے اس ذات سے جو نزدیک تر ہے مجھ سے میری رگِ جان سے اسی شان سے جو مراد ہے اللہ تعالی کی ذات کی، موردِفیض میرا لطیفہ نفس اور میرے عالم امر کے پانچوں لطیفے ہیں، فیض کا منشادائرہ اولی ولایت کبری ہے جو ولایتِ انبیاعلیہم السلام ہے اور ولایت صغریٰ کے دائرے کی اصل ہے۔

اٹھارواں سبق : ....دوسرے دائرۂ ولایت کبری کی نیت

آیت کریمہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ(کہ اللہ ان سے محبت رکھتا ہے اور مومن اس سے محبت رکھتے ہیں) کے مضمون کو ملحوظ رکھ کر دل میں خیال کرے کہ فیض آتا ہے اس ذات سے کہ جو مجھ کو دوست رکھتی ہے اور میں اس کو دوست رکھتا ہوں فیض کا منشاولایت کبریٰ کا دائرہ ثانیہ ہے جو انبیاعظام کی ولایت ہے اور دائرہ اولی کے لئے اصل ہے، موردِفیض میرا لطیفہ نفس ہے۔

انیسواں سبق :............ولایت کبری کے تیسرے دائرہ کی نیت

آیت کریمہ یُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ کوملحوظ رکھ کرخیال کرے کہ فیض آتا ہے اس ذات سے جو مجھ کودوست رکھتی ہے اور میں اس کودوست رکھتا ہوں،منشاءفیض کاولایت کبریٰ کا تیسرادائرہ ہے جوانبیاعلیہم السلام کی ولایت ہےاوردائرہ ثانیہ کے لئے اصل ہے،موردفیض میرالطیفہ نفس ہے۔

بیسواں سبق :............نیت قوس

مضمون يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهُ کوملحوظ رکھ کرخیال کرے کہ فیض آتا ہے اس ذات سے جو مجھے دوست رکھتی ہے اور میں اس کودوست رکھتا ہوں فیض کامنشاولایتِ کبری کاقوس ہے جوکہ تیسرے دائرے کے لئے اصل ہے،موردفیض میرالطیفہ نفس ہے۔

اکیسواں سبق :............مراقبہ اسم الظاہر

فیض آتا ہے اس ذات سے جوموسوم باسم الظاہر ہے موردفیض میرالطیفہ نفس اور عالم امر کے پانچوں لطیفے ہیں۔

بائیسواں سبق :............مراقبہ اسم الباطن

فیض آتا ہےاس ذات سے جواسم الباطن کے نام سےموسوم ہے،منشافیض کاولایت ِعلیا کادائرہ ہے جوملائکہ اعلی کی ولایت ہے موردِ فیض میرے تینوں عناصر ہیں سوائے عنصرخاک کے۔

تیئسواں سبق :............کمالات نبوت

فیض آتا ہے اس ذاتِ خاص سے جوکمالاتِ نبوت کامنشاہے موردفیض میرالطیفہ ٔ عنصرخاک ہے۔

چوبیسواں سبق :............کمالات رسالت

فیض آتا ہےاس ذاتِ خاص سے جوکمالاتِ رسالت کامنشاہے موردفیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

پچیسواں سبق :............کمالات اولوالعزم

اس ذات خاص سے فیض آتا ہے جو کمالات اولوالعزم کا منشا ہے، مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

چھبیسواں سبق :............حقیقت کعبۂ ربانی

اس ذات واجب الوجود سے فیض آ رہا ہے جس کے لئے تمام ممکنات سجدہ کرتی ہیں اور حقیقت کعبۂ ربانی کا منشا ہے، فیض کے وارد ہونے کی جگہ میری شکل وحدانی ہے۔

ستائیسواں سبق :............حقیقت قرآن مجید

فیض آتا ہے اس ذات بے مثل کمال وسعت والی سے جو منشا حقیقت قرآن مجید ہے۔ فیض آنے کی جگہ میری ہیئت وحدانی ہے۔

اٹھائیسواں سبق :............حقیقت صلاۃ

فیض آتا ہے اس ذات بے مثل کمالات وسعت والی سے جو حقیقت صلاۃ کا منشا ہے فیض کے آنے کی جگہ میری شکل وحدانی ہے۔

انتیسواں سبق :............معبودیت صرف

فیض آتا ہے اس ذات سے جو معبودیت صرفہ کا منشا ہے، مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

تیسواں سبق :............حقیقت ابراہیمی

فیض آتا ہے اس ذات سے جو حقیقتِ ابراہیمی کا منشا ہے مورد فیض میری شکل وحدانی ہے۔

اکتیسواں سبق :............حقیقت موسوی

فیض آتا ہے اس ذات سے جو حقیقت موسوی کا منشا ہے موردِ فیض میری شکل وحدانی ہے۔

بتیسواں سبق: ....حقیقت محمدی

فیض آتا ہے اس ذات سے جو حقیقت محمدی کا منشا ہے مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

تینتسواں سبق: ....حقیقت احمدی

فیض آتا ہے اس ذات سے جو حقیقتِ احمدی کا منشا ہے مورد فیض میری ہیئت وحدانی ہے۔

چونتیسواں سبق: ....حبّ صرف

فیض آتا ہے اس ذات سے جو حبّ صرف کا منشا ہے مورد فیض میری شکل وحدانی ہے۔

پینتیسواں سبق: ....دائرۂ لاتعین

فیض آتا ہے اس ذاتِ خاص سے جو دائرہ لاتعین کا منشا ہے موردِ فیض میری شکل وحدانی ہے۔

الحمد لله على نعمائه الشاملة والآئه الكاملة حمدا كثيرا طيبا والصلاة والسلام على نبيه وآله وعترته وأتباعه أجمعين، آمين.

اَلسِّلْسِلَةُ الشَّرِيْفَةُ

بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّكَ.

إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلَّمَ.

إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ خَلِيْفَةِ رَسُوْلِ اللهِ سَيِّدِنَا أَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا صَاحِبِ رَسُوْلِ اللهِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ.

إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا الْإِمَامِ الْقَاسِمِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.

إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا الْإِمَامِ الْجَعْفَرِ نِ الصَّادِقِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.

إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا أَبِيْ يَزِيْدِ نِ الْبُسْطَامِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.

إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا أَبِي الْحَسَنِ الْخَرَقَانِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.

إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا أَبِي الْقَاسِمِ الْجُرْجَانِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.

إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا عَلِيِّ نِ الْفَارْمَدِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.

إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا أَبِيْ يُوْسُفَ الْهَمْدَانِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.

إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا عَبْدِ الْخَالِقِ الْغُجْدَوَانِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.

إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَارِفِ نِ الرَّيْوَجَرِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.

إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مَحْمُوْدِ نِ الْفَغْنَوِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا عَزِيْزَانِ عَلِيِّ نِ الرَّامِيْتَنِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا بَابَا السَّمَاسِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا أَمِيْرِ نِ الْكُلَالِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا شَيْخِ الْمَشَايِخِ مُحَمَّدٍ بَهَاءِ الدِّيْنِ الْبُخَارِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا عَلَاءِ الدِّيْنِ الْعَطَّارِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا يَعْقُوْبَ الصَّرْخِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا عُبَيْدِ اللّٰهِ الْأَحْرَارِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الزَّاهِدِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا دُرْوَيْشِ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْأَمْكَنْكِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا عَبْدِ الْبَاقِیْ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا أَحْمَدَ الْفَارُوْقِيِّ السَّرْهِنْدِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمَعْصُوْمِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا سَيْفِ الدِّيْنِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا نُوْرِ مُحَمَّدِ نِ الْبَدَايُوْنِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.[1]
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مَظْهَرْ جَانِ جَانَانِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِیْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ شَاهِ الدِّهْلَوِيِّ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.

---

[1] بعض شجروں میں حضرت سید نور محمد بدایونی قدس اللہ سرہ کے بعد حضرت خواجہ محمد محسن قدس اللہ سرہ کا نام آتا ہے جس سے یہ وہم ہوتا ہے کہ حضرت سید نور محمد بدایونی کے شیخ خواجہ محمد محسن ہیں اور ان کے خواجہ سیف الدین قدس اللہ سرہ، حالاں کہ حضرت سید نور محمد بدایونی حضرت خواجہ محمد محسن اور خواجہ سیف الدین دونوں کے خلیفہ ہیں اور وہ دونوں حضرت خواجہ محمد معصوم قدس اللہ سرہ کے خلیفہ ہیں۔

إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا أَبِيْ سَعِيْدِنِ الْأَحْمَدِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا أَحْمَدْ سَعِيْدِنِ الْمَدَنِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا دُوْسْتُ مُحَمَّدِنِ الْقَنْدَهَارِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عُثْمَانِ الدَّامَانِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرَاجِ الدِّيْنِ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فَضْلِ عَلِيِّ نِ الْقُرَشِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الْغَفُوْرِ الْعَبَّاسِيِّ الْمَدَنِيِّ النَّقْشْبَنْدِيِّ الْمُجَدِّدِيِّ الْفَضْلِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا الشَّاهِ عَبْدِ اللهِ النَّقْشْبَنْدِيِّ الْمُجَدِّدِيِّ الْغَفُوْرِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا نَصِيْرِ حُسَيْنٍ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ.
إِلٰهِيْ بِحُرْمَةِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا نُوْرُ مُحَمَّدِ نِ الْقُرَشِيِّ النَّقْشْبَنْدِيِّ الْمُجَدِّدِيِّ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِ. وَنَوَّرَ اللهُ مَرْقَدَهُ وَأَعْلَى اللهُ دَرَجَاتِهِ وَنَفَعَنَا اللهُ بِعُلُوْمِهِ وَأَفَاضَ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِهِ وَفُيُوْضِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ آمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ.
اِرْحَمِ الْحَقِيْرَ الْفَقِيْرَ (پڑھنے والا اپنا نام لے) النَّقْشْبَنْدِيَّ الْمُجَدِّدِيَّ الْغَفُوْرِيَّ. وَارْزُقْهُ كَمَالًا فِيْ مَرْتَبَةِ الْإِحْسَانِ بِحُرْمَةِ سَيِّدِ بَنِيْ عَدْنَانٍ وَبِحُرْمَةِ سَادَاتِ هٰذِهِ السِّلْسِلَةِ الشَّرِيْفَةِ مِنْ سَيِّدِنَا أَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ إِلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا (یہاں اپنے شیخ کا نام لے) مُدَّظِلُّهُ الْعَالِيُّ. آمِيْنَ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ.
وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِهِ وَهُوَأَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ.

سند بیعت

مسمی/مسمات.......................ابن/بنت/زوجہ........................کو بوقت..................

یوم.......................بتاریخ...........ماہ...........سنہ................بمقام...............................

داخل طریقۂ عالیہ کیا۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اس عاجز وصاحب موصوف اور جملہ اہل اسلام کو صراطِ مستقیم پر قائم رکھے اور اپنی رضا وبقاءِ ابدی سے شرف بخشے۔ آمین۔

دستخط شیخ

گر ہمی خواہی کہ گردی در دو عالم ارجمند
دائما باشی غلامِ خاندان نقشبند

شجرہ شریف خاندان نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ غفوریہ

بزبان اردو

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكۡ وَسَلِّمۡ بِعَدَدِ كُلِّ شَيۡءٍ مَّعۡلُوۡمٍ لَّكَ.

حمد کل ہے رب کی ذات کبریا کے واسطے اور درود ونعت مولی مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے

اے خدا تو اپنی ذات کبریا کے واسطے فضل کر مجھ پر محمد مجتبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے

حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اکبر یار غار مصطفی صدق دے کامل تو ایسے باصفا کے واسطے

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فارس شمس برج معرفت درد اپنا دے مجھے اس جاں فدا کے واسطے

حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ تھے پوتے حضرت صدیق کے عالی ہمت کر مجھے اس ذوالعلٰی کے واسطے

حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ امام اتقیا واصفیا مطمئن مجھ کو بنا اس ذی عطا کے واسطے

قطب عالم غوث اعظم شیخ اکبر بایزید نور عرفاں دے مجھے نور الوریٰ کے واسطے

خواجہ حضرت بوالحسن جو ساکن خرقان تھے ذکر قلبی دے مجھے اس بارضا کے واسطے

حضرت خواجہ ابوالقاسم جو تھے گرگان کے ہو گناہوں سے رہائی پر حیا کے واسطے

فارمدی شیخ عالم خواجہ حضرت بوعلی دے مجھے اعمال صالح اولیا کے واسطے

حضرت خواجہ ابویوسف جو تھے ہمدان کے نفس ہو مغلوب میرا مقتدا کے واسطے

غجدوانی خواجہ عبد الخالق شیخ کمال دل منور کر مرا شمس الضحٰی کے واسطے

حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری اپنا عارف کر مجھے اس پیشوا کے واسطے

ساکن انجیر فغنہ یعنی محمود ولی دے مجھے توفیق حق اس بے بہا کے واسطے

حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی نام تیرا ہو عزیز اس بے ریا کے واسطے

خواجۂ بابا سماسی عاشق ذات خدا عشق سے پُر دل ہو اس عاشق خدا کے واسطے
میر میراں حضرت شاہ کلال متقی کر روا سب حاجتیں اس پر سخا کے واسطے
حضرت خواجہ بہاؤ الدین جو تھے نقشبند کر منقش دل مرا نور الہدی کے واسطے
حضرت خواجہ علاؤ الدین جو عطار تھے دل معطر ہو مرا اس خوش لقا کے واسطے
حضرت یعقوب چرخی بیکسوں کے دست گیر میری غفلت دور کر اس باعطا کے واسطے
حضرت خواجہ عبید اللہ جو احرار تھے دم بدم ہو عشق زائد دل ربا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد زاہد زہد کمال مجھ کو زاہد کر دے اس شاہ ولا کے واسطے
خواجۂ درویش محمد میر درویشاں ہوئے خاص درویشوں سے کر اس حق نما کے واسطے
خواجگی خواجہ محمد واقفِ اسرار حق مجھ کو بھی خواجہ بنا مرد خدا کے واسطے
حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رازداں رازداں مجھ کو بنا اس دل کشا کے واسطے
حضرت خواجہ مجدد الف ثانی بحر علم مجھ کو صبر وشکر دے بدر الدجٰی کے واسطے
عروۃ الوثقٰی محمد خواجہ معصوم اہل دل دل مرا تو کر منور دل صفا کے واسطے
خواجہ سیف الدین صاحب سیف تھے جو دین کے سر کٹے حرص وہوا کا ذی لقا کے واسطے
سید نور محمد تھے بدایونی ولی عشق سے سینہ جلے سید صفا کے واسطے
مرزا مظہر جان جاناں تھے حبیب اللہ شہید رکھ شریعت پر مجھے پیر ہدی کے واسطے
خواجہ عبد اللہ شاہ جو تھے مجدد دہلوی خاص بندوں سے بنا اس پارسا کے واسطے
بو سعید احمد کہ جو غوث زماں تھے بے گماں مجھ کو بھی اسعد بنا اس باوفا کے واسطے
خواجہ احمد سعید دہلوی مدنی ہوئے ذوق وشوق اپنا تو دے اس اولیاء کے واسطے
حاجی دوست محمد ساکن قندھار تھے قلب ذاکر رکھ مرا اس خوش ادا کے واسطے
خواجۂ عثمان دامانی جو قطب وقت تھے مجھ کو بھی ویسا بنا شیر خدا کے واسطے
شہ سراج الدین صاحب تھے امیر صوفیاں مجھ کو صوفی کر خدا اس باصفا کے واسطے
حضرت فضل علی جو نور حق میں غرق تھے میرا دل پرنور کر اس پرضیا کے واسطے

راہ میں تیری فدا تھے حضرت عبد الغفور میرے دل کو کر غنی اس ذی غنا کے واسطے
تھے رضائے حق کے طالب سیدی عبداللہ شاہ کر منور دل میرا اس باصفا کے واسطے
دین کی نصرت میں کوشاں جان و دل سے تھے نصیر مجھ کو بھی توفیق دے اس جاں فدا کے واسطے
نور محمد قریشی ہیں سراپا انکسار مجھ میں یہ صفت پیدا کر ان اولیا کے واسطے
محمدأمیر قطب دوراں پیر ما پیران پیر مجھ کو تو مقبول کر عاشق کبریا کے واسطے

التجا بدرگاہ خدا

کر قبول برکت سے ان ناموں کے ہر جائز دعا یارب اپنی رحمتِ بے انتہا کے واسطے
میرا دل رکھ دائما ذاکر بذکر اسم ذات اے خدا جملہ مقدس اصفیا کے واسطے
نیکیوں سے دور با دریائے عصیاں غرق ہوں دے رہائی اے خدا مجھ مبتلا کے واسطے
اے خدا مجھ کو تہی دستی کی کلفت سے بچا اپنے اکمل جود اور فضل وسخا کے واسطے
میرے ہر دشمن کو مجھ پر اے خدا راحم بنا اپنی رحمانی رحیمی اور عطا کے واسطے
یاالٰہی کار شیطانی سے مجھ کو دور رکھ ہر عمل مجھ سے کرا اپنی رضا کے واسطے
قبر میں آرام مجھ کو ابتدا سے ہو عطا اے خدا حضرت محمد مصطفی کے واسطے

آمین

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.
بِرَحْمَتِهٖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ. (ثَلَاثًا) يَاذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

نصیحت

عزیزو دوستو یارو یہ دنیا دارِ فانی ہے دل اپنا مت لگاؤ تم لحدمیں جا بنانی ہے

تم آئے بندگی کرنے پھنسے لذات دنیامیں ہوئی اندھی عقل تیری تری کیسی جوانی ہے

گناہوں میں نہ کر برباد عمر اپنی تو کر توبہ کہاں ہیں باپ داداسب کہ توجن کی نشانی ہے

نہ کربل اپنی دولت پرنہ طاقت پرنہ حشمت پر کہ اس دنیا کی ہرایک چیز تجھ کو چھوڑ جانی ہے

تو کر نیکی نمازیں پڑھ خدا کو یاد کر ہر دم کہ آخر میں تری ہرنیکی تیرے کام آنی ہے

نہوشیطان کے تابع نہ بے فرمان رب کاہو نبی کے در کا خادم بن مراد اچھی جوپانی ہے

شریعت کی غلامی کرگناہوں سے توبچ یارا بری حالت ہوظالم چورکی جومردزانی ہے

توروزی کھاحلال اپنی سراپانورتقوی بن کہ تقوی میں ترقی ہے یہ نعمت جاودانی ہے

پکڑلے پیر کامل کو کہ بیعت بھی ضروری ہے بجز مرشد کے اچھی بات کس جا تجھ کو پانی ہے

خدا یاد آئے جس کو دیکھ کر وہ پیر کامل ہے سوا مرشد کے دنیا کی محبت کس مٹانی ہے

شریعت کا غلام ہووے عجب اخلاق ہواس میں دل اس کا مثل آئینہ ہو یہ اس کی نشانی ہے

اگر تو طالب مولا ہے اور اصلاح کا جو یا تو جلدی کر پکڑ مرشد نصیحت یہ ایمانی ہے

قریشی دست بستہ عرض کرتا ہے سنو بھائی قسم رب کی نہ جھوٹ اس میں نہ لائق بدگمانی ہے

شجرہ شریف خاندان نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ غفوریہ

بزبان فارسی

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّكَ.

الٰہی از برائے شاہ لولاک — شفیع روزِ محشر احمد پاک
پئے بوبکر صدیق خرمند — کزوشد دینِ حق رازیب دہ چند
بہ سلماں کو ز اصحاب عظیم است — طریق شرع ازوے مستقیم است
پئے قاسم کہ از اہل یقیں بود — بسے ثابت قدم در راہِ دیں بود
بہ حرمت گلبن باغِ ہدایت — امامِ جعفر شاہِ ولایت
بہ حقِ بایزید عارف حق — کہ شد واصل بہ ذکر وفکر مطلق
بہ حرمت بوالحسن آں خواجہ معروف — کہ در زہد وورع بس بودموصوف
بہ بوالقاسم کہ بود او گورگانی — نبودش درعبادت مثل وثانی
برائے بوعلی مہر حقیقت — کہ بود او سالکِ چرخِ طریقت
بہ یوسف خواجۂ صاحب تمیزے — کہ جاں راکس ندارد زو عزیزے
بہ عبد الخالق آں مہر آفاق — کہ ہمتایش نیارد دست خلّاق
برائے عارفِ کامل فلک فر — محمد عارفِ تابندہ اختر
بہ حضرت خواجۂ محمود کامل — کہ گنج معرفت اور است حاصل
پئے میر علی سردار عالم — کہ از وے یافت رونق نسلِ آدم

بہ حضرت خواجۂ بابا سماسی   کہ از بس داشت درخود حق شناسی
پئے میر کلالِ مستِ توحید   کہ برچرخِ طریقت بودناہید
پئے خواجہ بہاؤ الدین یکتا   کہ مثلش درجہاں نایدنہ ہمتا
پئے خواجہ علاؤ الدین عطار   کہ گشت ازوے معطر مغز پندار
بہ حضرت خواجہ مولانائے یعقوب   کہ چوں یوسف بہ عالم بود محبوب
پئے حضرت عبیداللہ احرار   کہ مثلش در جہاں کم بود ابرار
بہ مولانا محمد معدن الجود   کہ ازوے دید ہرکس روئے بہبود
پئے حضرت محمد محرمِ راز   کہ اندر فقر بود اوشاہ ممتاز
برائے خواجہ امکنگیٔ خوش خو   کہ در زہد وسخاوت بودنیکو
بہ فیض عام خواجہ باقی باللہ   کہ از سرّ حقیقت بود آگاہ
پئے حضرت مجدد الف ثانی   کہ چوں احمد ورا محمود خوانی
برائے حضرت خواجہ محمد   کہ درخلق ومروت بود احمد
بہ حضرت شیخ سیف الدین درویش   کہ تیغ جوہرحق داشت درخویش
پئے نورمحمد کہ چوخورشید   شعاعِ حق بہ دل میداشت جاوید
بہ حضرت شیخ شمس الدیں تاباں   حبیب اللہ مرزاجانِ جاناں
بہ حقّ شاہ عبداللہ کامل   کہ اومی بود عارف مردِ کامل
بہ شاہ ِ بوسعید عارف حق   بہ عالم بود ذاتش فیضِ مطلق
پئے احمدسعید شاہ دوراں   نہ بودہ مثلِ او در زہد وعرفاں
پئے دوست محمدعالی ہمت   کہ دائم بود اورا فیض ورحمت
برائے حضرت عثمان داماں   کہ ازوے بوددوائے دردمنداں
پئے خواجہ سراج الدین داماں   نہ دیدہ مثل او در خلق واحساں

پئے فضل علی شد صاحب ِ جود که قلبش صافی ازعجب وریابود
پئے عبدالغفورمجمع النور که زوتاریکئ دلہاست کافور
پئے عبداللہ شاہِ پاک طینت مراہم پاک کن اززنگ عصیاں
پئے سیدنصیرآں قطب داناں که انوارعلمش روشن ہرجا
قریشی شیخ نورمحمد که خوش نام که بااوگشته پخته ہردل خام
مولانامحمدامیر دریای عرفاں گلی ازگلشن ایں باغ وبستاں
خداوندابہ ایں پیران اعلام بکن دردوسرایم نیک انجام

آمین

وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.
بِرَحْمَتِهٖ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ (ثَلَاثًا) يَاذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ.

سلسلۂ شریفۂ نقشبندیہ مجددیہ فضلیہ غفوریہ

بزبان پشتو

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ كُلِّ شَيۡءٍ مَّعۡلُوۡمٍ لَّكَ.

په نامه د هغه رب غني سبحان چې په رحم پېدا کړ دے کل جهان
ظاهر کړے ئې په هر څه کښې قدرت دے که حجر دے که شجر دے که حېوان
چې مخلوق ئې ټول پېدا په محبت کړه تر ابده شو همه شکر ګويان
مرحمت ده کل واړو په ځان ځان دے غوره کړے ئې په ټولو کښې انسان
خلافت چې انسان ورلره ورکړه منتخب ئې کړه په دې کښې رسولان
محمد ته ئې په سرتاج د لولاک کړه شه په دوئي د ده پېدا کون مکان
اصحاب واړه ستوري د رحمت دي په همت دي د ګران منزل اسان
غوره شوي د حضرت څلور ياران دي يو علي رضي الله عنه دے بل عمر رضي الله عنه دے بل عثمان رضي الله عنه
ابوبکر صديق واړه کښې افضل دے هم مشهور لکه د نمر دے په جهان
سر حلقه ده طريقې د نقشبند دي هم جامع دے دا ايات د قرآن
هم مفخر ده اولياءد نقشبند دي چې خاص يار دے د نبي اخرزمان
نور د ده په پيروي کښې بزرګان دي چې هر يؤ د ده د باغ دے نګهبان
خليفه د ده سلمان فارسي دے دحضرت په اصحابو کښې عيان
د سلمان نائب حضرت امام قاسم دے د راوي د خولې بيان دے نه د ځان
بيا د ده نائب امام جعفرصادق دے چې په صدق به وه ژبه ګويان
مشرف امام صادق په خلافت کړه بايزيد بسطامي پير د پيران

د سپارلي مراتب دا طريقت دے حضرت شاه ابوالحسن ته د خرقان
پس له ده نه نقل شوے طريقت دے حضرت شاه ابوالقاسم ته د گوگان
د ما دون ابوعلي فارمدي كړے په مېدان د شريعت كښې پهلوان
په نظر د ده كامل مرتبه ياب شه حضرت شاه ابويوسف د همدان
د سردار د سلسلې د طريقت كړه حضرت شاه عبدالخالق د غجدوان
د ده باغ تازه په شېخ محمدعارف دے په ريورگر كښې چې د ده ادخانمان
خليفه د ده محمود ابخيرصاحب دے په دنيا كښې ئې خواره دي مريدان
هم د ده په نظر شېخ د تصوف شه عزيزان علي صاحب مولا ته گران
سماسي به يا لده نه سرفراز دي سر گروه د عاشقانو د منان
خرقه پوش د سماسي حضرت ميرسيد دے د الله په محبت كښې سرگردان
حضرت شاه بهاوالدين چې نقشبند دے شه په دوي د شېخ كلال دے كامران
شرافت چې د مولا ورته حاصل دے د تعريف طاقت ئې نه لري زبان
ستن د دين علاوالدين عطرفروش دے په خپل وخت كښې چې استاذ دے عرفان
ده نظر چې په يعقوب چرخي عطاركړه د عزت شهره ئې لاړه تر اسمان
په تاشقند كښې چې احرارعبيدالله دے دے مشهور دے لكه گل د باغستان
هم مشهور په هر وطن په هر ديار دے چې دے پير د جامي عبدالرحمٰن
د احرار په قدم تگ محمدزاده كړه ارماني د قدم بوس ئې شرشاهان
د زاهد بيعت چې شاه محمد درويش كړه خلاصه د محبت شه د يزدان
چې استاذ د ده امكنكي محمد درويش شه په فن د طريقت كښې نكته دان
امكنكي په دعا رنگ باقي باالله كړه فيض ئې خور شه په وطن د هندوستان
چې فنا په محبت كښې د مولا شه مشهور شه په زمين هم په زمان
هم د ده فريق امام رباني وه په سرهند كښې د فاروق د خاندان
مجدّد الف ثاني د ده لقب دے چې الله ورله وركړے دے داستان

اقتدا د مجدد محمد معصوم کړه شه قبول په هر وطن په هر دوران
سیف الدین چې پرې نظر د رحم وکړه د حضرت محمدحسن زره شه روښان
هم د ده په برکت شاه نورمحمد دے قبول شوے په دربار کښې د حنان
مرزاجان موندلے فېض د نورمحمد د تاریخه مې لیکلے دا بیان
حضرت شاه غلام علي چې دهلوي دے ارادت ورسره کړے مرزاجان
مجدد د طریقې وه په خپل کښې هم عالم وه هم صاحب وه د وجدان
هم د ده د باغچې گل ابوسعید دے عاشقان وو په ده هرځائې بلبلان
بوسعید په توجه احمدسعید کړه سرحلقه د عاشقانو د دیان
دوست محمدحاجي صاحب د ده مرید دے چې د فېض ئې ډک کړے خراسان
خلیفه د دوست محمد محمدعثمان دے یادېده به په هر ملک قطب زمان
بیا د ده مرید حضرت سراج الدین دے چې خائسته د طریقت دے پر عنوان
د سراج په رڼا تللے تر مطلب حضرت شاه فضل علي دے د ملتان
نکته دان د باریکو د طریقت دے حاصل شوے ورته قرب دے د رحمٰن
خلیفه حضرت شاه عبد الغفور دے چې عالم د شریعت د دې قرقان
فضل وکړې په مولا فضل عظیم خاندان ئې پاکیزه کړه د عصیان
ربه ته کرم په حق د عبدالحق کړې بهرمند کړې صاحبزاده عبدالرحمٰن
بیا خادم د ده سیدعبدالله شاه دے فضل کړے دے په ده غني سبحان
په حضرت نصیر حسین رحمت وریگې په دنیا به ئے خواره اوسی فیضان
د مولانا نور محمد قریشی درد دے لذتو ترینه اخلی عاقلان
شیخ امیر علوی په سر دتقوا تاج دے دی شاهان ئے په دربار کی خادمان

آمین

والحمد لله رب العالمین و الصلواة والسلام علی رسوله الکریم.

مناجات

يَا مَنْ يَرٰى مَا فِي الضَّمِيْرِ وَ يَسْمَعُ * أَنْتَ الْمُعِدُّ لِكُلِّ مَا يُتَوَقَّعُ

اے وہ کہ دل کی باتوں کو دیکھتا اور سنتا ہے، تو ہی پوری کرنے والا ہے ہر امید کو

يَا مَنْ يُرْجٰى فِي الشَّدَائِدِ كُلِّهَا * يَا مَنْ إِلَيْهِ الْمُشْتَكٰى وَ الْمَفْزَعُ

اے وہ کہ تمام مشکلات کے لئے اسے امید کی جاتی ہے، اے وہ کہ اسی کے پاس شکایت کی جاتی ہے اور وہ ملجا ہے۔

يَا مَنْ خَزَآئِنُ رِزْقِهِ فِيْ أَمْرِ كُنْ * أُمْنُنْ فَإِنَّ الْخَيْرَ عِنْدَكَ أَجْمَعُ

اے وہ کہ تمام رزق کے خزانے اس کے لفظ کن میں ہیں، فضل کر اس لئے کہ تمام بھلائی تیرے ہی پاس ہے۔

مَا لِيْ سِوٰى فَقْرِيْ إِلَيْكَ وَسِيْلَةٌ * فَبِالْاِفْتِقَارِ إِلَيْكَ فَقْرِيْ أَدْفَعُ

میرے پاس تیری طرف سوائے محتاجگی کے کوئی وسیلہ نہیں، پس محض اپنی محتاجگی کے ذریعہ سے اپنی حاجات پوری کرنا چاہتا ہوں۔

مَا لِيْ سِوٰى قَرْعِيْ لِبَابِكَ حِيْلَةٌ * فَلَئِنْ رُّدِدْتُّ فَأَيَّ بَابٍ أَقْرَعُ

میرے پاس تیرے در کے کھٹکھٹانے کے سوا کوئی حیلہ نہیں، پس اگر تو نے واپس کر دیا، تو پھر کس کا دروازہ کھٹکھٹاؤں۔

وَ مَنِ الَّذِيْ أَدْعُوْ وَ أَهْتِفُ بِاسْمِهِ * إِنْ كَانَ فَضْلُكَ عَنْ فَقِيْرٍ يُّمْنَعُ

اور کون ہے کہ جس کے نام کو پکاروں اور وسیلہ کروں، اگر تیرا فضل فقیر کو نہ ملا۔

حَاشَا لِجُوْدِكَ أَنْ تُقَنِّطَ عَاصِيًا * اَلْفَضْلُ أَجْزَلُ وَ الْمَوَاهِبُ أَوْسَعُ

کبھی تیرے فضل سے گناہ گار نا امید نہیں ہوسکتا، تیرا فضل بے حساب ہے اور بخشش تیری وسیع ہے۔

ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ وَآلِهِ * خَيْرُ الْأَنَامِ وَمَنْ بِهِ يُتَشَفَّعُ

پھر صلاۃ اور سلام ہو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی آل پر جو کہ بہترین خلائق ہیں اور انہی کی شفاعت طلب کی جاسکتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اورادوظائف روزمرہ

برائے خادمان طریقت وشریعت

بیت

ذکر گوذکر تاتراجان است　پاکیٔ دل زذکر یزداں ست

طالبانِ رضاالٰہی جب پچھلی رات کوخواب سے بے دار ہوں تو دو(۲) رکعت نماز تحیۃ الوضوادا کر کے تہجد کی نماز کم سے کم چار رکعت یا زیادہ سے زیادہ حسب استطاعت پڑھیں۔ سالک کے لئے یہ نماز ازحد ضروری ہے۔

نماز سے فارغ ہوکرایک سومرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ أَسْتَغْفِرُ اللهَ پڑھیں ،اس کے بعد حسب اجازت شیخ ومربی روحانی ذکرالٰہی ومراقبہ میں تانماز مشغول رہیں پھر نماز صبح باجماعت ادا کر کے سورۂ یٰسین ایک دفعہ تلاوت کریں اورایک سومرتبہ أَسْتَغْفِرُ اللهَ تَعَالٰى رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّأَتُوْبُ إِلَيْهِ اورایک سومرتبہ درود شریف اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ بِعَدَدِ كُلِّ شَيْءٍ مَّعْلُوْمٍ لَّكَ اورایک سومرتبہ تہلیل لسانی حسب ہدایت حضرت شیخ پڑھیں اورقبل ازطلوع مسبعات[1] عشر بہ تفصیل ذیل ختم کریں:

---

[1] یہ وہ دس چیزیں ہیں جوخضرؑ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سیکھ کر شیخ ابراہیم تیمیؒ کو تعلیم کیں اورفرمایا کہ: اس کی برکت سے جب تم کو حضرت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوگی تو خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس کی فضیلت معلوم کرلینا، چناں چہ ان کو زیارت نصیب ہوئی اور بہشت میں سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میوہ کھلایا اوراس کے فضائل بیان فرمائے، بزرگان دین کا یہ ورد ہے اس کے بے حد فضائل ہیں یہاں گنجائش کم ہے۔ (احیاء العلوم: ۱/۳۰۵)

(۱)سورۂ فاتحہ سات بار

(۲)سورۃ الناس سات بار

(۳)سورۂ فلق سات بار

۴)سورۂ اخلاص سات بار

(۵)سورۃ الکافرون سات بار

(۶) آیت الکرسی تاعظیم سات بار

(۷)کلمۂ تمجید سات بار

پڑھ کراس کے بعد: عَدَدَ مَاعِلْمِ اللهِ وَزِنَةَ مَاعِلْمِ اللهِ وَمِلْءَ مَاعِلْمِ اللهِ تین بار پڑھے۔

(۸)اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ. سات بار

(۹)اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ إِنَّكَ قَرِيْبٌ مُّجِيْبُ الدَّعَوَاتِ، يَاقَاضِی الْحَاجَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ. سات بار

(۱۰)اَللّٰهُمَّ يَارَبِّ افْعَلْ بِیْ وَبِهِمْ عَاجِلًا وَّآجِلًا فِی الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مَاأَنْتَ لَهٗ أَهْلٌ وَلَاتَفْعَلْ بِنَا يَامَوْلَانَامَانَحْنُ لَهٗ أَهْلٌ إِنَّکَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ جَوَادٌ کَرِيْمٌ مَّلِکٌ بَـرٌّ رَّؤُوْفٌ رَّحِيْمٌ سات بار

اورجب آفتاب ایک یادو نیزے کے بقدر بلند ہوجائے تو دو رکعت یا چار رکعت نماز اشراق پڑھیں اس کے بعد حسب ہدایت وباجازت پیرومرشد ایک حزب دلائل الخیرات کا پڑھ کر قرآن شریف بقدر ایک پارہ یا سوا پارہ تلاوت کریں، جب سورج خوب اونچا ہوجائے

تو نماز چاشت کی چار یا آٹھ یا بارہ رکعت پڑھیں، پھر اگر چاہیں تو تصوف کی کتابوں کا یا اسی کتاب میں سے مجموعہ اُحادیث کا یا آخر کتاب میں مختصر نصائح مذکورہ کا حسب توفیق مطالعہ کرتے رہا کریں بعد کچھ دیر قیلولہ یعنی سوجایا کریں، کیوں کہ یہ بھی رسول خدا ﷺ کے اِرشاد مبارک کے عین موافق ہے، پھر جب آفتاب ڈھل جائے تو چار رکعت نماز نفل بعد از زوال پڑھیں، بعد از اں ظہر کی نماز با جماعت ادا کریں اور دعوات فضلیہ کا ایک حزب ختم کریں اور سلسلہ شریفہ بھی ایک دفعہ پڑھ لیں، پھر چاہیں مطالعہ کتب تصوف کریں، یا کوئی عام فہم معتبر تفسیر قرآن یا مسائل فقہیہ ضروریہ از کتب معتبرہ میں (جو مناسب حال ہوں) وقت صرف کریں اور گاہ گاہ اسی کتاب کی قسم ثانی کی دعاؤں کا مطالعہ رکھیں اور حتی الامکان اس بات کے کوشاں رہیں کہ ایک ایک دعا حفظ ہوتی جائے اور ساتھ ہی ساتھ اس کا روزانہ معمول رکھیں تا کہ آنحضرت ﷺ کا اتباع ہر پہلو یعنی عبادات، عادات، اُخلاق وغیرہ میں حاصل ہو کر نور اِیمان سرسبز و شاداب رہے اور مصداق إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ کے صحیح معنوں میں بن کر نجات اخروی حاصل کریں، آمین۔

پھر نماز عصر با جماعت ادا کر کے تہلیل لسانی بارہ سو مرتبہ ورد کریں اور مسبعات عشر قبل از غروب آفتاب بھی ختم کریں۔

پھر تا نماز مغرب ذکر و شغل و مراقبہ میں مشغول رہیں۔

نماز مغرب با جماعت سے فارغ ہو کر نماز اوابین کی کم سے کم چھ رکعت یا بیس رکعت پڑھیں۔ایک مرتبہ سورۂ واقعہ کی تلاوت بھی کریں بعدہ ذکر و شغل مراقبہ میں وقت صرف کریں۔

پھر نماز عشا با جماعت ادا کر کے ایک سو مرتبہ درود شریف جو معمول سلسلہ ہے اور ایک سو مرتبہ استغفار پڑھیں، پھر سورۂ ملک کی تلاوت کر کے سو جائیں اور پھر تہجد سے بدستور ان اعمال کا سلسلہ شروع کریں۔

ہر نماز مفروضہ کے بعد آیت الکرسی، معوذتین اور سبحان اللہ ۳۳ بار، الحمدللہ، ۳۳ بار

اوراللہ اکبر ۳۴،مرتبہ کا بھی معمول رکھیں اور ہمیشہ اِلٰہ العالمین سے استقامت علی الشریعۃ طلب کرتے رہا کریں وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ.

صلاۃ التسبیح بھی علاوہ مفروضہ نمازوں کی فضیلت میں افضل ترین نماز ہے، ہر طالب مولی کو چاہئے کہ اس کے پڑھنے کی عادت ڈالے اور جمعہ کے روز تو ضرور ہی اس کو پڑھ لیا کرے۔

اعتکاف عشرۂ آخر رمضان، قیام لیلۃ القدر، نصف شعبان اور عید الفطر وعید الاضحیٰ ان کی حدیث میں بہت فضیلت آئی ہے، حتی الامکان ان کے حصول ثواب سے محروم نہ رہنا چاہئے۔

وَقَالَ عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ :لِکُلِّ شَيْءٍ زَکَاۃٌ، وَزَکَاۃُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ .[1]

پس طالب کو چاہئے کہ ان نفلی روزوں کا بھی ضرور اہتمام کرے مثلا: ایام بیض، شش روزے شوال کے، پیر و جمعرات اور ماہ ذی الحجہ کی نویں تک کے روزے، یوم عاشورہ اور پندرہ شعبان کا روزہ، ان کی بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت تعریف فرمائی ہے اس میں شک نہیں کہ نفلی عبادات سے بھی بہت قرب اِلٰہی حاصل ہوتا ہے مگر یہ یاد رہے کہ اگر قضا نمازیں یا ماہ رمضان کے روزے اپنے ذمے باقی ہوں تو اس کے لئے اولی یہی ہے کہ پہلے اپنے فرائض کی تلافی کرلے، بعد میں نوافل میں مشغول ہو،نہیں تو اس کی ایسی مثال ہوگی جیسے کہ ایک شخص کے ذمہ قرض ہے اور وہ ادا نہیں کرتا مگر دیگر خیرات وصدقات کرتا رہتا ہے تو اس کو اجر تو ملے گا مگر کس کام کا؟ جب فرائض کی پرسش ہوگی تو کیا جواب دے گا؟ اس لئے فرض کی قضا کو مقدم رکھنا چاہئے اور گزشتہ نمازوں کی قضا اول ظہر سے شروع کرے کیوں کہ سب سے اول جو نماز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پڑھائی تھی تو وہ یہی نماز پیشین تھی، اس بات کی بہت احتیاط کرنی چاہئے، اکثر لوگ غفلت میں پڑے رہتے ہیں وباللہ التوفیق۔

لہٰذا اس تباہی خیز وفتنہ انگیز دور میں علماء کرام کا فرض ہے کہ انوار محمدیہ علی صاحبہا الصلاۃ والسلام کا وہ نور جوان کے سینوں میں روشن ہے اس کی مشعل سے گم گشتگان راہ ہدایت کو شاہ راہ

---

[1] سنن ابن ماجۃ: کتاب الصیام، بَابٌ فِي الصَّوْمِ زَکَاۃُ الْجَسَدِ(۵۵۵/۱)، الرقم: ۱۷۴۵.

محمدی پرلاکر مَنْ أَحْيَا سُنَّتِيْ فَقَدْ أَحْيَانِيْ کے صحیح معنوں میں مصداق بنیں اورسید المرسلین کے سچے جانشین ہونے کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احیاء سنت میں سرگرم رہ کر سو(۱۰۰) شہیدوں کا اجر حاصل کریں۔

عزیزو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان ترک شدہ سنتوں کو زندہ کر کے بہشت میں آپ کی معیت کا فخر حاصل کرو، اور اپنے گھروں میں اور مسجدوں میں ان وظائف نبویہ کا چرچا ڈالو، اور خلاف سنت اور اہل بدعت کے وظائف سے اجتناب کرو، تاکہ تم سے خدا تعالی راضی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پرفتوح خوش ہو اور قبولیت دعا کے موانع حاصل ہو کر فلاح دارین کا راستہ کھل جائے۔ آمین

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى وَاجْعَلْ آخِرَتَنَا خَيْرًا مِّنَ الْاُوْلٰى وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.

خلاصۃ السلوک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول مسائل ضروری وعقائد اہل سنت و جماعت حاصل کرے، پھر ان رذائل کو دور کرے: حرص، غصہ، جھوٹ، غیبت، بخل، حسد، ریا، تکبر، کینہ۔

اور یہ اخلاق پیدا کرے: صبر، شکر، قناعت توکل، رضا۔

(۱) شرع کا پابند رہے۔

(۲) اگر گناہ ہوجائے تو جلدی توبہ واستغفار کرے۔

(۳) نماز باجماعت کا پابند رہے۔

(۴) کسی وقت یادِ الٰہی سے غافل نہ ہو۔

(۵) خلافِ شرع فقراء سے بچے۔

(۶) اپنے آپ کو سب سے کمتر جانے۔

(۷) بات نرمی سے کرے۔

(۸) سکوت وخلوت کو محبوب جانے۔

(۹) نہ اتنا زیادہ کھائے کہ کسل ہو اور نہ اتنا کم کھائے کہ عبادت سے ضعف ہوجائے۔

(۱۰) فقر وفاقہ سے تنگ دل نہ ہو۔

(۱۱) مخلوق سے نرمی برتے، ان کی خطا اور قصور سے درگذر کرے۔

(۱۲) کسی کی غیبت وعیب جوئی نہ کرے، عیب پوشی کرے۔

(۱۳) اپنے عیوب پیش نظر رکھے

(۱۴) کم ہنسے اور زیادہ روئے۔

(۱۵)عذابِ الٰہی اوراس کی بے نیازی سے لرزاں رہے۔

(۱۶)موت کا ہر وقت خیال رکھے۔

(۱۷)روزانہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے۔

(۱۸)غیر مشروع مجالس میں نہ جائے۔

(۱۹)رسومِ جہل سے بچے۔

(۲۰)اپنے اعمال پر مغرور نہ ہو۔

(۲۱)اولیاءِ کرام کے مزارات سے مستفید ہوتا رہے۔

(۲۲)گاہ گاہ عوامِ مسلمین کی قبور پر جا کر ایصالِ ثواب کرے۔

(۲۳)غرباء ومساکین وعلماء وصلحاء سے صحبت رکھے۔

(۲۴)اپنے مرشد ومربی روحانی کا ادب وفرمان کامل طور پر بجالاوے اور ہمیشہ استقامت کی دعا کرتا رہے۔

آداب الشیخ والمرید

حضور نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے:

إِنَّ اللهَ أَدَّبَنِي فَأَحْسَنَ تَأْدِيبِي.[1]

یعنی اللہ تعالی نے مجھے ادب سکھایا اور اچھا کیا میرا ادب۔

الغرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سالک کے لئے مؤدب کی سخت ضرورت ہے اور اس کا نام اصطلاح میں معلم اور شیخ ہے، اور نیز شیخ کے ذمہ واجب ہے کہ وہ اپنے مرتبہ (تادیب وتعلیم) کا حق پورا ادا کرے، اور مرید کے ذمہ واجب ہے کہ وہ طریق کا حق ادا کرے۔

شیخ کے لئے لازم ہے کہ: مرید کو ہر لغزش پر جو اس سے صادر ہو تنبیہ وزجر وتوبیخ کرے اور عفو یعنی عدم مؤاخذہ سے کام نہ لے اور مقام شیخوخت کی جگہ پر اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک اس کو کوئی شیخ اس جگہ پر خود نہ بٹھائے یا پھر حق تبارک وتعالی خود اس پر الہام فرمادیں اور جب کسی معاملہ میں کلام کرے اور اس کے مقابلے میں کوئی جھگڑنے والا کھڑا ہو جائے تو اپنے کلام کو قطع کردے کیوں کہ منازعت مناسب نہیں، اور شیخ کے لئے لازم ہے کہ: اذکار اور خلوت مع اللہ کے لئے کوئی وقت مقرر رکھے۔

مرید کو چاہئے کہ پیر کا خوب ادب رکھے۔ اور جو تعلیم وتلقین ذکر کی پیر اس کو بتلادے اس کا پابند رہے۔ اور اس کی نسبت یوں اعتقاد رکھے کہ جو فائدہ مجھ کو اپنے پیر سے پہنچ سکتا ہے وہ اس زمانے کے کسی اور بزرگ سے نہیں پہنچ سکتا۔ پیر کو یوں سمجھنا گناہ ہے کہ اس کو ہر وقت ہمارا سب حال معلوم ہے۔

طالب کو چاہئے کہ ہر وقت باوضو رہے اور کم کھانے، کم سونے اور کم کلام کرنے کی عادت

---

[1] فیض القدیر: (۲۲٤/۱) الرقم: ۳۱۰ ولکن فیہ: أدبنی ربی فأحسن تادیبی.

ڈالے۔شیخ اگر دینی امور میں کچھ حکم کرے تو اس کو ترک نہ کرے، شیخ کی اگر مالی خدمت کرے تو اس کا اظہار نہ کرے اور اس بات پر طمع یا مطالبہ نہ کرے کہ شیخ مجھ کو کچھ دیوے اور اپنا احسان شیخ پر نہ جتائے بلکہ اس کا احسان مانے کہ اس نے میری چیز کو قبول کیا اور رد نہیں کیا۔اور شیخ کے حضور میں لوگوں کی باتوں کی طرف متوجہ نہ ہو، شیخ اگر کسی کی تعظیم کو اٹھے تو مرید کو بھی چاہئے کہ شیخ کی پیروی کرے اور شیخ سے جب کلام کرے تو نرمی اختیار کرے، بلند آواز سے نہ بولے، اور شیخ کے روبرو قہقہہ نہ لگائے اور شیخ کے متعلق بداعتقادی کو اپنے سینے میں نہ آنے دے اگر کوئی وسوسہ آئے تو استغفار کرے، شیخ کے قرابت داروں اور عزیزوں سے صلہ رحمی رکھے اور جو کچھ واقعات سامنے آئیں شیخ سے بیان کرے، شیخ کے فرمان کو ہرگز رد نہ کرے اگر ممکن نہ ہو تو عذر کرے اور شیخ کے مریدوں اور طالبوں کی رعایت کرے اور شیخ کی ہر ایک چیز کا ادب واحترام کرے، جو کچھ شیخ کرے اس پر حجت نہ کرے اور جو کچھ شیخ حکم کرے اس کو دلیل سمجھے، اگر شیخ اس جہاں سے رحلت کر گیا ہو تو اس کے لئے دعائے مغفرت کرتا رہے۔شیخ کے روبرو بیہودہ باتیں نہ کرے، نہ کسی کے عیب بیان کرے۔اور شیخ کے روبرو کوئی ایسی بات نہ کرے جس سے وہ ناراض ہوجائے اور جب شیخ اس پر ناراض ہوجائے تو برا نہ مانے۔

اصطلاحات نقشبندیہ

نقل ہے کہ ایک روز حضرت خواجہ محمد بہاء الدین نقشبند قدس اللہ سرہ العزیز سے کسی شخص نے سوال کیا کہ: آپ کے طریقۂ مبارک کی بنیاد کس چیز پر ہے؟

فرمایا کہ: تین چیزوں پر:

اول تو خلوت در انجمن پر، یعنی ظاہر خلق میں مشغول ہو اور باطن حق تعالی کے ساتھ۔

دوم: مراقبہ

اور سوم: دوام ذکر

بیت

از دروں شو آشنا وزبروں بے گانہ وش

ایں چنیں زیبا روش کم می بودند اند رجہاں

اے عزیز! جاننا چاہئے کہ حضرات نقشبندیہؒ کی چند اصطلاحات ہیں، جن پر ان کے طریقے کی بنا ہے، بعضے اصطلاحوں میں تو اشغال کی طرف اشارہ ہے اور بعضے میں ان کی تاثیر کی شرطوں پر۔

(۱) ہوش در دم (۲) نظر بر قدم (۳) سفر در وطن

(۴) خلوت در انجمن (۵) یاد کرد (۶) بازگشت

(۷) نگہ داشت (۸) یادداشت

تو یہ آٹھ کلمات خواجہ عبد الخالق غجدوانیؒ سے منقول ہیں اور ان کے بعد تین اصطلاحیں خواجہ نقشبندؒ سے مروی ہیں:

(۱) وقوف زمانی (۲) وقوف عددی (۳) وقوف قلبی

ہوش دردم:

سے مراد ہے کہ ہردم کے ساتھ بے داری اور ہوشیاری رکھے، کہ ذکر لسانی اور قلبی بھی حضور دل سے ہو نہ کہ غفلت سے، اور ہمیشہ بے دار اور متجسس رہے اپنی ذات سے ہر سانس میں کہ وہ غافل ہے یا ذاکر، اور یہ طریقہ بتدریج دوام حضور کے حاصل کرنے کا ہے اور اس طرح کی ہوشیاری مبتدی کے واسطے مخصوص ہے، چناں چہ خواجہ عبید اللہ احرارؒ فرماتے ہیں کہ: دم کی نگہ بانی از حد ضروری ہے اور جو شخص دم کی نگہ بانی نہیں کرتا گویا وہ شخص طریقہ شریفہ بھول گیا، اور حضرت خواجہ نقشبندؒ فرماتے ہیں کہ: اس طریقے کا دار و مدار ہی دم پر ہے، کوئی دم اندر آنے اور باہر جانے میں بدون یاد الٰہی ضائع نہ ہو۔

بیت

دم بدم دم راغنیمت دان وہم دم شو بدم
واقف دم باش دردم ہیچ دم بیجا مدم

نظر برقدم:

اس سے مراد یہ ہے کہ: سالک پر واجب ہے کہ اپنے چلنے پھرنے کے وقت کسی چیز پر نظر نہ ڈالے سوائے بر پشتِ قدم، تا کہ کسی نامحرم کے اوپر نظر نہ پڑ جائے، اور نہ ہی اپنے بیٹھنے کی حالت میں دیکھے مگر اپنے آگے، اس واسطے کہ نفوس مختلفہ کا دیکھنا اور تعجب انگیز رنگوں پر نظر کرنا سالک کی حالت بگاڑ دیتا ہے اور اس سے روکتا ہے جس کی وہ طلب میں ہے اور حکم نظر میں ہے لوگوں کی آوازوں اور ان کی باتوں کی طرف کان لگانا بھی، کما قال تعالیٰ: قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ۞(النور) اور یہ یعنی نظر کو نیچے رکھنا بہ نسبت مبتدی کے ہے اور سالک کو چاہئے کہ ہر حال اور ہر وقت ہوشیار اور دانا و بینا رہے تا کہ غفلت کا دخل قلب سالک پر نہ ہو، اگر زمین و آسمان یا کسی اور طرف کے درمیان میں دیکھنا

یا نظر کرنی پڑ جائے تو سالک کو اس وقت چاہئے کہ عبرت سے نظر کرے، تا کہ سالک ایک خرمن بے بہا کو بحر عرفان سے نظر کرتے ہی حاصل کر لیوے، اسی واسطے ارشاد باری تعالی ہے: فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ۝۲ (الحشر)

اور منتہی پر تو واجب ہے کہ تامل کرے اپنے حال میں کہ وہ کس نبی کے قدم پر ہے، اس واسطے کہ بعض اولیا، سید المرسلین علیہ الصلاۃ والسلام کے قدم پر ہوتے ہیں اور ان کو پوری جامعیت کمالات حاصل ہوتی ہے اور بعض حضرت موسی علیہ السلام کے قدم پر ہوتے ہیں، وعلی ہذا القیاس۔

پھر منتہی اپنے پیشوا کو پہچان لے، تو چاہئے کہ اس کے حالات وواقعات اپنے پیشوا کے حالات اور واقعات کے ساتھ مناسب ہوں۔

حضرت غریب نواز خواجہ محمد فضل علی شاہ قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:

ہر وقت نظر بر قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت مقدسہ پر ہو کہ تمام عبادات وعادات حرکات وسکنات واخلاق عین سنت نبویہ کی میزان پر صحیح اتریں۔

بیت

عجب است اگر ہوست کشد کہ بہ سیر سرو مسن ورا
توز لالہ کم نہ دمیدہ دردل کشابہ چمن درآ

سفر در وطن:

اے عزیزو! سفر دو قسم پر ہے:

ایک ظاہر بدن سے کہ ہر ایک ملک اور صحرا بیابان وعجائبات کی سیر کرے

اور دوسرا سفر باطن روحی ہے جس کا مطلب نقل کرنا ہے، صفات بشریہ خسیسہ سے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف، اس طرح کہ مراقبہ اور تصور سے صفات بشریہ کو محو کر کے یعنی اپنے آپ کو نیست ونابود کر کے صفات ملکیہ فاضلہ کی طرف سبقت لے جاوے اور عجائبات

وغرائبات وتجلیات ربوبیت واُسرار نہانی کی سیر وسیاحت کرے،اسی واسطے ظاہر سفر سے سفر باطن اشرف واعلی ہے،پس ہروقت سالک سفر باطن میں محو اور مستغرق رہے اور سالک پر واجب ہے کہ اپنے نفس کا متفحص رہے کہ آیا اس میں کچھ حب خلق باقی ہے پھر جب اس کو جان جائے تو ازسرنو توبہ کرے اور جانے کہ یہ میرا بت ہے اس واسطے کہ جو تجھ کو خدا سے باز رکھے وہ فی الواقع تیرا بت ہے پھر کہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

لَآ اِلٰہَ سے ارادہ کرے کہ میں نے فلاں چیز کی محبت کو نفی کردیا اور اِلَّا اللّٰہُ کی ضرب سے قصد کرے کہ اللہ کی محبت میں نے اس کے مقام پر ثابت کردی اور وجہ اس کی یہ ہے کہ غیر خدا کی محبت کی رگیں اس کے دل کے اندر بہت چھپی ہوئی ہیں ان کا نکالنا ممکن نہیں مگر کمال تفحص اور تلاش سے اور سالک پر واجب ہے کہ تلاش کرے کہ آیا دل میں کسی کا حسد، کینہ یا اعتراض موجود ہے اگر معلوم ہو تو اس کو اس کلمہ کی مداومت سے دور کرے۔

پس سالک کے حق میں ایسا سفر کرنا فرض وواجب ہے۔

خلوت درانجمن:

اس کا مطلب یہ ہے کہ دل سے خدا کے ساتھ مشغول رہے،اپنے جمیع حالات میں، پڑھنے میں اور کلام کرنے میں اور کھانے اور پینے اور چلنے میں۔

پس سالک کو واجب ہے کہ خدا کی طرف متوجہ رہنے کا ملکہ یعنی قوت راسخہ بہم پہنچائے۔

یاد کرد:

اے عزیز طالب اللہ! یاد کرد، ذکر کرنے کو کہتے ہیں،خواہ ذکر لسانی ہو، یا ذکر قلبی ،نفی واثبات میں ہو یا صرف اثبات میں۔

پس سالک کو چاہئے کہ جس طرح مرشد ومربی روحانی سے تلقین وتعلیم پاوے بہرکیف اس کی یادداشت میں محبت دلی سے بیدار اور ہوشیار رہے یہاں تک کہ حق جل شانہ کی حضوری حاصل ہوجائے۔

بازگشت:

اور بازگشت اس کو کہتے ہیں کہ: جب ذاکر خیال وتصور سے نفی واثبات کو طاق طاق یعنی پندرہ یا اکیس مرتبہ کہے تو بعد اس کے زبان دل سے مناجات کرے کہ خداوندا! مقصود من توئی ورضائے تو، مرا محبت ومعرفت خود بدہ۔ یعنی اے خدا! مقصود میرا تو ہی ہے اور رضا تیری، مجھ کو اپنی محبت ومعرفت دے تاکہ طالب ان سرور اور کیفیات میں جو نفی واثبات میں حاصل ہوتی ہیں نہ پھنسے اور اس کو مقصود نہ سمجھے۔

نگہ داشت:

عبارت ہے خطرات (یعنی وساوس شیطانی اور رغبت معصیت اور احادیث نفس (لہو ولعب بے ہودہ ہزل گوئی) کو ہانکنے اور دور کرنے سے تو سالک کو لائق ہے کہ بہر وقت بے دار اور ہوشیار رہے، کسی خیال اور خطرے کو اپنے دل میں نہ چھوڑے یعنی دل کو صاف وستھرا رکھے اور چاہئے کہ خطرے کو ابتدائے ظہور میں روک دے، اس واسطے کہ جب ظاہر ہو چکے گا تو نفس اس کی طرف مائل ہوجاوے گا اور وہ نفس میں اثر کرے گا پھر اس کا دور کرنا مشکل ہوجاوے گا، پس نگہ داشت طریقہ ہے خالی کرنے خلوت خانۂ ذہن کا خطرات اور وساوس کے خطور کرنے سے، چناں چہ بزرگوں کا اِرشاد ہے کہ:

خطرے کو ساعت دوساعت بھی دل میں نہ رکھنا چاہئے۔

بزرگوں کے نزدیک یہ امر اہم ہے اور اولیائے کاملین کو یہ دولت تا زمان دراز حاصل رہتی ہے

یادداشت:

اس سے مراد یہ ہے کہ سالک کی توجہ صرف جو خالی ہے الفاظ اور تخیلات سے واجب الوجودی حقیقت کی طرف ہوجائے یعنی طالب اللہ ایسی توجہ خاص حق سبحانہ کی حقیقت اصلی کی

طرف باطن میں لگائے رکھے جو کہ تخیلات اور الفاظ سے نہ ہوتا کہ اللہ تعالی سے دوام آگاہی بوجہ ذوق ومحبت دلی حاصل ہوجائے گویا: وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ کونگاہ میں رکھے۔

پس اس واسطے سالک کو دوام واجب ہے تاکہ منزل یادداشت میں استغراق رہے اور حق بات یہ ہے کہ ایسا متوجہ رہنا باستقامت حاصل نہیں ہوتا مگر فنائے اتم اور بقائے کامل کے بعد۔ واللہ اعلم۔

خلاصہ یہ کہ یادداشت ذات مقدس کے دھیان کا نام ہے جو بلا ذریعہ الفاظ اور تخیلات کے ہو، یہ دولت منتہیان ولایت کو البتہ حاصل ہوتی ہے۔

وقوف زمانی:

اس سے مراد یہ ہے کہ سالک کو ہر وقت اپنے حال کا واقف رہنا چاہئے اور سالک کا معاملہ وقوف زمانی پر موقوف ہے، اس کی تفسیر ہوش دردم کے ذیل میں آچکی ہے، یعنی بعد ہر ساعت کے تامل کرنا کہ غفلت آئی یا نہیں، درصورت غفلت استغفار کرنا اور آئندہ کو اس کے ترک پر کمر ہمت باندھنا۔

وقوف عددی:

اس سے مراد رعایت عدد طاق کی ذکر میں ہے، نفی و اثبات کے، تو سالک کو چاہئے کہ ذکر نفی واثبات میں رعایت عدد طاق پر موقوف کرے تاکہ منزل طریقت تمام سرانجام ہو۔

وقوف قلبی:

عبارت ہے توجہ کرنے سے اس قلب کی طرف جو بائیں طرف چھاتی کے نیچے موضوع ہے، اور حکمت اس توجہ کی ویسی ہے جیسے ضربات کی رعایت میں حکمت ہے مشائخ قادریہ کے نزدیک یعنی تا اپنے غیر کے سوا توجہ نہ باقی رہے اور خطرات بیرونی کا دل میں دخل نہ ہونا بتدریج خدا ہی میں توجہ منحصر ہوا جاوے چناں چہ توجہ دلی اس طرح پر ہو کہ اس پر واقف رہے اثنائے

ذکر میں دل کو ذکرِ حق سے مشغول کرے اور اس کو ذکر اور اس کے مفہوم سے مہمل نہ چھوڑے ،خواجہ نقشبند قدس سرہ العزیز نے حبس نفس اور رعایت عدد کو ذکر میں لازم نہیں فرمایا اور وقوف قلبی تو ان کے نزدیک اُثنائے ذکر میں لازم ہے چناں چہ رابطۂ مرشد اور مراقبات لازم ہیں بل کہ مقصود ذکر سے دفع غفلت ہے اور یہ حاصل نہیں ہوتا بدوں وقوف قلبی کے اور کیا خوب کسی نے کہا ہے:

شعر:

عَلٰی بَیْضِ قَلْبِكَ کُنْ كَأَنَّكَ طَائِرٌ
فَمِنْ ذٰلِكَ الْاَحوَالُ فِیْكَ تَوَلَّدُ

یعنی اپنے دل کے انڈے پر پرندے کی طرح ہو جا، اس واسطے کہ اس کے لزوم سے تجھ میں حالات عجیبہ پیدا ہوں گے۔ وما توفیقی اِلا باللہ۔

تصفیہ قلب

قلب کی صفائی اور باطن کی درستی کی ضرورت

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ إِلٰى أَجْسَادِكُمْ وَلَا إِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ إِلٰى قُلُوْبِكُمْ.[1]

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: بے شبہ حق تعالی نہیں دیکھتے یعنی توجہ نہیں کرتے فقط تمہارے جسموں کی طرف اور نہیں دیکھتے فقط تمہاری صورتوں کی طرف، ولیکن دیکھتے ہیں تمہارے دلوں کی طرف۔

مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی ایسے اعمال کو قبول نہیں کرتے جو فقط ظاہر ہی میں اچھے معلوم ہوتے ہیں اور اخلاص اور توجہ قلبی سے خالی ہوں۔مثلا کوئی عبادت کرے اور بظاہر تو عبادت میں مشغول ہو مگر دل میں غفلت چھا رہی ہے اور یہ تمیز نہیں ہوتی کہ خدا کے سامنے کھڑا ہے یا کوئی اور کام کر رہا ہے تو ایسے اعمال مقبول نہیں ہوتے ،اور یہ غرض نہیں ہے کہ ظاہری اعمال کا بالکل اعتبار ہی نہیں بل کہ اعتبار ہے لیکن اس شرط سے کہ توجہ اور اخلاص قلبی بھی اس کے ساتھ ہو جیسا کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے کیوں کہ قلب خاص محل نظر الہی ہے اور جس طرح اس کو ظاہری طبی تشریح میں سلطان البدن ہونے کا شرف حاصل ہے اسی طرح روحانی اور باطنی تشریح میں بھی ملک الجوارح ہونے کا فخر میسر ہے جب تک اس کی حالت درست نہ ہوگی کوئی صورت فلاح اور نجات کی حاصل نہیں ہو سکتی ،مثلا کوئی ظاہر میں مسلمان ہو دل سے نہ ہو تو اس

---

[1] الصحيح لمسلم: كتاب البر والصلة والآداب: باب تَحْرِيمِ ظُلْمِ الْمُسْلِمِ وَخَذْلِهِ وَاحْتِقَارِهِ وَدَمِهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ(١٩٨٦/٤، ١٩٨٧)الرقم:٢٥٦٤.

کے اسلام کا خداوند کریم کے نزدیک کچھ بھی اعتبار نہیں، اور علی ہذا القیاس کوئی محض دکھانے یا ایسی ہی اور کسی غرض فاسد کے لئے نماز صدقہ وغیرہ عبادات کرے تو وہ کسی درجہ میں بھی شمار نہیں، پس معلوم ہوا کہ فلاح دارین اور مقبولیت عنداللہ تعالی کا مدار اصلاح قلب پر ہے، لوگوں نے آج کل اس میں بہت بڑی کوتاہی کر رکھی ہے فقط ظاہری اعمال تو کچھ تھوڑے بہت کرتے بھی ہیں اور ان کا علم بھی حاصل کرتے ہیں مگر باطنی اصلاح اور قلب کی درستی و اصلاح کی کچھ بھی فکر نہیں، گویا کہ یوں خیال کرتے ہیں کہ اصلاح باطن اور ریا، حقد و حسد وغیرہ کا علاج اور اس سے محفوظ ہونا کچھ ضروری نہیں، صرف ظاہری اعمال کو واجب سمجھتے ہیں اور ان کو نجات کے لئے کافی خیال کرتے ہیں حالاں کہ اصلی مقصود اصلاح قلب ہے جیسا کہ اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے اور اعمال ظاہری ذریعہ ہیں قلب کے درست ہونے کا، اور ظاہر اور باطن میں کچھ ایسا قدرتی علاقہ ہے کہ بغیر ظاہری حالت درست کئے ہوئے باطنی حالت درست نہیں ہوتی، اور جب تک ظاہری اعمال پر دوام نہ ہو اصلاح باطنی دائم نہیں رہتی، اور جب باطنی حالت درست ہو جاتی ہے تو ظاہری اعمال خوب اچھی طرح ادا ہوتے ہیں اور یہاں سے کوئی بے عقل یہ شبہ نہ کرے کہ ظاہری اعمال کی فقط اس وقت تک حاجت ہے جب تک کہ قلب کی حالت درست نہیں ہوتی، اور جب قلب درست ہو گیا تو پھر ظاہری اعمال کی کچھ حاجت نہیں خواہ کریں یا نہ کریں اس لئے کہ یہ عقیدہ کفر ہے اور وجہ اس کے باطل ہونے کی یہ ہے کہ جب قلب درست ہوگا تو وہ حتی المقدور ہر وقت اطاعت الہی میں مصروف رہے گا اور یہی علامت ہے اس کے درست ہونے کی، کیوں کہ مقصود اصلاح قلب سے یہی ہے کہ اطاعت الہی ہو اور اس کا شکر ادا ہو جائے اور پروردگار کی نافرمانی اور ناشکری نہ ہو اور نماز، روزہ وغیرہ کا طاعت الہی میں داخل ہونا صاف ظاہر ہے تو جب یہ طاعات چھوڑ دی گئیں تو پھر قلب کہاں درست رہا، اگر درست رہتا تو شب و روز مثل اولیاء کرام اور انبیاء علیہم السلام کے طاعت الہی میں ضرور مصروف رہتا کیا نعوذ باللہ کسی بے عقل اور احمق کو یہ وسوسہ ہو سکتا ہے کہ کسی کا قلب جناب سرور

عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب مبارک سے بھی صاف اور صالح ہے جس کو عبادت ظاہر کی حاجت نہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو باوجود اکمل الکاملین اور افضل المرسلین ہونے کے اس قدر ظاہری اعمال میں مصروف ہوتے تھے جس سے دیکھنے والوں کو بھی رحم آتا تھا اور تاحیات یہی حالت رہی اور آپ کی یہ کیفیت حدیث کی کتابوں میں خوب اچھی طرح مذکور اور مشہور ہے۔ لہٰذا مسلمانو! خوب سمجھ لو کہ جس طرح اعمال ظاہر یہ مثل صوم وصلاۃ وغیرہ کا ادا کرنا اور ان کے ادا کرنے کا جاننا واجب ہے، اسی طرح اعمال باطنیہ جیسے صوم وصلاۃ وغیرہ کا ریا ونمود وغیرہ سے محفوظ رکھنا یا کینہ، حسد وغضب وغیرہ سے قلب کو صاف رکھنا اور ان کے اعمال کے ادا کرنے کا طریقہ جاننا بھی واجب ہے، جن میں بعض اعمال تو محض قلب سے تعلق رکھتے ہیں جیسے گناہ کا قصد کرنا، کینہ یا حسد کرنا اور اخلاص پیدا کرنا اور بعض میں قلب اور دیگر اعضا بھی شریک ہیں جیسے صوم وصلاۃ، حج وصدقہ وغیرہ۔ لہٰذا مسلمانوں کو لازم ہے کہ ظاہر وباطن کی کامل طور سے اصلاح کریں کہ یہی ذریعہ نجات کا ہے اور فقط ظاہری اعمال کو بغیر درستی باطن کے نجات کے لئے کافی نہ سمجھیں، دیکھو! اگر کوئی شخص بہت سی نمازیں پڑھے اور نیت یہ ہو کہ لوگ بزرگ سمجھیں اور تعریف کریں تو کیا وہ عذاب سے بچ جائے گا؟ حالاں کہ نماز تو ایسی چیز ہے کہ اگر کوئی اس کو باقاعدہ اخلاص کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کے واسطے ادا کرے تو اس عذاب سے بھی بچ جائے جو ترک نماز پر ہوتا ہے اور ثواب بھی حاصل ہو، مگر افسوس کہ اس شخص نے بوجہ مرض ریا اور حب ثنا کے اس نماز کو برباد کردیا، پس اس کو چاہئے کہ اپنے ان امراض کا علاج کرے ورنہ عن قریب سخت ہلاکت میں مبتلا ہوجائے گا کیوں کہ مرض بڑھتا رہے گا اور علاج ہوگا نہیں ظاہر ہے کہ انجام ہلاکت ہوگا۔

بھائیو! اگر تم بیمار ہو اور تمہارا جسم مریض ہو تو کیا یہ گوارا کروگے کہ مرض میں مبتلا رہو اور باوجود قدرت کے علاج نہ کرو، یہاں تک کہ وہ مرض تم کو ہلاک کردے ہرگز نہیں گوارہ کرسکتے حالاں کہ اس مرض سے جو تکلیف ہوگی جسمانی ہوگی اور پھر وہ بھی چند روزہ دنیا ہی میں ہے، پس جب یہ بھی گوارا نہیں تو روحانی امراض میں مبتلا رہنا جس کی وجہ سے ایسی جگہ تکلیف ہو

جہاں ہمیشہ رہنا ہے اور اسے گوارا کرنا عقل سلیم کے بالکل خلاف ہے، لہذا ہر انسان کو لازم ہے کہ جسم اور قلب، ظاہر و باطن کی خوب اِصلاح کرے اور عقل سلیم سے کام لے کر فلاح دارین کو اپنا قبلہ مقصود سمجھے۔

کسی نے خوب کہا ہے:

کیا وہ دنیا جس میں ہو کوشش نہ دیں کے واسطے
واسطے واں کے بھی کچھ یا سب یہیں کے واسطے

عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ مَرْفُوْعًا فِيْ حَدِيْثٍ طَوِيْلٍ: أَلَا وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ(متفق عليه).[1]

یعنی فرمایا جناب رسول اللہ ﷺ نے: خبردار ہو اس بات سے کہ بدن میں ایک جز (اور وہ ایک بوٹی) ہے جب وہ درست ہوتا ہے تو تمام بدن درست ہوتا ہے اور جب وہ جز فاسد ہوتا ہے تو تمام بدن فاسد اور خراب ہو جاتا ہے اور آگاہ رہو کہ وہ جز دل ہے۔ (اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے)

مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اعضا کی درستی اور اِطاعت خداوندی کا بجالانا موقوف ہے قلب کی درستی پر کیوں کہ قلب سلطان البدن ہے اور رعیت کی اصلاح موقوف ہوتی ہے سلطان کے صالح ہونے پر، سو اعضا نیک کام جب ہی کریں گے جب کہ قلب صالح ہو، لہذا اصلاح قلب میں کوشش کرنا واجب قرار پایا، اس طور پر کہ اطاعت خداوندی واجب ہے، خواہ اطاعت فقط قلب سے تعلق رکھتی ہو، یا اس میں قلب کے ساتھ اعضا و جوارح کا بھی دخل ہو اور اطاعت کا صحیح اور مقبول ہونا موقوف ہے صلاحیت قلب پر، نتیجہ یہ نکلا کہ اصلاح قلب

---

[1] صحيح البخاري: كتاب الإيمان: بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ(۲۰/۱).
-الصحيح لمسلم: كتاب المساقاة: باب أَخْذِ الْحَلَالِ وَتَرْكِ الشُّبُهَاتِ(۱۲۱۹/۳، ۱۲۲۰) الرقم:۱۵۹۹.

واجب ہے،خوب سمجھ لو،دیکھئے!شریعت نے ایسی حالت میں جب کہ انسان کوبھوک کی خواہش ہواوراس حالت میں نماز پڑھنے سے طبیعت پریشان ہوتوحکم دیا ہے کہ ایسی حالت میں نماز پڑھنامکروہ ہے،بل کہ پہلے کھانا کھالو پھرنماز پڑھو،بشرطیکہ نماز کاوقت فوت نہ ہوجائےتواس میں حکمت یہ ہے کہ مقصودعبادات سے حق تعالی کے سامنے حاضری اور اظہار عبدیت ہے اس طرح کہ ظاہروباطن اس کےکام میں مشغول ہوں اورغیراللہ کی طرف حتی الامکان توجہ نہ رہے،اورجب بھوک لگی ہوتوگوظاہربدن میں نماز میں مشغول ہوگالیکن قلب پریشان ہوگا اوریہی دل چاہے گا کہ جلدی سے نماز سے فارغ ہوجاویں تاکہ جلد کھانامل جاوے،پس حق تعالی کے سامنےجس طرح حاضری چاہئےتھی اس میں بہت بڑاخلل واقع ہوگا ،اس واسطےایسی حالت میں نمازکومکروہ کہا گیا،پس معلوم ہواکہ اصل محل نظرخداوندی قلب ہے اورشریعت مقدسہ میں اس کی اِصلاح کابہت بڑاانتظام کیا گیاہے،بزرگان دین نے اِصلاح قلب کے لئے برسوں مجاہدے اورریاضتیں کی ہیں اس مختصررسالے میں بوجہ خوف طوالت زیادہ مضمون نہیں لکھا گیا،ورنہ کتابیں درکتابیں اس فن کی موجودہیں۔خوب سمجھ لو:

ما نصیحت بجائے خود کردیم
روزگارے دریں بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس
بررسولاں بلاغ باشد وبس

محاسبہ نفس

پابندی کے ساتھ تھوڑاساوقت صبح کواورتھوڑاساوقت شام کو یاسوتے وقت مقررکرلو، اس وقت میں اکیلے بیٹھ کراوراپنے دل کوجہاں تک ہوسکے سارے خیالوں سے خالی کرکے اپنے جی سے یوں باتیں کیا کرواورنفس سے یوں کہا کروکہ:

اے نفس!خوب سمجھ لے کہ تیری مثال دنیامیں ایک سوداگرکی سی ہے،پونجی تیری عمر

ہے اور نفع اس کا یہ ہے کہ ہمیشہ کی بھلائی یعنی آخرت کی نجات حاصل کرے اور یہ دولت حاصل کر لی تو سوداگری میں نفع ہوا، اور اگر اس عمر کو یونہی کھودیا اور بھلائی اور نجات حاصل نہ کی تو اس سوداگری میں بڑا ٹوٹا اٹھایا کہ پونجی بھی گئی اور نفع نصیب نہ ہوا، اور یہ پونجی ایسی قیمتی ہے کہ اس کی ایک ایک گھڑی بل کہ ایک ایک سانس بے انتہا قیمت رکھتی ہے اور کوئی خزانہ کتنا ہی بڑا ہو اس کی برابری نہیں کرسکتا، کیوں کہ اول تو اگر خزانہ جاتا رہے تو کوشش سے اس کی جگہ دوسرا خزانہ مل سکتا ہے، اور یہ عمر گزر جاتی ہے اس کا ایک پل بھی لوٹ کر نہیں آسکتا، نہ دوسری عمر آسکتی ہے، دوسرے یہ کہ اس عمر سے کتنی بڑی دولت کما سکتے ہیں، یعنی ہمیشہ کے لئے بہشت اور خدا تعالی کی خوشی اور دیدار اتنی بڑی دولت کسی خزانے سے کوئی نہیں کما سکتا، اس واسطے خوب سمجھ لو کہ یہ پونجی بہت ہی قدر اور قیمت کی ہوئی۔

اور اے نفس! اللہ تعالی کا احسان مان کہ ابھی تیری موت نہیں آئی جس سے یہ عمر ختم ہو جاتی، خدا تعالی نے آج کا دن زندگی کا اور نکال دیا ہے اور اگر تو مرنے لگے تو ہزاروں دل و جان سے آرزو کرے کہ مجھ کو ایک دن کی اور عمر مل جاوے تو اس ایک دن میں سارے گناہوں سے سچی اور پکی توبہ کرلوں اور پکا وعدہ اللہ تعالی سے کرلوں کہ پھر ان گناہوں کے پاس نہ پھٹکوں گا اور وہ سارا دن خدا تعالی کی یاد اور تابع داری میں گزاروں گا جب مرنے کے وقت تیرا یہ حال اور یہ خیال ہوتا تو اپنے دل میں یوں ہی سمجھ لے کہ گویا میری موت کا وقت آ گیا تھا اور میرے مانگنے سے اللہ تعالی نے یہ دن اور دیا ہے اور اس دن کے بعد معلوم نہیں اور دن نصیب ہوگا یا نہیں، سو اس دن کو تو اسی طرح گزارنا چاہئے جیسا کہ عمر کا اخیر دن معلوم ہو جانا اور اس کا گزارنا یعنی سب گناہوں سے پکی توبہ کرلے اور اس دن میں کوئی چھوٹی یا بڑی نافرمانی نہ کرے اور تمام دن اللہ تعالی کے دھیان اور اس کے خوف میں گزار دے اور کوئی حکم خدا کا نہ چھوڑے، جب وہ سارا دن اس طرح گزر جائے پھر اگلے دن یوں ہی سوچے کہ شاید عمر کا یہی ایک دن باقی رہا ہو، اور اے نفس! اس دھوکہ میں نہ آنا کہ اللہ تعالی معاف کردیں گے کیوں کہ اول تو تجھ کو

معلوم کیسے ہوا کہ معاف ہی کر دیں گے اور سزا نہ دیں گے، بھلا اگر سزا ہونے لگے تو اس وقت کیا کرے گا اور اس وقت کتنا پچھتانا پڑے گا اور اگر ہم نے مانا کہ معاف ہی ہو گیا تب تو نیک کام کرنے والوں کو جو انعام اور مرتبہ ملے گا وہ تجھ کو نصیب نہ ہوگا پھر جب تو اپنی آنکھ سے اوروں کو ملنا اور اپنا محروم ہونا دیکھے گا تو کس قدر حسرت اور افسوس ہوگا، اس پر اگر نفس سوال کرے کہ بتلاؤ! پھر میں کیا کروں؟ اور کس طرح کوشش کروں؟

توتم اس کو جواب دو کہ تو یہ کام کر کہ جو چیزیں تجھ سے مر کر چھوٹنے والی ہیں (یعنی دنیا اور بری عادتیں) تو ان کو ابھی چھوڑ دے اور جس سے تجھ کو سابقہ پڑنے والا ہے اور بدون اس کے تیرا گزر نہیں ہوسکتا، (یعنی اللہ تعالی اور اس کو راضی کرنے کی باتیں) اس کو ابھی سے لے بیٹھ، اور اس کی یاد اور تابع داری میں لگ جا اور اپنے نفس سے کہہ کہ:

اے نفس! تیری مثال بیمار کی سی ہے اور بیمار کو پرہیز کرنا پڑتا ہے اور گناہ کرنا بد پرہیزی ہے اس واسطے اس سے پرہیز کرنا ضروری ہوا اور یہ پرہیز اللہ تعالی نے ساری عمر کے لئے بتلا رکھا ہے، بھلا سوچ تو سہی اگر دنیا کا کوئی ادنی سا حکیم کسی سخت بیماری میں تجھ کو یہ بتلا دے کہ فلانی مزیدار چیز کھانے سے جب بھی کھائے گا اس بیماری کو سخت نقصان پہنچے گا اور تو سخت تکلیف میں مبتلا ہو جائے گا اور فلانی کڑوی بدمزہ چیز کھاتے رہو گے تو اچھے رہو گے اور تکلیف کم رہے گی تو یقینی بات ہے کہ اپنی جان جو پیاری ہے اس لئے اس حکیم کے کہنے سے کیسی ہی مزیدار چیز ہو اس کو ساری عمر کے لئے چھوڑ دے گا اور دوا کیسی ہی بدمزہ اور ناگوار ہو آنکھ بند کر کے روز کے روز نگل جایا کرے گا، تو ہم نے مانا کہ گناہ بڑے مزیدار ہیں اور نیک کام بہت ناگوار ہیں لیکن جب اللہ تعالی نے ان مزیدار چیزوں کا نقصان بتایا ہے اور ناگوار کاموں کو فائدہ مند فرمایا ہے پھر نقصان اور فائدہ بھی کیسا ہمیشہ ہمیشہ کا جس کا نام دوزخ اور جنت ہے تو اے نفس! تعجب اور افسوس کی بات ہے کہ جان کی محبت میں تو اللہ تعالی کے کہنے پر دل کو نہ جمائے اور گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت نہ کرے اور نیک کاموں سے پھر بھی جی چرائے

تو کیسا مسلمان ہے، توبہ توبہ اللہ تعالیٰ کے فرمانے کو ایک چھوٹے سے حکیم کے کہنے کے برابر بھی نہ سمجھے، اور کیسا بے عقل ہے کہ جنت کے ہمیشہ ہمیشہ آرام کی دنیا کے تھوڑے دنوں کے آرام کے برابر بھی قدر نہ کرے اور دوزخ کی اتنی سخت اور دراز تکلیف سے دنیا کی تھوڑے دنوں کی تکلیف کے برابر بھی بچنے کی کوشش نہ کرے اور نفس سے یوں کہہ کہ:

اے نفس! دنیا سفر کا مقام ہے اور سفر میں ہرگز پورا آرام میسر نہیں ہوا کرتا، طرح طرح کی تکلیفیں جھیلنی پڑتی ہیں مگر مسافر اس لئے ان تکلیفوں کو سہار لیتا ہے کہ گھر پہنچ کر آرام مل جائے گا، اگر ان تکلیفوں سے گھبرا کر کسی سرائے میں ٹھہر کر اس کو اپنا گھر بنائے اور سامان آرائش کا وہاں جمع کرے تو ساری عمر بھی گھر پہنچنا نصیب نہ ہو، اسی طرح دنیا میں جب تک رہنا ہے محنت ومشقت کو سہارنا چاہئے، عبادت میں بھی محنت ہے اور گناہوں کے چھوڑنے میں بھی مشقت ہے اور بھی طرح طرح کی مصیبت ہے لیکن آخرت ہمارا گھر ہے وہاں پہنچ کر سب مصیبت کٹ جائے گی، یہاں کی ساری محنت ومشقت کو جھیلنا چاہئے اگر یہاں آرام ڈھونڈو تو گھر جا کر آرام کا سامان ملنا مشکل ہے، بس یہ سمجھ کر کبھی دنیا کی راحت اور لذت کی ہوس نہ کرنا چاہئے اور آخرت کی درستی کے لئے طرح طرح کی محنت کو خوشی سے اٹھانا چاہئے، غرض ایسی باتیں نفس سے کرکے اس کو راہ پر لگانا چاہئے اور روز مرہ اسی طرح سمجھانا چاہئے، اور یاد رکھو کہ: اگر تم خود اس طرح اپنی بھلائی اور درستی کی کوشش نہ کروگے تو اور کون آئے گا جو تمہاری خیر خواہی کرے گا اب تم جانو اور تمہارا کام جانے۔

موت کی یاد کثرت سے کیا کرو

فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے: کثرت سے موت کو یاد کرو، اس لئے کہ وہ یعنی موت کا یاد کرنا گناہوں کو دور کرتا ہے، اور دنیائے مذموم اور غیر مطلوب اور فضول سے بے زار کرتا ہے یعنی جب انسان موت کو بکثرت یاد کرے گا تو دنیا میں جی نہیں لگے گا اور طبیعت دنیا کے سامان سے نفرت کرے گی اور زاہد ہو جائے گا اور آخرت کی طلب اور وہاں کی نعمتوں کی

خواہش اور وہاں کے عذاب دردناک کا خوف ہوگا، پس ضرور ہے کہ نیک اعمال میں ترقی کرے گا اور معاصی سے بچے گا اور تمام نیکیوں کی جڑ زہد ہے یعنی دنیا سے بے زار ہونا، جب تک دنیا اور اس کی زینت سے علاقہ نہ ترک ہوگا پوری توجہ اللہ کی طرف نہیں ہوسکتی اور امور ضروریہ دنیاویہ جو موقوف علیہا ہیں عبادت کے وہ مطلوب ہیں اور دین میں داخل ہیں، لہٰذا اس مذمت سے وہ خارج ہیں، بل کہ جس دنیا کی مذمت کی جاتی ہے اس سے وہ چیزیں مراد ہیں جو حق تعالی سے غافل کریں، گو کسی درجہ میں سہی، جس درجہ کی غفلت ہوگی اسی درجہ کی مذمت ہوگی، پس معلوم ہوا کہ موت کی یاد اور اس کا دھیان رکھنا اور اس نازک اور عظیم الشان سفر کے لئے توشہ تیار کرنا ہر عاقل پر لازم ہے۔

حدیث میں ہے: میں نے تم کو منع کیا تھا قبروں کی زیارت سے، پس اب ان کی زیارت کیا کرو، اس لئے کہ وہ زیارت بے رغبت کرتی ہے دنیا سے اور یاد دلاتی ہے آخرت کو۔[1]

زیارت قبور سنت ہے اور خاص کر جمعہ کے روز، مگر قبر کا طواف کرنا، بوسہ لینا منع ہے خواہ کسی نبی کی قبر ہو، یا ولی کی ہو، اور قبروں پر جا کر اول سلام کرے اور قبلہ کی طرف پشت کر کے اور میت کی جانب منہ کر کے قرآن مجید پڑھ کر اہل قبور کو بخش دے جس قدر ہو سکے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا بِهِدَايَةِ الْقُرْآنِ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ بِحُرْمَةِ الْقُرْآنِ وَيَسِّرْ عَلَيْنَا أُمُوْرَنَا أُمُوْرَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بِالْقُرْآنِ الْكَرِيْمِ وَحَصِّلْ مَقَاصِدَنَا وَاقْضِ جَمِيْعَ حَاجَاتِنَا بِالْقُرْآنِ الْعَظِيْمِ.

صَلَّى اللهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍوَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

---

[1] سنن ابن ماجة: كتاب الجنائز: بَابُ مَا جَاءَ فِي زِيَارَةِ الْقُبُورِ (۱/۵۰۱) الرقم: ۱۵۷۱.

ختم جمیع خواجگان نقشبندیہ

قدس اللہ اسرارھم

۱	سورۂ فاتحہ مبارکہ	(سات مرتبہ)
۲	درود شریف	(ایک سو مرتبہ)
۳	سورۂ الم نشرح	(۷۹ مرتبہ)
۴	سورۂ اخلاص	(ایک ہزار مرتبہ)
۵	سورہ فاتحہ	(ایک مرتبہ)
۶	درود شریف	(ایک سو مرتبہ)

۱	يَاقَاضِيَ الْحَاجَاتِ	(ایک سو مرتبہ)
۲	يَاكَافِيَ الْمُهِمَّاتِ	(ایک سو مرتبہ)
۳	يَادَافِعَ الْبَلِيَّاتِ	(ایک سو مرتبہ)
۴	يَاشَافِيَ الْأَمْرَاضِ	(ایک سو مرتبہ)
۵	يَارَفِيْعَ الدَّرَجَاتِ	(ایک سو مرتبہ)
۶	يَامُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ	(ایک سو مرتبہ)
۷	يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ	(ایک سو مرتبہ)

دراول ہریک از اسماء شریف درمرتبہ اول اَللّٰهُمَّ ضم کند ودر اول يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ درمرتبہ اول بِرَحْمَتِكَ ملحق نماید ودر باقی دفعات بے زیادت آں دو لفظ خواند وثواب آں جملہ بارواح جمیع حضرات نقشبندیہ بتفصیل سلسلہ درترتیب اول خواند بخشد۔

ختم حضرت مولانا محمد امیر علوی مدظلہ العالی

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ، عَدَدَ خَلْقِهٖ، وَرِضَا نَفْسِهٖ، وَزِنَةَ عَرْشِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ. (پانچ سو مرتبہ)

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

ختم حضرت مولانا نور محمد قریشی صاحب نور اللہ مرقدہ

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ أَحَدًا صَمَدًا لَّمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ. (پانچ سو مرتبہ)

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

ختم حضرت شیخ نصیر حسینؒ

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. (پانچ سو مرتبہ)

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ایک بار)

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

ختم حضرت سید عبداللہ شاہ صاحب نقشبندی مجددی غفوریؒ

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

أَنْتَ الْهَادِيْ أَنْتَ الْحَقُّ لَيْسَ الْهَادِيْ إِلَّا هُوَ. (پانچ سو مرتبہ)

ہر سو کے بعد یہ دعا بھی پڑھے يَا اِلٰهِي اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

ختم حضرت مولانا عبدالغفور شاہ صاحب عباسیؒ

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

يَالَطِيْفًا بِخَلْقِهٖ يَاعَلِيْمًا بِخَلْقِهٖ يَاخَبِيْرًا بِخَلْقِهٖ اُلْطُفْ بِیْ يَالَطِيْفُ يَاعَلِيْمُ يَاخَبِيْرُ (پانچ سو مرتبہ)

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

ختم حضرت خواجہ محمد فضل علی شاہ صاحبؒ

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

ذٰلِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ (پانچ سو مرتبہ)

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

ختم حضرت خواجہ سراج الدین شاہ صاحبؒ

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

سُبْحَانَ اللهِ ،وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ (پانچ سو مرتبہ)

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

ختم حضرت خواجہ محمد عثمان صاحب دامانیؒ

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ (پانچ سو مرتبہ)

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

ختم حضرت حاجی دوست محمد صاحب قندھاریؒ

درودشریف..........ایک سومرتبہ

رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ (پانچ سومرتبہ)

درودشریف..........ایک سومرتبہ

ختم حضرت خواجہ احمد سعید شاہ صاحبؒ

درودشریف..........ایک سومرتبہ

يَارَحِيْمَ كُلِّ صَرِيْخٍ وَّمَكْرُوْبٍ وَّغِيَاثَهٗ وَمَعَاذَهٗ يَارَحِيْمُ (پانچ سومرتبہ)

درودشریف..........ایک سومرتبہ

ختم حضرت شاہ عبداللہ غلام علی صاحب مجدد دہلویؒ

درودشریف..........ایک سومرتبہ

يَااللّٰهُ يَارَحْمٰنُ يَارَحِيْمُ يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ. (پانچ سومرتبہ)

درودشریف..........ایک سومرتبہ

ختم حبیب اللہ شہید حضرت مرزا مظہر جان جاناں صاحبؒ

درودشریف..........ایک سومرتبہ

يَاحَيُّ يَاقَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ (پانچ سومرتبہ)

درودشریف..........ایک سومرتبہ

ختم حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب فاروقیؒ

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ. (پانچ سو مرتبہ)

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

ختم حضرت شیخ احمد امام ربانی مجدد الف ثانیؒ

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. (پانچ سو مرتبہ)

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

ختم حضرت خواجہ نقشبند صاحب بخاریؒ

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

يَاخَفِيَّ اللُّطْفِ أَدْرِكْنِيْ بِلُطْفِكَ الْخَفِيِّ. (پانچ سو مرتبہ)

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

ختم حضرت محبوب سبحانی غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ. (پانچ سو مرتبہ)

درود شریف..........ایک سو مرتبہ

ختم حضرت خیر الخلق سید الاولین والآخرین

سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

درود شریف:..........درود تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلَاۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ، وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ، وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ، وَتَرْفَعُنَا بِھَا أَعْلَی الدَّرَجَاتِ، وَتُبَلِّغُنَا بِھَا أَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیَاۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. (تین سو تیرہ مرتبہ)

فَاغْفِرْ لِنَاظِمِھَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِھَا
سَأَلْتُكَ الْخَیْرَ یَاذَاالْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

تمت بالخیر

تین بیش بہا تسبیحات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

استغفار............ایک سو مرتبہ

أَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ تَعَالٰى رَبِّيۡ مِنۡ كُلِّ ذَنۡبٍ وَّأَتُوۡبُ إِلَيۡهِ.

درود شریف...........ایک سو مرتبہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكۡ وَسَلِّمۡ.

کلمۂ تمجید........................ایک سو مرتبہ

سُبۡحَانَ اللّٰهِ ، وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ وَلَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكۡبَرُ.

آخر میں صرف ایک مرتبہ

وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الۡعَلِيِّ الۡعَظِيۡمِ.

یہ تینوں تسبیحات روزانہ کسی بھی وقت دن میں ایک بار اور رات میں ایک بار پڑھ لیا کریں، ان شاء اللہ دینی اور دنیوی خیر و برکت کا باعث ہوگا۔

فہرست إسناد محوله

باعتبار وفیات مصنفین

(١) الـمؤطا:للإمام مالك بن أنس بن مالك بن عامر الأصبحي المدني (المولود: ٩٣هـ، المتوفى:١٧٩ه) ت:الدكتور الشيخ خليل مامون الشيخا،دار المعرفة،بيروت،لبنان،الطبعة الثانية:١٤٢٩-٢٠٠٨

(٢)مسند ابن الجعد :للإمام الحافظ أبى الحسن على بن الجعد بن عبيد الجوهرى (المولود:١٣٤ه المتوفى:٢٣٠ه)ت:عبدالمهدى بن عبدالقادر بن عبدالهادى مكتبة الفلاح، الكويت، الطبعة الأولى: ١٤٠٥-١٩٨٥.

(٣)المصنف لابن أبى شيبة: لأبي بكر بن أبي شيبة عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن عثمان العبسي (المولود:١٥٩ه المتوفى:٢٣٥ه) ت:محمد عوامه،شركة دار القبلة،الطبعة الأولى: ١٤٢٧-٢٠٠٦

(٤)مسندأحمد:لأبى عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل(المولود: ١٦٤ه المتوفى:٢٤١ه) ت:شعيب الأناؤوط وآخرون،مؤسسة الرسالة.

(٥)سنن الدارمى:للإمام أبى محمد عبد الله بن عبد الرحمن بن الفضل بن بَهرام بن عبد الصمد الدارمي، التميمي السمرقندي (المتوفى:٢٥٥ه) ت:حسين أحمد سليم أسد، دار المغنى للنشر والتوزيع،الطبعة الأولى:١٤٢١-٢٠٠٠.

(٦)صحيح البخاري: لمحمد بن إسماعيل بن إبراهيم بن المغيرة البخاري (المولود:١٩٤ه المتوفى: ٢٥٦ه) ت:محمد زهير بن ناصر الناصر، دار طوق النجا.

(٧)الصحيح لمسلم: لـمسلم بن الحجاج أبي الحسن القشيري النيسابوري (المولود:٢٠٤ه المتوفى: ٢٦١ه) ت: محمدفواد عبدالباقى، دار الكتب العلمية: الطباعة الأولى: ١٤١٢-١٩٩١.

(٨)سنن ابن ماجة: لأبي عبد الله محمد بن يزيد القزويني (المولود:٢٠٩هـ، المتوفى:٢٧٣ه).حقق نصوصه.. محمدفواد عبدالباقي: مطبعة دار إحياء كتب العربية.

(٩)سنن أبي داود: لسليمان بن الأشعث بن شداد بن عمرو، الأزدي أبي داود السجستاني(المولود: ٢٠٢ه المتوفى:٢٧٥ه) ت:شعيب الأرناؤوط ومحمدكامل، شركة الرسالة العالمية،دمشق، الطبعة الأولى:٢٠٠٩-١٤٣٩.

(١٠)سنن الترمذي:لأبي عيسى محمد بن عيسى بن سَوْرة (المولود:٢٠٩ھ المتوفى:٢٧٩ھ) ت:د:بشار عوادمعروف،دارالغرب الإسلامی،الأولی:١٩٩٦.
(١١)موسوعة رسائل ابن أبی الدنیا:لأبی بكر عبدالله بن محمد القرشی المعروف بابن أبی الدنیا (المتوفی:٢٨١ھ)مؤسسة الكتب الثقافية،بیروت الطبعة الأولی:١٤١٤ـ١٩٩٣
(١٢)مسند البزار:لأحمد بن عمرو بن عبد الخالق أبي بكر البزار (المتوفی:٢٩٢هـ) ت:عادلبن سعد، مكتبة العلوم والحكم،المدينة المنورة. الطبعة الأولی:٢٠٠٦-١٤٢٧.
(١٣)سنن النسائي: لأبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (المولود:٢١٥ھ المتوفى:٣٠٣ھ) (بشرح الحافظ السيوطي وحاشية الإمام السندي) حققه:مكتبة تحقيق التراث الإسلامي،دارالمعرفة،بيروت،لبنان.
(١٤)سنن النسائي الكبرى: لأبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (المولود: ٢١٥ھ المتوفى:٣٠٣ھ)ت:حسن عبدالمنعم شلبي،مؤسسة الرسالة،الطبعة الأولی:١٤٢١-٢٠٠١.
(١٥)عمل اليوم والليلة:للإمام أحمد بن شعيب أبی عبد الرحمن النسائي (المتوفى:٣٠٣هـ)دراسه وتحقيق:الدكتورفاروق حمادة،مؤسسةالرسالة.
(١٦)مسند أبی يعلی الموصلی:للإمام الحافظ أحمد بن علی بن المثنی التميمی (المتوفى:٣٠٧هـ) ت:حسين سليم أسد،الناشر:دار المأمون للتراث الطبعة الثانية:١٤١٠ـ١٩٨٩
(١٧)مسند أبي عوانة: لأبي عوانة يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم النيسابوري الإسفراييني (المتوفى: ٣١٦ھ)ت: أيمن بن عارف الدمشقي الناشر: دار المعرفة - بيروت الطبعة: الأولى،١٤١٩ھ-١٩٩٨م.
(١٨)المعجم الأوسط:لسليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي الطبراني (المولود:٢٦٠ھ المتوفى: ٣٦٠ھ) ت:أبو معاذ طارق بن عوض الله محمد، وأبو الفضل عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني،دارالحرمين الطبع:١٤١٥-١٩٩٥
(١٩)المعجم الكبير:لسليمان بن أحمد بن أيوب بن مطير اللخمي الشامي الطبراني (المولود:٢٦٠ھ المتوفى:٣٦٠ھ)ت:حمدي عبدالمجيد السلفي،مكتبه ابن تيميه.
(٢٠)عمل اليوم والليلة لابن السني: لأبي بكرأحمد بن محمد الدينوري، المعروف بابن السني: (المولود:٢٨٠،المتوفى:٣٦٤)،ت:بشير محمدعيون،الناشر:مكتبة دارالبيان،دمشق.
(٢١)المستدرك على الصحيحين للحاكم:محمد بن عبد الله بن محمد بن حمدويه النسيابوري (المولود:٣٢١ھ المتوفى: ٤٠٥ھ) أشرف عليه:ديوسف عبدالرحمن المرعشلي دارالمعرفة،بيروت.
(٢٢)حلية الأولياء وطبقات الأصفياء:للحافظ أبی نعيم أحمدبن عبدالله الأصفهانی (المولود:٣٣٩ھ

المتوفى:٤٣٠هـ)دار الكتب العلمية،بيروت،الطبعة الأولى: ١٤٠٩-١٩٨٨.
(٢٣)معرفة الصحابة :للحافظ أبى نعيم أحمد بن عبدالله الأصفهانى (المولود: ٣٣٩ه المتوفى:٤٣٠هـ)
ت:عادل بن يوسف العزازى،دار الوطن للنشر (الرياض) الطبعة الأولى:١٤١٩ـ١٩٩٨
(٢٤)مسند الشهاب:للقاضى أبى عبدالله محمد بن سلامة القضاعى (المتوفى:٤٥٤هـ) ت:حمدى عبدالمجيد السلفى،مؤسسة الرسالة،الطبعة الأولى: ١٤٠٥- ١٩٨٥.
(٢٥)السنن الكبرى :لأحمد بن الحسين بن علي بن موسى أبي بكر البيهقي (المولود:٣٨٤هـ المتوفى:٤٥٨هـ) ت:محمدعبدالقادرعطا،دار الكتب العلمية،الطبعة الثالثة: ٢٠٠٣- ١٤٢٤.
(٢٦)شعب الإيمان:لأحمد بن الحسين بن علي بن موسى أبي بكر البيهقي (المولود:٣٨٤هـ المتوفى:٤٥٨هـ)ت:أبي هاجر محمدالسعيدبن بسيوني زغلول، دارالكتب العلمية،الطبعة الأولى: ١٤٢١-٢٠٠٠.
(٢٧)الدعوات الكبير:لأحمد بن الحسين بن علي بن موسى أبي بكر البيهقي (المولود:٣٨٤هـ المتوفى:٤٥٨هـ)ت:در بن عبد الله البدر الناشر: غراس للنشر والتوزيع - الكويت الطبعة: الأولى: ١٤٢٩- ٢٠٠٩.
(٢٨)جامع بيان العلم وفضله:لأبى عمر يوسف بن عبدالبر(المتوفى:٤٦٣هـ)ت:أبى الأشبال الزهيرى،دارابن الجوزى،السعودية،الطبعة الأولى:١٤١٤- ١٩٩٤.
(٢٩)شرح السنة:للإمام محيي السنة، أبى محمد الحسين بن مسعود بن محمد بن الفراء البغوي الشافعي (المتوفى:٥١٦ه)ت:شعيب الأناؤوط محمد زهير الشاويش المكتب الإسلامى الطبعة الثانية: ١٤٠٣-١٩٨٣.
(٣٠)جامع الأصول فى أحاديث الرسول:للإمام مجد الدين أبى السعادات المبارك بن محمد:ابن الأثير الجزرى(المتوفى:٦٠٦)ت:عبدالقادر الأرناؤوط،مكتبةدار البيان،الطبع: ١٣٨٩ـ١٩٦٩
(٣١)الزاهر فى بيان مايجتنب من الخبائث الصغائر والكبائر:لأبى الحسن على بن محمدبن فرحون القيسى القرطبى(المتوفى:٦٤٦ه)ت:أبى عبدالله محمدحسن الشافعى،دار الكتب العلمية،الطبعة: ١١٢٩-١٩٩٧.
(٣٢)صحيح ابن حبان بترتيب ابن بلبان:لعلي بن بلبان بن عبد الله، علاء الدين الفارسي (المولود:٦٧٥ه المتوفى:٧٣٩ه)ت:شعيب الأناؤوط،مؤسسة الرسالة،الطبعة الثانية: ١٤١٤- ١٩٩٣.
(٣٣)مشكاة المصابيح:للإمام محمد بن عبد الله الخطيب التبريزي(المتوفى:٧٤١هـ)، ت:محمدناصر الألبانى المكتب الإسلامى الطبعة الثانية:١٣٩٩-١٩٧٩بيروت.

(٣٤)بغية الباحث عن زوائد مسند الحارث:للإمام الحافظ نور الدين على بن سليمان أبى بكر الهيثمى الشافعى(المتوفى:٨٠٧)ت:دحسين أحمد صالح الباكرى الجامعة الإسلامية المدينة المنورة، الطبعة الأولى:١٤١٣ ١٩٩٢

(٣٥)الحصن الحصين من كلام سيد المرسلين:للعلامة المقرى أبى الخير محمد بن محمد بن محمد الجزرى(المتوفى:٨٣٣هـ)ت:دعبد الرؤوف بن محمد بن أحمد الكمالى غراس للنشر والتوزيع الكويت الطبعة الأولى:١٤٢٩هـ ٢٠٠٨.

(٣٦)البدور السافر فى أحوال الآخر:للامام جلال الدين بن عبدالرحمن بن أبى بكر السيوطى (المتوفى:٩١١ه)ت:أبى عبدالله محمد حسن الشافعى،دار الكتب العلمية،الطبعة:١٤١٧ه ١٩٩٦.

(٣٧)فيض القدير شرح الجامع الصغير:للعلامة عبدالرؤوف المناوى(المتوفى:١٠٣١هـ)دار المعرفة، بيروت،١٣٩١- ١٩٧٢.

(٣٨)فضل مبين ترجمه حصن حصين: مترجم: مفتى محمد عاشق الهى بلند شهرى، دار الاشاعت كراچى سن طباعت: فرورى،٢٠١٧.

CamScanner